یا معین

سوانح عمری کلان

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز موسوم باسم تاریخی

شواہد نظامی

۱۳۱۷ھ

یہ وہ سرمایہ بے بہا اور مجموعہ یکتا ہے کہ جسکو عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی میں جناب خواجہ محمد بلاق صاحب نے بنام مطلوب الطالبین حضرت محبوب الٰہی کے مفصل حالات میں بزبان فارسی تحریر فرمایا تھا جسکو اب غریب خاکسار عالم عرف غلام نظام الدین تاجر کتب دہلی چاندنی چوک نے بہم پہنچاکر اور جناب سید محمد ضامن علی صاحب سے جو حضرت محبوب الٰہی غریب نواز کی خواہر محترمہ کی اولاد سے ہیں ترجمہ اردو کراکر شائقین کیواسطے شائع کرایا ہے۔ اسمیں حضرت محبوب الٰہی پاک اور آپکے سلسلہ آبائی و بزرگان سلسلہ طریقت کے مفصل حالات علم تصوف کے اصول اولیاء اللہ کی اقسام مزارات کی زیارت کا طریقہ بیعت خرقہ مشائخ کا ثبوت سماع کی کیفیت غوث وقطب ابدال وغیرہ کے حالات حضرت سلطان المشائخ و خاندان چشتیہ کے معمولی اوراد و وظائف کا مفصل بیان مع دیگر امور تصوف کے تحریر ہے۔ اور آخر کتاب میں ایک ضمیمہ شامل کیا گیا ہے جسمیں حضرت کی درگاہ شریف کی عمارات کی کیفیت۔ اور آپکے مناقب کی حکایات مع دیگر حالات بزرگان کتب معتبرہ سے درج کئے گئے ہیں جو صاحب اس سلسلے میں داخل ہیں اسے ضرور دیکھیں

مطبع جان واقع بلیماران دہلی میں مطبع ...

... بذریعہ رجسٹری بھیج خاکسار غلام نظام الدین تاجر کتب دہلی چاندنی چوک ...

فہرست مضامین سوانح عمری کلاں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز

یہ نقشہ مزار پرانوار حضرت سلطان المشائخ خواجہ محمد نظام الدین اولیا محبوب الٰہی پاک
قدس سرہ العزیز کا ہے جو دہلی سے بفاصلہ تین میل کے واقع ہے اور زیارت گاہ خلق ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد و المنۃ کہ دین متین خاتم الانبیاء و المرسلین کو اوپر ادیان انبیاء پیشین سلام اللہ علیہم اجمعین کی کرامت اور شرافت بخشا۔ اور بہت اولیاء کبار اور مشایخ نامدار قدس اللہ اسرارہم کو امت شریف میں اون کی پیدا کیا اور بعض کو اون سے امتیاز اور افتخار دے کر ساتھ فخر محبوبیت کے شرف قبولیت خاص پر اپنی پہنچایا اور جملہ گروہ جن و انس کو مطیع اور محکوم اون کا کیا۔ راقم کہتا ہے۔

الٰہی ہر کرا کردی تو مقبول	مطیعش ساختی معروف و مجہول
نہادی ہر سرش تاج ولایت	کشادی بر دلش راہ ہدایت
ہمہ عالم ز روے پر نور کردی	ز نور روے جہاں معمور کردی
در عرفاں بروے او کشادی	بخوان معرفت مہماں نمودی
بخلوت گاہ خویشش بار دادی	حجابے از میاں یکدی کشادی
دلش را مخزن اسرار کردی	رخش را مطلع انوار کردی
بدنیا در بدیں اوصاف مجید	بنیا مد جز نظام الدین محمد
ہم از درگاہ حق ان نیک مشرب	بسلطان المشایخ شد ملقب
کسے این نام را از دل بخواند	خدا او را بمطلوبش رساند

عرض کرتا ہے راقم اوراق فقیر حقیر محمد لولاق کہ یہ رسالہ موجز اور مختصر کہ سمے ہے ساتھ نام مطلوب الطالبین کے محب الطلب محبوب مرغوب مقبول القلوب خواجہ محمد مطلوب وغیرہ طلاب کہ احباب اس محب کے تھے ہمیشہ آرزو کرتے تھے۔ بیچ بیان اجمال احوال برہان العارفین حجۃ الواصلین محبوب حمد اشیخ با صفا حضرت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین محمد اولیا نور اللہ مرقدہ کے بعبارت دلکشا رونما ہوے اور ترتیب ترکیب کی پائی سنی تاریخ

میں لکھنے اس کتاب کے راقم کہتا ہے۔

شد تاریخ ایں سلک نظامی — بود ایں نامہ چوں روئے تمامی

اور تعریف اور توصیف اور تصنیف میں راقم لکھتا ہے۔

من کہ ایں تالیف را پرداختم — بوستانے بہر یاراں ساختم
بوستانے ساختم بس خوش بہار — لیک با صد محنت و رنج ہزار
مدتے من خاک ایں را بیختم — تخم بس گلہائے رنگیں ریختم
کردم از خون جگر ایں لالہ زار — تا تماشا سے کند ہر گل عذار
ہر نہالے نو کہ اں بنہادہ ام — آبش از خون دل خود دادہ ام
ہر گل رنگین کزیں بستاں شگفت — راہ از خون دل من باز گفت
ہر گلے سرخے کہ دارد صد زباں — باد از باد حوادث در اماں
نکہت رنگ گل ایں بوستاں — خوشدلے خوش ہمیاز دیعاں
چوں مرتب گشت ایں باغ بہشت — از طفیل و حرمت پیران چشت
۱۳۱۱
آمدہ تاریخ ایں باغ جناں — تحفہ شد آیہ برائے طالباں

امّا بعد۔ جب یہ نسخہ عظام بحسب المطلب طلاب ذوی الاحترام بعبارت شایستہ و بایستہ اور مضمون صریح اور فصیح جیسا کہ چاہیئے تاکہ ہر طالب پر نقاب چہرہ معانی سے کھولے اور اوپر ہر خاطر تنگ کے حال ظاہر ہو ساتھ ترتیب ستّرہ مطالب کے ترکیب دی گئی۔ اور اس تفصیل سے مرتب اور مرکب کیا۔
مطلب اوّل دربیان حسب و نسب و مولد مطلب ۲ دویم دربیان تعلیم و تدریس حضرت سلطان المشایخ قدس سرّہ اور تفصیل تحصیل علوم ظاہری مطلب ۳ سیوم دربیان پیدا ہونے محبت شیخ الاسلام شیخ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ دردل سلطان المشایخ۔ مطلب ۴ چہارم دربیان پہنچنے حضرت سلطان المشایخ قدس سرّہ کے اجودھن اور مرید ہونا حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کے مطلب ۵ پنجم دربیان رسوخیت و اعتقاد حضرت سلطان المشایخ درخدمت پیر خود مطلب ۶ ششم دربیان خلافت پانے حضرت شیخ المشایخ کے اپنے پیر سے حضرت شیخ الشیوخ خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ سے اور وضع اقسام اور شرح اصل خرقہ اور کلاہ اور ثبوت خلافت باطنی وغیرہ مطلب ۷ ہفتم بیچ بیان تشریف لانے حضرت

اور بیعت اور ارادت اور توصیف حقوق ... اور مرید ہوگئے اور اجمال احوال حضرت بی بی فاطمہ سام قدس سرہ کا۔

سلطان المشایخ قدس سرہ کے بیچ شہر دہلی کے خدمت سے اپنے پیر حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین
گنج شکر قدس سرہ کے اور سکونت اختیار کرنا موضع غیاث پور میں باشارۂ غیبی اور موجب تعمیر خانقاہ اور اجمال
احوال شیخ ملکیار پیران اور شیخ ابابکر طوسی حیدری رحمہم اللہ تعالے مطلب ششم بیچ بیان فقر اور قناعت
اور توکل اور اطاعت بعضے ریاضات اور مجاہدات اوایل حال حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے
بیچ اجودھن اور دہلی میں پہنچے اور اوپر شاکر و صابر رہے مطلب نہم بیچ ظاہر ہونے فتح و فتوحات کی
اور بذل وایثار۔ اور اطعام حضرت سلطان المشایخ کا اور آنا بادشاہوں کا باہمید گدائی اونکے دروازے
پر اور اجمال احوال سات بادشاہوں کا دہلی کے جو کہ زمانہ میں حضرت کے تھے۔ بعضے مخالف اور بعضے
مخلص مطلب دہم بیان میں تحمل اور تامل اور بردباری اور دلداری حضرت سلطان المشایخ کی
کہ ساتھ خاص اور عام کے رکھتے تھے۔ اور ذکر بعض مجالس کہ درمیان حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
و شیخ رکن الدین ابوالفتح نبیرہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہ کے واقع ہوئیں اور تواضع اور سلوک
کرنا ان دو بزرگ کا آپس میں رحمۃ اللہ علیہم مطلب یازدہم بیان میں حکایات تصرفات اور کشف کرامات
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اور تفصیل مراتب سلوک اور اقسام ولایت اور تفسیر تعداد اور سمائے
اقطاب اور ابدال وغیرہ کہ قوام عالم کا بوجود انکے موقوف ہے اور تشریح مرتبۂ محبوبیت یعنی معشوقی کی
مطلب دوازدہم بیان سننے میں سماع حضرت شیخ المشایخ قدس سرہ کے اور بعضی آداب اوسکی۔
مطلب سیزدہم بیان میں خضوع اور خشوع اور بعضے ریاضات و عبادات آخر عمر حضرت سلطان المشایخ اور
ترتیب۔ اور توصیف نماز و روزہ اور اوراد کہ معمول آنحضرت اور سب پیران چشت کا ہی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
مطلب چہاردہم بیچ بیان رحلت اٹھانے اور تشریف لیجانے حضرت شیخ المشایخ قدس سرہ کو دار دنیا
سے طرف روضۂ عقبٰے کے اور کیفیت تکفین اور تجہیز کی اونکی رحمۃ اللہ علیہ مطلب پانزدہم بیچ بیان اجمال
احوال ہر ایک پیران شجرۂ عالیہ چشتیہ اور تعین وفات اور مسکن اور مدفن مدت حیات اور تاریخ وفات
انکی قدس سرہ اور مجملاً چہار پیر اور چودہ خاندان اصل اجمال اور چودہ فروع اوسکے مطلب شانزدہم
در بیان اجمال احوال اقربائے صاحبیں حضرت شیخ المشایخ قدس سرہ و خلفائے راشدین و بعضی مریدین
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اور تفصیل شجرہ اس راقم اوراق کی کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ پر منتہی ہوتا ہے
اور ضمیمہ کتاب ہذا از دیگر کتب معتبرہ در مناقب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ۔ فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حامدًا و مصلّیًا)

مطلب اول

مطلب اول بیچ بیان حسب و نسب و مولد شریف حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اور مجمل احوال والدین شریفین کا اون کے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور مجمل ذکر آبا و اجداد و مولف کتاب ہذا حضرت شاہ محمد لولاق رحمۃ اللہ علیہ کہ شرف قرابت خواہرزادہ کے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ سے مشرف تھے۔ قول مولف

مرا چہ زہرہ کہ گیرم بہ نسبتش خود را　　　　　فقط ہم از بغلامی کنم شرف دارم

طالبان راسخ الاعتقاد و ارادت کیش پر ظاہر ہو کہ صاحب تاریخ مہدی و حسرت نامہ چشتیہ بہشتیہ۔ و حضرت سید جلال مخدوم جہانیاں جہاں گشت نبیرہ سید جلال الدین و مورخان دیگر کہ نام ہر ایک کے اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتے سلسلہ نسبت پدری و مادری حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کا اپنی اپنی تصانیف میں بجناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر منتہی کرتے ہیں۔ اور ثابت کر گئے ہیں کہ آنحضرت طرفین سے سید حسینی ہیں چنانچہ دونوں سلسلہ حضرت کے لکھے جاتے ہیں۔ سلسلہ نسبت پدری حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین محمد اولیا قدس سرہ کا یہ ہے۔ ابن خواجہ احمد۔ بن خواجہ علی البخاری۔ اور یہ لفظ خواجہ ان دونو حضرت کے ساتھ برسم شہر بخارا بوجہ تعظیم و تکریم و عظمت و علو مرتبت اون حضرات کے واقع ہے۔ بن سید عبداللہ بن سید حسن۔ بن سید علی۔ بن سید احمد۔ بن سید ابی عبداللہ۔ بن سید علی اصغر۔ بن سید جعفر۔ بن امام علی ہادی نقی۔ بن امام محمد تقی۔ بن امام علی رضا۔ بن امام موسے کاظم۔ بن امام جعفر صادق۔ بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین۔ بن امام حسین۔ بن امام اول امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سلسلہ نسبت مادری کا آنحضرت کے یہ ہے کہ حضرت خواجہ عرب البخاری جد مادری یعنی نانا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے ہیں۔ بن حضرت سید ابو المفاخر۔ بن سید محمد اطہر کہ خلیفہ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے تھے اور یہ سید محمد اطہر ابن سید حسن۔ بن سید علی کے ہیں کہ جنکا ذکر سلسلہ نسبت پدری میں حضرت کے اوپر بیان ہوا پس حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ ساتھ اِن اسناد معتبرین و بقول اولیا

محققین از طرفین سید حسینی ہیں اور وہ جو مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ نے کتاب نفحات الانس
میں خالدی بیان کیا ہے اس سبب سے کہ سکونت ابا کرام کی حضرت کے شہر بخارا منجملہ خالدیہ تھی نہ از
روے نسب کے۔ نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے کہ اجداد بزرگوار حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے شہر
بخارا کے تھے چنانچہ حضرت خواجہ علی جد پدری (دادا) و خواجہ عرب جد مادری (نانا) حضرت کے باہم بخارا سے لاہور میں
رونق افروز ہوئے۔ اور لاہور سے ہمراہ شہر بداون میں کہ اسوقت دینداری اور عظمت میں قبۃ الاسلام تھا
سکونت اختیار فرمائی اور یہہ دونوں حضرات صاحب مال و منال تھے اور دونوں حضرات میں کہ جو باہم اپنی
اعمام تھے۔ قرابت جدید قایم ہوئی یعنے حضرت خواجہ عرب قدس سرہ نے اپنی دختر بزرگوار حضرت بی بی زلیخا
نام قدس سرہ کہ جو تقوے و طہارت میں رابعۂ عصر اور عایشۂ زمان اور فاطمۂ ثانی تہیں نکاح حضرت خواجہ
احمد بن خواجہ علی قدس سرہ کے ساتھ فرمایا حق سبحانہ تعالی نے اون دو گوہر دریاے عرفان اور دو جوہر
کان رسالت و ولایت سے اون سلطان المشایخ کو پیدا کیا تا کہ بواسطے اونکے جہانیاں دنیا میں پرورش
اور آخرت میں نجات پاویں بیت آفرین خداے بر پدر سے کہ از وماند این چنین پسرے۔ صاحب
کتاب سیر الاولیا درباب ہفتم فی نکتہ اوراد ہفتہ و سالیانہ وغیرہ نکات تقریبًا ذکر کرتے ہیں اور ثابت
فرماتے ہیں کہ ولادت باسعادت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بروز آخرین چہارشنبہ بعد از طلوع
آفتاب بتاریخ بست و ہفتم شہر صفر سنہ ثلثین و سبعمائۃ یعنی در سال سی صد و سی و شش میں واقع ہے
بنا بران سال بسال بروز آخرین چہارشنبہ مزار مبارک کو اونکے رسم سالگرہ کہ جیسے حضرت کی حیات میں معہود
تھا غسل دیتے ہیں اور پانی غسل شدہ کو تبرکًا ہر مریض کو پلاتے ہیں حق سبحانہ تعالی شفا فرماتا ہے۔ نقل ہے
کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ صغیر سن تھے کہ والد ماجد کو اونکے مرض
مہلک واقع ہوا ایک شب والدہ ماجدہ ولیہ باخدا نے خواب میں دیکھا کہ اونسے کہتے ہیں دو شخصوں میں
سے ایک کو اختیار کرو۔ حضرت خواجہ احمد قدس سرہ کو۔ یا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو اون پاکدامنہ
نے فرزند ارجمند کہ جو مانند سلطان الانبیاء کے سلطان الاولیا میں اختیار کیا جب روز ہوا اس خواب
کو کسی سے ظاہر نفرمایا لیکن زندگانی سے حضرت خواجہ احمد قدس سرہ کے مایوسی حاصل ہوئی جو کچھ
مالوکات و مشروبات کے اون حضرت کو ضرورت ہوتی اور طلب فرماتے۔ اون کو پہنچاتیں حتی کہ وہ
ذات بابرکات رونق افروز فردوس اعلے کے ہوے یعنے رحمت حق میں واصل ہوئے و بقول صاحب

تصحیح

تصحیح

سیر العارفین کے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اوسوقت پنج سالہ تھے۔ نقل ہے کتاب سیر الاولیا
کہ جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ قدرے بزرگ ہوئے۔ والدہ بزرگوارہ نے اونکی اونکو مکتب میں
بھیجا۔ انھوں نے تھوڑے سے عرصہ میں کلام اللہ تمام کیا اور کتابیں پڑھنے لگے تھوڑے عرصہ میں قریب تھی
کہ کتاب بزرگ تمام فرما دیں جوا ونکے استاد نے فرمایا کہ اب کتاب معتبر ریبر تمام ہے آپ کو دستار دانشمندی سر
پر باندھنی چاہیئے اور فاتحہ فراغت علم کی چاہیئے۔ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے یہ ارشاد استاد
بزرگوار سے سنکر والدہ ماجدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کیا اون مخدومہ جہاں و جہانیاں نے اپنے دست
مبارک سے سوت کاتکر دستار تیار کرائی اور ترتیب طعام کی فرماکر بعض بزرگان بدایوں شریف جیسے حضرت
شیخ علی مریدِ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی کہ قطب وقت تھے رونق افروز ہوئے جب دستار خوان
بڑھایا گیا اوسوقت حضرت سلطان المشایخ دستار دست مبارک میں لیکر مجلس میں تشریف لائے تاکہ روبرو
بزرگانِ دین اوسکو زیب سر فرماویں حضرت خواجہ علی قدس سرہ نے ایک سرا دستار کا اپنے دست مبارک
میں لیا اور دوسرا سرا حضرت سلطان المشایخ کے دست حق پرست میں دیا انھوں نے اوس دستار مبارک
کو ساتھ کمال نیاز کے سر مبارک پر باندھ کر اول سر مبارک بیچ قدم حضرت خواجہ علی قدس سرہ کے لائے اور
انھوں نے دعائے خیر فرمائی کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمکو علماء دین سے کرے اور اس کام کی انتہا کو پہنچا دے
بعد اسکے سر مبارک ہر ایک بزرگان صادقان۔ حاضران مجلس کے پائے مبارک میں لاکر خریداری دعائے
خیر کی فرماتے تھے **اجمال احوال حضرت خواجہ احمد قدس سرہٗ والد بزرگوار حضرت سلطان المشایخ**
رحمۃ اللہ علیہ نقل ہے کتاب تذکرۃ الاصفیا سے کہ پدر بزرگوار حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے
ولی مادرزاد تھے۔ چنانچہ بروقت ولادت شریف کے کلمہ توحید زبان مبارک پر بفصاحت و بلاغت
تمام جاری فرمایا اور وحدانیت باری تعالیٰ اور رسالت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کا اسیوقت اقرار فرمایا الغرض جب وہ ذات مجمع حسنات حد بلوغت کو پہنچے عالم متبحر ہوئے اور دیانت
اور امانت کو شیوہ اپنا کیا بس سلطانِ وقت نے اونکو بتکلیف قضائے شہر بدایوں کی دی حالانکہ
خاطر مبارک کو اونکی مطلق میل نہ تھا قبول نہ فرمایا جب ایک عرصہ گذرا اور شہرہ دیانت و امانت و علمیت
و جلیت کا اونکے عالم میں بلند تر ہوا سلطان وقت نے بتکلف تمام قضائے شہر بدایوں حضرت کی
سپرد کی چونکہ اون جناب کو اس کام تنفر تھا لاچار برائے رعایت خاطر سلطان اس کام کو سرانجام

کرکے ترک کلی فرماکر گوشہ نشینی اختیار کی اور عبادتِ معبودِ حقیقی میں مشغول ہوکر عالم کو ہدایت فرمائی اور جہانیوں
کو نور ولایت اپنے سے منور فرمایا اور حضرت مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ علی بخاری قدس سرہ
کے تھے اور سلسلہ ارادت حضرت خواجہ علی بخاری قدس سرہ کا چند واسطے حضرت خواجہ ابراہیم ادہم قدس سرہ
پر منتہی ہوتا ہے یعنے وہ حضرت خاندان ادہمی میں تھے اور کتاب سیر الاولیا میں تقریبًا ذکر ہے کہ اون حضرت
نے بتاریخ پانچویں شہر ذی الحجہ سنہ ۶۴۱ھ چھ سو اکتالیس میں رحلت فرماکر سواد شہر بداایوں میں مدفون ہوئے چنانچہ
روضۂ مبارک اونکا زیارت گاہ خلایق ہے رحمۃ اللہ علیہ مترجم کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ یہ حقیر فقیر سید
ضامن علی ولد سید نیاز علی خاک پائے نظامیہ کہ یکے از ہمشیرزادگان حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
سے ہے کہ سنہ وفات سے اون عالیجناب کے اسوقت تک کہ سنہ ۱۳۱۵ھ ہے سال بسال بتاریخ مذکور عرس
استانہ مبارک حضور میں ہوتا ہے باہتمام سید مفضل حسن ولد سید محبوب علی کہ یکے از ہمشیرزادگان حضرت سلطان
المشایخ اور مترجم کے بنی اعمام سے ہیں۔ اسوقت حضرت خواجہ سید احمد قدس سرہ کے آستانہ مبارک میں وہی
صاحب سجادہ و خادم ہیں بلکہ ایک گانوں تمام و کمال و تالاب اور بہت سی زمین بطور معافی کی قدیم
سے اونکے واسطے معین ہے اجمال احوال حضرت بی بی زلیخا والدہ شریفہ حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ فرماتے ہیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کہ والدہ ماجدہ

نقل

صاحبہ کو میرے خدائے تعالی سے کمال معرفت حاصل تھی اگر احیانًا اونکو کوئی کام پیش آتا تو اوسکا انجام
اور وقوع خواب میں دیکھ لیتی تھیں اور اکثر امور اونکے اختیار میں دے جاتے تھے اور حسب مرضی
مبارک اونکے سرانجام ہوتا تھا چنانچہ صدر کتاب میں ذکر ہوا ہے۔ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ فرماتے

نقل

ہیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کہ اگر میرے والدہ ماجدہ کو کوئی ضرورت درپیش ہوتی اوسوقت
دامنی مبارک سر مقدس سے اوتار کے آگے رکھتی اور پانچسو بار درود شریف پڑہتی اوسیوقت مقصد
حاصل ہو جاتا چنانچہ ایک مرتبہ لونڈی گریز کر گئی اور کوئی خدمت کے واسطے کنیز نہ تھی مجبورًا حضرت
والدہ ماجدہ رنجیدہ متحاطم ہوئیں اوسیوقت اپنے مصلے پر اجلاس فرماکر دامنی سر مبارک سے اوتاری اور آگے
رکھلی اور عرض کرنے لگیں کہ الٰہی جب تک میری کنیز میرے حوالہ نکریگا اوسوقت تک دامنی سر پر نہ
رکھوں گی اسی عرصہ میں ایک شخص غیب سے پہنچے اور آواز دی کہ یہ لونڈی اس گھر سے بھاگی تھی
پکڑ لایا ہوں ہیں۔ میں باہر آیا اور کنیز کو گھر میں لیجاکر حضرت والدہ صاحبہ کی خدمت اقدس میں حاضر کیا

نقل

اور اوس کرامت سے حیران ہوا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جس وقت سلطان قطب الدین خلجی کو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سے خصومت پیدا ہوئی اور چاہا کہ اونکی خدمت اقدس کو آزار پہنچاوے اور سبب خصومت کا یہ ہوا کہ سلطان نے مسجد جامع نئی بنائی تھی اور تمام مشایخ اور علماء شہر کو طلب کیا تا نماز جمعہ میری مسجد نو احداث میں ادا کریں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے جواب فرمایا کہ ہمارے نزدیک مسجد جامع ہی اوسکا حق ہے کیا حاجت کہ ہم دوسری مسجد میں جاویں اور دوسرا سبب یہ تہا کہ ہر شب ماہ نو کو کل مشایخ و اکابر شہر واسطے مبارکباد ماہ نو کے بادشاہ کے پاس جایا کرتے تھے مگر حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ حضرت خواجہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو کہ خادم اور غلام زر خرید حضرت کے تھے بھیجتے تھے اس حالت میں حاسدوں اور مدعیوں نے موقع حسد کا پاکر سلطان سے ظاہر کیا کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ از راہ تکبر و خود نمائی کے تمہاری مسجد میں واسطے نماز جمعہ کے جیسا کہ حکم ہے حاضر نہیں ہوتے اور واسطے مبارکبادی ماہ نو کے جیسا کہ رسم ہے مجلس سلطان میں نہیں آتے ایک غلام کو کہ نہ لایق بارگاہ شہنشاہی کے ہے مقرر کرتے ہیں سلطان کو سننے سے اس بات کے غرور سلطنت اور تکبر جہانداری کا لاحق ہوا اور کہا کہ اگر حضرت سلطان المشایخ ماہ آیندہ میں نہ آوینگے تو میں کھینچ کر لاؤں گا بلکہ بہت سی باتیں نامناسب کہیں جب یہ خبر وحشت اثر سلطان المشایخ کو پہنچی کچھ نفرمایا اُٹھے اور واسطے زیارت والدہ ماجدہ صاحبہ اپنی کے تشریف لے گئے از راہ راز و نیاز کے جو اونکی خدمت میں رکھتے تھے عرض کیا کہ قطب الدین نے اپنے دلمیں واسطے میری ایذا پہنچانے کے اندیشہ کیا ہے اگر ماہ آیندہ تک کام اوسکا کفایت کو نہ پہنچا میں ہرگز واسطے زیارت مزار شریف حضور کے حاضر نہوں گا جب یہ امر خدمت اقدس میں اپنی والدہ صاحبہ کے گذرانا معلوم کیا کہ دشمن بہ التصرف باطنی سے اونکے البتہ بلا میں مبتلا ہوگا پس مع تا نسخو بخاطر جمع دولت خانہ میں تشریف لاکر زیب دہ سجادہ کرامت ہوئے اور بے دغدغہ اجلاس فرمایا اور منتظر اس امر کے ہوئے کہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اوسی شب خواب میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک گائے شاخ دار قصد ہلاکت میری کا رکہتی ہے حضرت نے شاخ اوسکی پکڑ کر زمین پر دے مارا اور جان سے مارا معلوم فرمایا کہ سلطان مجھ پر فتحیاب نہوگا بلکہ مقتول ہوگا الغرض جب شب بست و نہم مہینے کی ہوئی سلطان نے قصد کیا کہ کل کی شب ماہ نو کو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو طلب کرے اور خدمت اقدس میں گستاخی کرے اوسی شب بلائے آسمانی اوسپر نازل ہوئی اور وہ اس رات عمارت ہزار ستون میں سو رہا تھا

نصف رات نہ گذری تھی کہ خسرو خاں نمک پروردہ نے اوسکے پہنچکر سر تن سے اوسکے جدا کیا اور نیچے
قصر کے ڈالدیا کہتے ہیں کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اسوقت بام خانقاہ پر اپنے گشت کرتے تھے
اور یہ بیت فرماتے تھے بیت اے روبہک چرا نہ نشستی بجائے خویش ٭ با شیر پنجہ کردی و دیدی سزای خویش

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے تھے کہ غرہ ماہ جمادی الثانی تھے
کہ والدہ ماجدہ میری دنیا سے طرف روضہ عقبے کی رحلت فرما ہوئیں اسطرح پر کہ چند روز علیل رہکر مرض
موت میں مبتلا ہوئیں اور اس مدت میں شوربا تک نہ نوش فرمایا اور چشم مبارک اونکی شب و روز
مانند دریا کے جوش میں تھیں الغرض جب شب ماہ نو پہنچی میں خدمت میں اونکی حاضر ہوا اور سر اونکی
قدم مبارک میں رکھا اور تہنیت ماہ نو کے موافق عادت معہود کی بجالایا میری طرف دیکھا اور آبدیدہ
ہوئیں اور پوچھا کہ آج کی رات چاندرات ہے میں نے عرض کیا ہاں فرمایا شب ماہ آیندہ کو سر کسکی
قدم میں رکھوگے اور محبت کی نگاہ سے تمکو کون دیکھیگا معلوم کیا میں نے کہ وقت نقل حضرت کا قریب
ہے رونے لگا اور دل ہاتھ سے جاتا رہا متحیر ہوا میں اور کہا میں نے اے مخدومہ جہاں مجھ غریب بیچارہ
کو کسکی سپرد کروگی فرمایا صبح کو جواب اسکا دونگی میں آجکی شب جاؤ گھر میں حضرت شیخ نجیب الدین متوکل
قدس سرہ کے رہو حسب الحکم اونکے گیا میں لیکن تمام شب گریہ وزاری میں رہا میں جب صبح ہوئی کنیز
جناب والدہ صاحبہ کی میرے سامنے آئی اور کہا کہ حضرت والدہ صاحبہ تمکو بلاتی ہیں۔ میں نے کہا زندہ
ہیں اسنے کہا ہاں میں اٹھا اور خدمت اقدس میں اپنی مخدومہ کے حاضر ہوا جب مجھکو دیکھا فرمایا کہ رات
کو اچھے رہے میں قدم مبارک میں گرا اور زار زار رویا اور عرض کیا خوشی میری حضرت کی سلامتی سے
ہے۔ فرمایا یاد ہے کہ رات کو مجھسے ایک بات پوچھی تھی تم نے اور میں نے اوسکے جواب کا وعدہ
آج کے روز کیا تھا عرض کیا میں نے ہاں یاد ہے فرمایا داہنا ہاتھ اپنا لاؤ جب ہاتھ پیش کیا اپنے داہنے
ہاتھ میں پکڑا اور منھ طرف آسمان کی کیا اور کہا الٰہی اس غریب بیچارے کو تیری سپرد کرتی ہوں میں یہی کہا
لفظ فرماکر جان خالق کو سپرد کی میں اس کلمہ سے نہایت خوش ہوا اور میں نے کہا کہ اگر یہ مخدومہ واسطے
میرے ایک گھر پُر مروارید سے چھوڑتیں وہ بہتر نہوتا اس کلمہ سے الغرض جب حضرت بی بی زلیخا قدس سرہا
والدہ ماجدہ حضرت شیخ المشایخ قدس سرہ نے اس عالم سے طرف فردوس الاعلے کے انتقال فرمایا جوار
روضہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل قدس سرہ برادر حقیقی و خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ

فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ نزدیک مقابر حضرت بی بی نور و بی بی حور قدس سرہا دختران حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس سرہ کہ راستہ میں روضہ مبارک حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی قدس سرہ کے واقع ہے مدفن مبارک ہوا چنانچہ اب شہر دہلی میں خاک پائے اونکی سرمۂ چشم اہل بصارت ہے دیکھنے والا ہو تو دیکھے مترجم عرض کرتا ہے کہ عرس مبارک حضرت کا ۲۹ جمادے الاول غرہ جمادی الثانی کو نہایت دھوم سے باہتمام ہم بندگان حضرت کے ہوتا ہے اور مشایخان شہر وغیر شہر بصد عقیدت حاضر ہوتے ہیں مجملاً ذکر ابا و اجداد مولف کتاب ہذا سید محمد بولاق بن شیخ ابو محمد دہلوی ۔ بن شیخ علی اکبر ۔ بن شیخ ابا بکر ۔ بن شیخ محمد ۔ بن شیخ کبیر ۔ بن شیخ محمد حسن بن شیخ محمد حسین بن شیخ علم الدین ۔ بن شیخ یحیٰی ۔ بن شیخ عبدالرحمن ۔ بن شیخ عبدالصمد ۔ بن حضرت مولانا سیدنا عبدالرشید اور یہ مولانا عبدالرشید بن مولانا عماد الدین نبیرہ قاضی قطب الدین کاشانی اور نواسہ حضرت خواجہ رفیع الدین ہارون بن مولانا خواجہ محمد خواہر زادہ حقیقی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور وہ اس نسبت قرابت سے کمال فخر کرتے تھے انشاء اللہ تعالیٰ مفصل احوال حضرت قاضی قطب الدین کاشانی و حضرت خواجہ رفیع الدین ہارون قدس سرہم کا مطلب شانزدہم میں دربیان اجمال احوال اقربائے و خلفائے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے قرار پایا ہے لکھا جاویگا یہاں تفصیل اُسکی موجب تطویل ہے لہذا موقوف کیا گیا مترجم عرض کرتا ہے کہ مولف کے ابا و اجداد کے نام کے ساتھ جو لفظ شیخ ہے وہ بہ سبب اون کی عظمت درویشی و کمال مشیخت کے ہے اور ازروے نسب پدری و مادری کے سادات سے ہیں مطلب دوم دربیان تعلیم و تفرس حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اور تفصیل تحصیل علوم ظاہری اونکے رحمۃ اللہ علیہ طالبان راسخ الاعتقاد و الانقیاد پر واضح ہو

کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی قدس سرہ کو علم ظاہری اسدرجہ کرامت فرمایا تھا کہ بیان اوسکا احاطہ بشریت سے باہر ہے لیکن تھوڑا سا تبرکاً لکھا جاتا ہے تاکہ یہ رسالہ اس فائدہ سے خالی نرہے ۔ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ تعلیم و تفرس حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی قدس سرہ کا یہاں تک پہنچا کہ علمائے تیز طبع اور دانشمندان صاحب ہوش میں بخطاب مولانا نظام الدین بحاث محفل شکن مخاطب ہوئے اور علم حدیث و تفسیر و فقہ و اصول و ہیئت و ہندسہ و منطق و معانی وغیرہ علوم میں درمیان علمائے عصر کے ممتاز و سرفراز تھے اور علم و فضل میں

مولانا شمس الملک رحمۃ اللہ علیہ سے کہ علم میں اپنا مثل نہ رکھتے تھے مقامات حریری سند کیے اور یاد فرما کر اوسکے کفارہ میں کتاب مشارق الانوار کہ علم حدیث میں ہے از بر کے مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ سے کہ علم حدیث میں وہ استاد زمانہ تھے اجازت اور سند حاصل کی اور باین ہمہ فضائل کے قرآن مجید کو ساتھ ہفت قرارت کے یاد فرمایا چنانچہ اس باب میں کتاب فوائد الفواد میں خود فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ تھے بدایوں شریف میں شادی مقری نام قرآن شریف کو ساتھ ہفت قرارت خوش پڑھتے تھے لیکن صاحب کرامات اور خرق عادت کے تھے ادنی کرامت اونکی یہ تھی کہ جو کوئی ایک ورق قرآن شریف کا اونسے پڑھتا خدائے تعالی تمام قرآن مجید اوسکو روزی فرماتا چنانچہ میں نے بھی صغر سنی میں اونسے ایک سیپارہ پڑھا تھا اوسکی برکت سے تمام قرآن مجید یاد ہوگیا نقل ہے کتاب سیر الاولیا میں کہ ابتدا میں حضرت مولانا شمس الدین یحیی و مولانا صدر الدین ناولی قدس سرہم کو عقیدت خدمت میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے نہ تھی بروز تعطیل نواح غیاث پور میں کہ مسکن شریف حضرت کا تھا واسطے جامہ شوئی کے بر لب آب نہر آتی تھے شہرہ کرامت اور بزرگی کا اونکی سنتے تھے کہ علمائے شہر اونکی خدمت میں آتے ہیں اور پیشانی ساتھ اعتقاد کے زمین پر گھستے ہیں ایک وقت مولانا شمس الدین یحیی قدس سرہ نے مولانا صدر الدین ناولی قدس سرہ سے فرمایا کہ حضرت شیخ نظام الدین اس نواح میں تشریف رکھتے ہیں اور تمام شہر اونکا معتقد ہوا ہے معلوم نہیں کہ حال علم کا اونکے کیا ہے جمعہ آیندہ کو اون کی خدمت میں ہم چلینگے لیکن تواضع یعنے سر زمین پر رکھدینا مثل اوروں کے نہ کرینگے صرف سلام کرکے بیٹھ جاوینگے اور بحث علمی پوچھینگے الغرض جب یہ دونو بزرگوار خدمت اقدس میں حاضر ہوئے بمجرد دیکھنے جمال باکمال محبوب الہی سلطان المشائخ کے سر زمین پر رکھا ع سر خوبان عالم را زمین پیش تو بوسیدن رہا کی

آن دل کہ ز دست دیگران بودم ۔۔۔ ہرگز بکسے نداوم و ننمودم
جانان تو بیک نظر چنان گوئی ۔۔۔ کہ ہزار سالہ بیدل بودم

لیکن خواجہ نے زمین بوسی سے اونکی تبسم کیا اور فرمایا خوب آئے آؤ بیٹھو۔ یہ دونوں حضرات تسلیمات بجالائے اور دو زانو ادب سے خاموش بیٹھے حضرت خواجہ نے انکی طرف دیکھا اور پوچھا کہ حال پڑھنے کا کیسا ہے عرض کیا کہ حضرت مولانا ظہیر الدین بھکری کی خدمت میں بزدوی پڑھتے ہیں حضرت خواجہ

نقل

نے اوس سبق کو کہ جو اوس کا سبق تھا ایک سوال مشکل کیا اس کرامت سے دونوں بزرگ حیران ہو کر
سر بسجود ہوئے اور نہایت عاجزی سے عرض کرنے لگے کہ یا مخدوم یہ وہ مقام ہے کہ اوستاد سے ہمکو
لاحل رہا ہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ نے تبسم کر کے بیان فرمایا اور ایسے مسئلہ لاحل کو حل
کیا الغرض یہ دونوں بزرگ رخصت ہوئے حضرت نے دستار مولانا شمس الدین کو اور مرزئی مولانا
صدر الدین کو عطا فرمائی ان دونوں نے سر پر باندھی اور سجدہ تعظیمی بجا لا کر مرخص ہوئے باہر آکر مشہورہ
کیا کہ عظمت و کرامت حضرت سلطان المشایخ ہم سنتے تھے اب وفور علم بھی دیکھ لیا بیشک حضرت شیخ کو علم لدنی
ہے دوسری مجلس میں یہ دونوں حضرات مرید ہوئے چونکہ با خلاص آئے تھے اور سعید ازلی تھے بہت
شرف خلافت سے مشرف ہوئے رحمتہم اللہ تعالیٰ نقل ۵ ہے کتاب متبرک سیر الاولیا سے اگرچہ حضرت سلطان

نقل ۵

المشایخ قدس سرہٗ کو بہ سبب کثرت علوم ظاہری کے نشست و برخاست ہمیشہ ساتھ علماء و فضلا کے تھے
لیکن دل حق پذیر اون کا ہمیشہ طلب علوم باطنی میں رہتا تھا چنانچہ اس امر میں اکثر فرماتے تھے کہ مجھکو
ایام جوانی میں اگرچہ صحبت ساتھ عالموں اور فاضلوں کے تھی لیکن ہمیشہ میں ولمیں کہتا تھا کہ کب ہوگا کہ
میں اپنے باہر آر رخ طرف علم حقیقی کے کروں گا اور اکثر میں لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ میں درمیان
تمہارے چند روز سے زیادہ نہیں ہوں اور یہ حال میرا قبل پہنچنے سے خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ
العالم خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ کے تھا جب اونکی خدمت اقدس میں پہنچا ہاتھ اپنا جملہ مرادات
ظاہری سے کھینچا اور اشغال باطنی میں مشغول ہوا میں اور اپنی مراد کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک نقل ۶ ہے

نقل ۶

کتاب مرات الاسرار سے کہ جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ صحبت میں گنج شکر قدس سرہٗ کے سلوک
اور ریاضت میں مشغول ہوئے التماس کیا اگر مجھکو حکم ہو ترک تعلیم کروں فرمایا میں کسیکو تعلیم سے منع
نہیں کرتا دونوں کام کرو تو کونسا غالب آوے الغرض بعد چند روز کے شغل باطن اوپر حال حضرت
سلطان المشایخ کے ایسا مستولی (غالب) ہوا کہ خود بخود ترک تعلم واقع ہوا اور حضرت سلطان المشایخ بارہا
فرماتے تھے کہ وہ کتابیں کہ پہلے اس سے پڑہیں تھیں اگر اسوقت دیکھتا ہوں تو فتور عظیم میرے حالمیں
ظاہر ہوتا ہے ؎ سلطان خیمہ زد بخو غا نماندہ عالم را مطلب سیوم دربیان پیدا آمدن محبت شیخ الاسلام

مطلب سیوم

شیخ حضرت فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ کی در دل سلطان المشایخ اور پہنچنا حضرت کا ساتھ اس
اخلاص کے شہر بدایوں سے طرف شہر دہلی کے اور وہاں سے طرف اجودہن شریف کی کہ مسکن

نقل ۱۰

خاص حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کا اور مدفن اونکا ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ نقل ۱۰ ہے کتاب سیر الاولیا
سے کہ حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہیں کہ میں جسوقت صغیر سن تھا دس بارہ سال کی عمر میں علم لغت پڑھتا
تھا ابو بکر خرلیط کہ اون کو ابو بکر قوال بھی کہتے تھے خدمت میں میرے اوستاد کی طرف ملتان سے پہنچے
اوستاد نے اُنسے احوال مشایخ ملتان کا پوچھا اُسنے حکایت بیان کی کہ میں خدمت میں حضرت شیخ بہاء الدین
ذکریا قدس سرہ کے بہت رہا اور سماع کو بھی کہا کہ وہاں ذکر عبادت باریتعالی زیادہ سے زیادہ ہے
یہانتک کہ جو لونڈیاں آٹا پیستی ہیں وہ بھی ہر وقت ذاکر رہتی ہیں جسوقت مناقب اور فضائل
حضرت خواجہ بہاء الدین قدس سرہ کے بیان کیئے ولیں میرے مطلق جگہ نہوئی بعد ازاں انھوں نے
حکایت احوال شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کی شروع کی اور کہا کہ جب ملتان
سے اجودہن پہنچا دیکھا میں نے کہ تمام عالم مسخر اونکی ولایت کا ہے اور ایک چاند دیکھا میں نے کہ اُس
تمام ملک کو نور معرفت اپنے سے منور کردیا ہے جسوقت یہ منقبت حضرت شیخ الشیوخ العالم کی سنی میں نے
میرے دل میں محبت پیدا ہوئی اور اس درجہ کو پہنچی کہ بعد ہر نماز کے نام مبارک اون کا ورد اور
وظیفہ اپنا کیا پس یہ محبت اسدرجہ مشہور ہوئی کہ اگر یاران مجھسے سوگند چاہتے تو یہ کہتے کہ سوگند محبت
شیخ کی کھاؤ الغرض جب میں سولہ برس کا ہوا مجھکو بدایوں سے شہر دھلی میں آنا ہوا ایک عزیز عوض نام
اثنائے راہ میں میرے ہمراہ ہوئے اتفاقاً اگر رستہ میں خوف پیش آتا وہ کہتے یا پیر تشریف لائے تاکہ
ہم تمھاری پناہ میں چلتے ہیں میں نے اونسے پوچھا کہ یہ پیر جنسے تم پناہ چاہتے ہو اور طالب مدد ہو
کون ہیں اور کہاں ہیں انھوں نے کہا کہ یہ پیر وہ ہیں جو تمھارے دل کو اپنی طرف کھینچ لیے جاتی ہیں
اور اپنی محبت میں تمکو فریفتہ کیا ہے یعنے شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ
بس اوس روز سے مجھکو اعتقاد اور اخلاص حضرت شیخ قدس سرہ کا مجھکو زیادہ ہوا جب شہر دھلی میں
پہنچا قضارا ہمسایہ میں حضرت شیخ نجیب الدین متوکل برادر و خلیفہ حضرت شیخ قدس سرہ کے قیام کیا اور
میں نے اونکی صحبت کو غنیمت جانا چونکہ شب و روز اونکی خدمت میں اوصاف حضرت شیخ کے مذکور ہوتے
تھے مجھکو اشتیاق قدم بوسی غالب ہوا مگر تین چار سال میں شہر دہلی میں رہا اور بکوشش تمام تعلیم کیا اور
علم حدیث کو اوستاد بزرگ سے سند کیا نقل ۱۱ ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جب حضرت سلطان المشایخ

نقل ۱۱

قدس سرہ بدایوں سے شہر دھلی میں تشریف لائے تو سرائے نمک میں فروکش ہوئے حضرت کی والدہ

ما جدہ اور ہمشیرہ آنجناب کہ ہمراہ حضرت کے تہیں مکان سرائے کا کرایہ لیکر اور خود بارگاہ خاص میں
کہ آگے سرائے کے واقع ہے ساکن ہوئے اور بعد سرائے قریب دو تحانہ حضرت شیخ نجیب الدین اور
سنڈہ دروازے کے تھی جب وہاں سے تبدیل مکان فرمایا تو زیر مسجد ہلال طشت دار کہ وہ بھی اسی جائے
تھے قیام فرماکر تحصیل علوم میں مشغول ہوئے نقل [۱۳] ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جب حضرت سلطان المشایخ

نقل ۱۳

قدس سرہ فیض علوم سے درمیان علمار کے ممتاز ہوئے ایک روز خدمت میں شیخ نجیب الدین متوکل
قدس سرہ کے واسطے پانی قضائے شہر کی درخواست فاتحہ کی انھوں نے تبسم کرکے فرمایا تمکو واسطے اس
کام کے نہیں پیدا کیا ہے تم ایسے بادشاہ ہوگے کہ تمام خلقت تمھارے سایہ میں آرام لیوے گی اور تم
ایسے چاند ہوگے کہ عالم نور سے تمہارے منور ہوگا جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے یہ بات
سنی حضرت شیخ نجیب الدین متوکل قدس سرہ سے حضرت نے دل کو اپنے طلب قضا سے سرد کیا اور عازم
واسطے خدمت حضرت شیخ الشیوخ العالم کے ہوئے بعد چند روز کے ساتھ کمال افراط محبت اور اشتیاق
کی بیس سال کی تھی کہ عین جوش جوانی اور عروج شباب کا تھا ہاتھ کل مرادات سے کھینچکر شہر دہلی سے باہر آکر
روانہ بجانب اجودہن ہوئے نقل [۱۴] ہے کتاب نفحات الانس سے کہ حضرت سلطان المشایخ بعد تحصیل علوم

نقل ۱۴

دینی اور تکمیل کے جامع مسجد دہلی تشریف لاتے تھے جب وقت صبح کا پہنچا موذن منارہ پر آیا اور یہ
آیت قرآن شریف کی پڑھی الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله جب یہ سنا
حال حضرت کا تغیر ہوا اور ہر جانب سے انوار اونپر ظاہر ہونے لگے اوسی صبح کو بغیر خرچ راہ و
سواری کے روانہ طرف اجودہن شریف کے ہوئے اور وہاں پہنچکر مرید ہوئے اور مرتبہ کمال کو پہنچے
حضرت شیخ قدس سرہ نے اونکو اجازت واسطے تکمیل دوسروں کے دیکر رخصت بجانب دہلی دیا وہاں
تشریف لاکر طبقہ اہل ارادت کی تربیت میں مشغول ہوئے مطلب [۴] چہارم بیچ بیان پہونچنے حضرت

مطلب چہارم

سلطان المشایخ قدس سرہ کے شہر اجودہن شریف میں اور مرید ہونا اونکا خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ
العالم کے یعنی خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کی نقل [۱۵] ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ
فرماتے ہیں کہ روز چہار شنبہ تھا کہ میں شہر اجودہن میں پہنچا اور سعادت ملازمت سے حضرت شیخ الشیوخ
العالم قدس سرہ کے مشرف ہوا اول کلام کہ جو حضرت شیخ سے سنا میں نے وہ یہ بیت ہے بیت اے آتش
فراقت دلہا کباب کردہ * سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ اور یہی حضرت سلطان المشایخ بیچ لکھ

راحت القلوب سے کہ جو خود الفاظ متبرک حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ
کے مجلس بہ مجلس جمع کئے ہیں بیچ مجلس اول کے لکھتے ہیں روز چہارشنبہ پندرہویں ماہ رجب المرجب سنہ چھ سو
پچپن ۶۵۵ تھے کہ میں سعادت قدمبوسی سے اون سید العابدین کے مشرف ہوا اور مرید ہوا اوسیوقت حضرت
شیخ قدس سرہ نے جو کلاہ دین اور دینا کی سر مبارک پر رکھتے تھے مع خرقہ خاص و نعلین چوبی کے عطا
فرمائی اور کہا اے نظام الدین میں چاہتا تھا کہ ولایت ہندوستان دوسرے کو دوں لیکن تم راستہ میں
تھے کہ بیچ سر ہیرے کے ندا دی کہ دیکھو نظام بدایونی پہنچتے ہیں لائق اس ولایت کے وہ ہیں اون کو دینا
نقل ۶۱ ہے کتاب سیر الاولیا سے جسوقت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ
قدس سرہ کے پہنچے حضرت نے اوسیوقت فرمایا کہ واسطے اس متعلم غریب کے جماعت خانہ میں کھٹ یعنی
چارپائی لاکر بچھاؤ جب بچھائی گئی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا میں اوپر پلنگ کے نہ
سوؤنگا کس واسطے کہ اکثر حافظان کلام ربانی اور عاشقان درگاہ سبحانی کو دیکھتا ہوں میں کہ اوپر خاک
اس دربار عالیشان کے بیٹھے ہیں اور سعادت اپنی اس میں جانتے ہیں پس میں کیونکر اوپر چارپائی کے
بیٹھوں اور گستاخی کروں الغرض جب یہ امر خدمت میں حضرت مولانا بدر الدین اسحاق کے کہ داماد اور
خادم خانقاہ حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے تھے پہنچایا فرمایا کہ نظام الدین محمد کو کہو کہ کہنا اپنا
کروگے یا فرمان حضرت شیخ کا بجالاؤگے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بمجرد سننے اس بات کے پلنگ
پر رونق افروز ہوئے اور استراحت فرمائی و نیز بارہا فرمایا کرتے تھے کہ میں بیست سالہ تھا کہ دولت ارادت
سے مشرف ہوا اور یہ بھی فرماتے تھے کہ تین بار حیات میں حضرت شیخ قدس سرہ کے اونکی خدمت ملازمت
میں حاضر ہوا ہوں ہر سال ایک مرتبہ اور سات مرتبہ بعد ممات حضرت کے حاضر ہوکر زیارت مرقد منور
سے مشرف ہوکر بہرہ مند ہوا جملہ دس بار حاضر ہوا عبارت سے راحت القلوب کی ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ اول دفعہ خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ عالم قدس سرہ کے حاضر ملازمت
ہوکر سات مہینے سترہ روز صحبت والا میں رہے اور نعمت و خلافت پاکر شہر دہلی میں واپس تشریف
لائے چنانچہ خود حضرت سلطان المشایخ شروع کتاب راحت القلوب میں لکھتے ہیں بارہویں ماہ رجب المرجب
سنہ چھ سو پچپن ۶۵۵ تھے کہ یہ دعاگو خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے پہنچا اور آخر کتاب میں
لکھتے ہیں کہ دوسری ماہ ربیع الاول سنہ چھ سو چھپن ۶۵۶ تھے کہ حضرت شیخ قدس سرہ نے اس مخلص کو خرقہ

خاص اپنا عطا فرمایا کہ طرف دہلی کے رخصت فرمایا اور وقت وداع کے روئے مبارک طرف میری کرکے فرمایا کہ مولانا نظام الدین کو بفرمان خدا تعالےٰ ولایت ہندوستان دی میں نے اور صاحب سجادہ اپنا کیا میں نے اور اوس ملک کو پناہ میں انکی چھوڑا میں نے کاتب اوراق محمد بولاق حضرت کرتا ہے کہ یہ تمام قصہ طول رکھتا ہے اس مختصر میں گنجایش اسکی نہیں ہے انشاء اللہ تعالیٰ در مطلب یافتن خلافت حضرت سلطان المشایخ مفصل بیان ہوگا

مطلب پنجم

بیچ بیان رسوخیت اور فدویت و اعتقاد وانقیاد حضرت سلطان المشایخ کا بیچ خدمت اپنے پیر حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کے اور شفقت و مرحمت حضرت شیخ کی در باب اونکے و شرح آداب بیعت اور ارادت کے اور توضیح حقوق پیری اور مریدی کی اور اجمال احوال حضرت بی بی فاطمہ سام قدس سرہا کا اوپر طالبان راسخ الانقیاد کے روشن اور ظاہر ہو کہ محبت و اخلاص حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کے دلمیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اسقدر متمکن تھی کہ دم آخر تک روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تھی اور شفقت و مرحمت حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ پر اسقدر تھی کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا اور دن بدن زیادہ ہوتی تھی جسنے کہ طالب کو کم نہوئی چنانچہ

نقل

نقل [۱۷] ہے کتاب فوائد الفواد سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم در باب میرے اکثر فرماتے تھے کہ جو کوئی میرا مرید ہوا دیکھا میں نے کہ چند روز میں مزاج اوسکا برگشتہ ہوا اور اخلاص نے اوسکے نقصان پایا لیکن یہ عزیب کہ جسروز سے میرے مرید ہوئے ہیں اوسی مزاج پر ہیں فرق نہوا جسوقت سلطان المشایخ قدس سرہ اس لفظ پر پہنچے روتے اور فرماتے کہ الحمد للہ ہنوز محبت و اخلاص حضرت شیخ کی دلمیں میرے برقرار ہے بلکہ ترقی پر ہے

نقل

نقل [۱۸] ہے کتاب سیر الاولیا سے سلطان المشایخ فرماتے ہیں کہ ایک وقت حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کے دست مبارک میں ایک کاغذ تھا جسمیں دعا لکھی ہوئی تھی فرمایا کوئی ہے کہ اس دعا کو یاد کرے جانا میں نے کہ اشارہ حضرت کا میری طرف ہے عرض کیا میں نے اگر حکم ہو میں یاد کروں فرمایا اسکو لو کاغذ کو لیا میں نے اور کہا میں نے اگر مجھکو حکم ہو ایک بار خدمت عالی میں پڑھ ہوں فرمایا پڑھو جب پڑھنے لگا میں ایک اعراب کی اصلاح فرمائی میں نے اسطور سے پڑھا جیسا کہ حضرت نے فرمایا جب باہر آیا میں شیخ بدر الدین اسحٰق قدس سرہ نے مجھ سے کہا

اچھا کیا تم نے اوس اعراب کو جیسے حضرت شیخ نے فرمایا تھا ویسا ہی پڑھا میں نے کہا کہ اگر
سیبویہ جو واضع اس علم کا ہے اگر مجھکو کہوے کہ یہ اعراب اصطلاح نہیں ہے تو بھی میں اوسپر اڑا ہوں کہ
جس طرح حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ نے فرمایا تھا شیخ بدر الدین اسحاق اس بات سے بہت
خوش ہوئے اور کہا کہ ایسا ادب حضرت شیخ کا جیسا تم نگاہ رکھتے ہو ہم سب میں سے کسیکو میسر نہیں ہے

نقل ۱۹

نقل[۱۹] ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایکروز نظام الدین پسر حضرت
شیخ اور یہ ضعیف دونو روبرو حضرت کے بیٹھے تھے اوسی محل میں زبان مبارک سے فرمایا تم دونو میرے
فرزند ہو لیکن اونکی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تو فرزند نانی اور طرف بندہ کی مخاطب ہوکر فرمایا کہ تو فرزند

نقل ۲۰

جانی نقل[۲۰] ہے کتاب فوائد الفواد سے سلطان المشایخ فرماتے ہیں کہ بیچ اون دنوں کے کہ حضرت
شیخ میرے علیل تھے مجھکو چند احباب کے ساتھ واسطے زیارت شہدا اوس جگہ کے بھیجا جب وہاں سے ہم لوگ
واپس آئے اور خدمت اقدس میں حاضر ہوئے فرمایا کہ تمھاری دعانے میرے حق میں کچھ اثر پہنچایا ایک
مرید تھے شیخ علی بہاری نام قدس سرہ زیادہ دور کھڑے ہوئے تھے عرض کیا کہ ہم ناقص ہیں اور ذات
مبارک حضرت شیخ کامل دعا ناقصوں کی کاملوں کے حق میں کیونکر مستجاب ہو چونکہ یہ بات بسبب دوری
مسافت کے گوش مبارک میں حضرت شیخ قدس سرہ کے واضح طور پر نہ پہنچی تھی فرمایا علی کیا کہتے ہیں
میں نے وہی بات اونکی حضرت کے گوش گذار کی فرمایا اے نظام جو کچھ تو خدا سے چاہے گا پاویگا

نقل ۲۱

اور عصا سے خاص اس بات پر مرحمت فرمایا نقل[۲۱] ہے کتاب خیر المجالس سے حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ نے کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ سے نعمت پائی تقریب اوسکی دو نوع پر ہے
ایک نوع (قسم) یہ ہے کہ ایک روز حضرت شیخ ایام گرمی میں کشتی میں سوار تھے یکایک جملہ احباب کو نیند
غالب ہوئی سب سو گئے حضرت شیخ نے آواز دی نظام حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے عرض کیا
حاضر حضرت شیخ نے فرمایا کہ نظام اپنے فرزند کو طلب کرتا ہوں میں اکجماعت کے بعد آواز دی نظام
حضرت سلطان المشایخ نے عرض کیا لبیک (حاضر) حضرت شیخ نے فرمایا آؤ تو میں نے چاہا تھا کہ اپنی فرزند کو
نعمت دوں لیکن نصیب میں تمھارے تھی اوس روز حضرت شیخ نے اونکو نعمت بہت عطا فرمائی
اور دوسری قسم یہ ہے کہ ایک روز حضرت شیخ بدر الدین اسحق خادم حضرت خواجہ کی کسی جگہ گئے تھے
اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو بجائے اپنے در اقدس پر حضرت خواجہ کے مقرر کر گئے تھے

اور فرما گئے کہ اگر حضرت شیخ آواز دیں تو تم اواز دینا اور حاضر ہونا یا اگر کوئی آنے والا آوے تو خبر کرنا
حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ در دولت پر بیٹھے تھے کہ حضرت شیخ کو اندر حجرہ کے حال طاری ہوا
اوسی حال میں سر مبارک اپنا برہنہ کرکے ٹہلنے لگے اور یہ ابیات پڑہنی شروع کیں رباعی

خواہم کہ ہمیشہ در وفای تو زیم
مقصود من خستہ ز کونین توئی

خاکے شوم و بزیر پائی تو زیم
ہم بے ہمہ پر تو سیرم از برای تو زیم

جب ابیات تمام کیں سر مبارک سجدہ میں رکھا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اندر حجرہ متبرک کے گئے
اور حضرت شیخ قدس سرہ کے پاے مبارک میں سر مقدس اپنا رکھا حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ لے
فرمایا مانگو کیا مانگتے ہو چونکہ وقت اچھا تھا جو کچھ کہ چاہتا میں نے پایا بندہ پشیمان ہوا کسواسطے چاہا میں
نے کہ سماع میں وفات پاوینں جب حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ سے سوال کیا گیا کہ اوس محل میں
کیا چاہتا تھا اپنے فرمایا قایم رہنا۔ نقل ہے کتاب فواید الفواد سے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ فرماتے

نقل

ہیں کہ میں ایک وقت خدمت میں حضرت شیخ اپنے کی بیٹھا تھا کہ ایک موے مبارک (بال) ریش (داڑہی) شریف سے اونکی
جدا ہوکر سامنے آیا میں اٹھا اور پاے مبارک میں حضرت شیخ کے سر رکھکر عرض کیا کہ ایک درخواست
رکھتا ہوں میں فرمایا کہو عرض کیا میں نے یہ تار کہ ریش مبارک سے جدا ہوا ہے اگر حکم ہو تو میں
لے لوں اور جان سے زیادہ عزیز رکھوں فرمایا ایسی ہی کرو اوسکو لیکر میں نے باعزاز و اکرام کپڑے میں
لپیٹا اور اپنے ساتھ دہلی میں لایا میں جو بیمار و ملول میرے پاس تعویذ کے لیے آتا میں اوسکو بھی موے
مبارک دیتا باین اقرار کہ جب صحت ہو واپس کر دو چنانچہ لوگ لیجاتے تھے اور بعد شفا پانیکے مجھکو
دیجاتے تھی اسیطرح سے مدت گذر گئی ایکروز تاج الدین ملتانی کہ یار موافق مرے تھے تعویذ کیواسطے
کہ اونکا فرزند بیمار تھا آئے اور درخواست تعویذ کی چاہا میں نے کہ وہ تعویذ اونکو دوں جس طاق
میں کہ رکھا تھا میں نے نپایا اونکو جواب دیا جب وہ یار واپس ہوئے لڑکا اون کا اوسی بیماری میں
ہلاک ہوا بعد اسکے ایک شخص اور آئے اور تعویذ طلب کیا جب میں نے نگاہ اوس طاق میں کی تعویذ کو
رکھے ہوئے دیکھا میں نے اٹھاکر اوسکو دیا اور کہا سبحان اللہ چونکہ فرزند تاج الدین کا مرنیوالا تھا

نقل

اس تعویذ کو ہر چند کہ ڈھونڈا میں نے مگر نپایا نہ ہے کرامت اوس ایک موے مبارک کی نقل ہے حضرت
سلطان المشائخ کتاب راحت القلوب میں لکھتے ہیں کہ مجھکو ساتھ مولانا برہان الدین محمد قطب ہانسوی

کے محبت بہت تھی چنانچہ ایک مدت اونکے پاس ہانسی میں رہا جب وہاں سے خدمت میں حضرت شیخ اپنے خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ کے پہنچا فرمایا بیٹھ بیٹھا میں پھر کھڑا ہوا میں اور خط کہ جو مولانا برہان الدین نے دیا تھا گذرانا شرف مطالعہ سے مشرف فرمایا بعد ازاں بندہ سر جھکاکر دیر کسواسطے کی بیچ قدم مبارک پر گرا اور عرض کی کہ تن خاکی وہاں تھا اور جان خدمت میں حضرت مخدوم بندہ نواز کے مشاہدہ میں فرمایا ہاں ایسی کیفیت ہے کہ جو کہتے ہو تم میں جانتا ہوں کہ بارہا تمکو ایسا اشتیاق غالب آیا تھا کہ کہتے تھے اگر پر میرے ہوں تو اوڑ کر خدمت میں خواجہ کی پہنچوں بعد ازاں روی مبارک طرف خلق کی کرکے فرمایا کہ مرید و فرزند راسخ ایسا چاہئے کہ بابا نظام ہے بعد اسکے فرمایا جو مکتوب کہ تمنے بھیجا تھا رباعی موزوں اوسمیں درج کی تھی اگر یاد ہے پڑھو تو میں سنوں میں نے منھ زمیں پر رکھا اور اوس رباعی کو پڑھا رباعی

زاں روے کہ بندہ تو خوانند مرا ۔ برمردمک دیدہ نشانند مرا
لطف و کرمت ز عنایتے فرمودست ۔ ورنہ کیم و خلق چہ دانند مرا

جب تمام کیا میں نے حضرت شیخ الاسلام کو شوق پیدا ہوا اٹھے اور رقص کرنے لگے اثنا رقص کیا کہ چاشت سے نصف یوم تک اوسی حالت میں تھے جب ہوش میں آئے خرقہ و مصلا و نعلین خاص دوعاگو کو عطا فرمایا اور ارشاد کیا کہ بابا نظام قریب ہی کہ میں تمکو دہلی رخصت کروں لیکن چندر وز اور رہو کہ تمکو سیر ہوکر دیکھوں میں کہ ملاقات ایک کی دوسرے کو غنیمت ہے جب حضرت خواجہ اجودھن پر پہنچے روئے ع چون یافتم حیف بود گر بہ گذارم ۔ نقل ہے کتاب فوائد الفواد سے سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ میں ایک وقت خدمت میں اپنے شیخ خواجہ فریدالدین قدس سرہ کے بیٹھا تھا کہ ایک جوگی پہنچا حکم ہوا بیٹھ وہ بیٹھا ذکر یہ ہوا کہ فرزند فاسق کہ والدین صالح سے پیدا ہوتے ہیں کہاں سے ہے جوگی نے عرض کیا کہ لوگ وقت مباشرت کا نہیں جانتے جسوقت شہوت غلبہ کرتی ہے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں یہ سبب ہی کہ فرزندان بد والدین صالح سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ ہر مہینہ کو تیس روز ہیں یا انتیس اور ہر روز کی خاصیت جدا ہے مثلاً روز اول کہ مرد ساتھ عورت کے مباشرت کرے فرزند ایسا پیدا ہو روز دوم ایسا ہو الغرض ہر روز کے حکم تعلق کئے میں نے یہ سب یاد کئے اور جوگی سے کہا میں نے کہ سنو مجھے اسکی تفصیل کو جدا جدا دل میں رکھا ہے میں نے جب حضرت شیخ قدس سرہ نے یہ بات سنی تبسم کیا اور فرمایا اے نظام تمکو

بھہ کام نہ آینگے یہہ اشارہ حضرت شیخ قدس سرہ کا میں نے معلوم کیا اور تمام عمر شادی نکی اگرچہ اس امر کے
واسطے عزیزوں نے بہت کوشش کی لیکن میں نے قبول نکی چنانچہ ایک روز خدمت میں بی بی فاطمہ سام
قدس سرہ کی بیٹھا تھا میں انھوں نے منہ میری طرف کیا اور کہا اس شہر میں ایک شخص کے ایک دختر صاحب حسن
اور نیک سیرت ہے اگر تم خواستگاری کرو تو بہت اچھا ہے میں نے یہہ ماجرا جوگی کا ظاہر کیا اور کہا میں نے
ہرگاہ اشارہ حضرت شیخ قدس سرہ کا امتناع میں اس کار کے ہے پس مجھکو لازم ہے کہ حکم پر حضرت
شیخ کے مکرر پابند ہوں اور شادی نکروں جب بی بی نے یہہ بات مجھسے سنی خوش ہوئیں اور فرمایا میں نے
واسطے خاطر اوس شخص کے کہا تھا والا نہ مجھکو حقیقت تمہاری روشن ہے اور عظمت وکرامت اُن
بی بی کی ملفوظات میں حضرات پیران چشت کی زیادہ بسیار لکھی ہوئی ہے اس مختصر میں گنجایش اوسکی
نہیں ہے لیکن تھوڑی سی لکھی جاتی ہے کہ یہہ حضرت بی بی فاطمہ سام ساتھ حضرت شیخ الشیوخ العالم
خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کی نسبت خواہر خواندگی کی رکھتیں تھیں اور ایک رات حضرت
شیخ نجیب الدین متوکل برادر حضرت شیخ موصوف شہر دہلی میں اکثر اونکی خدمت میں جاتے اور انفاس
مبارک اونکے سے فائدہ حاصل کرتے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بھی اونسے تربیت پائی
اور مقصود اصلی کو پہنچے چنانچہ خود بیچ کتاب فوائد الفواد کے فرماتے ہیں کہ حضرت بی بی فاطمہ سام
قدس سرہا صلاحیت اور بزرگی بحد رکھتی تھیں اور اون کو اللہ تعالی نے محض واسطے عبادت کے
پیدا کیا تھا اور شوق ذوق پور رکھتی تھیں اور بیشتر حال اشعار شوق آمیز اور راحت انگیز پڑھتیں
چنانچہ یہہ دو مصرعہ مجھکو اونکے یاد ہیں بیت ہم عشق طلب کنی وہم جان خواہی ✣ ہر دو طلب کنی ولی میسر نشود
نقل ہے کتاب سیر الاولیا اور فوائد الفواد سے جس رات کو گھر میں حضرت شیخ نجیب الدین متوکل کے
فاقہ ہوتا صبح کو حضرت بی بی فاطمہ سام کوئی چیز پکاکر اونکے گھر میں بھیجتی ایک روز کھانا بھیجا تھا کہ
شیخ نجیب الدین متوکل قدس سرہ نے بطریق خوش طبعی کے فرمایا الٰہی جیساکہ اس عورت کو میرے حال سے
آگاہی فرماتا ہے تو ایک بار بادشاہ شہر کو آگاہ کر تو چیز بابرکت بھیجے پھر تبسم کیا اور کہا کہ بادشاہ کو
یہہ صفائی باطن کہاں ہے کہ بی بی فاطمہ سام قدس سرہ کو ہے اور حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین
گنج شکر قدس سرہ بارہا فرماتے تھے اگر خلافت مشایخ عورت کو درست ہوتی تو میں بی بی فاطمہ سام کو
عطا کرتا اس زمانہ میں یہہ بہتر ہے مردوں سے پس یہاں سے معلوم ہوا کہ شاید اونکو ارادت اور

حال حضرت بی بی فاطمہ سام قدس سرہا

نقل

بیعت خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ العالم رضی اللہ عنہ کے تھی واللہ اعلم اور مرقد مطہر اونکا امروز
شہر دھلی حوالی اندرپت باہر دروازہ میٹا کوٹ مقابل دروازہ قلعہ شیر شاہ زیارت گاہ خلق اللہ
ہے اور کہتے ہیں کہ ایک ابدال ابدالان وقت سے اونکے مزار پر حاضر ہوتا ہے اور خدمت کرتا ہے رحمۃ اللہ
علیہما مترجم عرض کرتا ہے کہ عرس حضرت بی بی فاطمہ سام قدس سرہا کا تباریخ ۱۷ و ۱۸ ماہ شعبان
ہرسال از جانب آستانہ مبارک حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ بہ اہتمام ہم خواہر زادگان کے قدیم سے
تا الیوم ہوتا ہے باز آمدم بر سر مطلب نقل ۲۵ ہے کتاب سیر الاولیا سے سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ ایک
وقت میں اور شیخ جمال الدین ہانسوی و خواجہ شمس الدین دبیر وغیرہ خدمت سے حضرت شیخ کی رخصت ہوئے شیخ جمال الدین نے رخواست نصیحت
کی کہ قاعدہ اونکا تھا اور واسطے سفر کے شیخ سے وداع چاہتے ہیں وصیت طلب کرتے ہیں اگر پہلے سوال
سے شیخ نے نصیحت کی بہتر ورنہ خود وہ درخواست کرتے ہیں پس حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ
فرید الدین مسعود گنج شکر نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ وصیت میری یہی ہے کہ میرے نظام کو اس سفر
میں خوش رکھنا جب خدمت سے حضرت شیخ الشیوخ العالم کے جدا ہوئے ہم اور شیخ جمال الدین
ہر منزل میں میرے ساتھ بشاشت کرنے لگے اور بہت مہربانی فرماتے اور خواجہ شمس دبیر کہ معدن لطف
اور کان کرامت کے تھے میری تعظیم اور تکریم بجا لانے لگے یہاں تک کہ پہنچے ہم قصبہ اگروہ میں جو ایک
منزل ہانسی سے ہے ایک شخص دوستان شیخ جمال الدین سے اوس موضع میں حاکم تھا جناب کا آنا سنتے ہی
جا نکر استقبال کیا اور سبکو اپنے مقام پر لیجا کر بہت عمدہ دعوتیں بجا لایا شیخ جمال الدین نے اوس سے
فرمایا بھائی بہت اچھا کیا تم نے اب اجازت دو تا روانہ ہوئیں ہم اسنے عرض کیا اسوقت رخصت کروں گا
کہ جب بارش ہوگی شاید کہ اون دنوں امساک باراں تھا اگرچہ شیخ نے اس امر میں بظاہر کچھ نہ فرمایا
لیکن باطن میں توجہ کی اوسی شب بارش بہت ہوئی اور تمام علاقہ اوس قصبہ کا سیراب ہوا لوگ اس
کرامت سے حیران رہے صبح کو کئی گھوڑے واسطے سواری دوستوں کے اور بہت سے ہدیے سامنے
لاکر عرض کیا کہ سب دوستان ہانسی تک سوار ہو جائیں جو گھوڑا میرے پاس پہنچا بد لگام اور سرکش
تھا اوسکو میں قابو میں نکر سکا دوستوں سے دور ہوگیا صفرہ نے غلبہ کیا بیہوش ہوا میں گھوڑے پر سے
نیچے اوتر آیا میں نے جانا کہ وقت نزع کا ہے بے اختیار نام اپنے شیخ کا پڑھنے لگا اس عرصہ میں ایک
مسافر میرے پاس پہنچا پانی جو اوسکے پاس تھا میرے منہ میں پر چھڑکا جب میں ہوش میں آیا دیکھا

میں نے کہ نام حضرت شیخ کا بے قصد میری زبان پر جاری ہے معلوم کیا میں نے کہ اولگی ہی یاد میں جاؤں گا میں انشاءاللہ تعالے نقل ہے کتاب سیر الاولیاء و افضل الفوائد سے کہ ایک روز چند نفر زائرین آدمی روضہ مبارک حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ سے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے پہنچے حضرت نے بہت خوشی کی اور پاس اپنے بیٹھنے کو فرمایا اونمیں ایک درویش صاحب کرامت نے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک رات پائیں روضہ مبارک حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے مشغول تھا میں حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کو عالم معنی میں دیکھا میں نے سر اپنا اونکے قدم مبارک پر لاکر پوچھا کہ خدا تعالے نے تمھارے ساتھ کیا کیا فرمایا جو کچھ دوستوں سے اپنے کرتا ہے اور فرمایا اے درویش اگر کسی وقت میرے نظام کے پاس جا تو کہنا کہ اس کلمہ کو بہت پڑھو جو کرم کہ میرے حق میں کیا ہی اس کلمہ نے کیا ہے وہ یہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یا دائم العز والبقا یا ذوالجلال والجود والعطا یا اللہ یا رحمن یا رحیم بحق ایاک نعبد ایاک نستعین حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے اوس روز سے اس دعا کو ورد اپنا کیا تھا واللہ اعلم تو کیا دیکھا اس دعا میں فرمایا واسطے میرے فرمان تھا اس امر میں کہ میں جانتا ہوں اور اوس روز اوس درویش کو خرقہ صوف سبز عطا فرمایا۔

مجملاً ذکر آداب بیعت و ارادت اور رسموں اوسکی کا عرض کرتا ہے راقم اوراق فقیر حقیر محمد بولاق مؤلف کتاب ہذا کہ جب بیچ مطلب بیچ بیان رسوخیت اور قدوبیت سلطان المشایخ قدس سرہ کے بیچ خدمت اپنے پیر کی ہے یعنے حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ اور مرحمت و شفقت حضرت شیخ کی درباب اونکے ہے لہذا اس خاک پائے پیران و فقیران نے لازم جانکر رسوم بیعت و ارادت اور بعضے آداب اوسکے مع فوائد و زوائد کے اس مطلب میں ضبط کئے تو طالبوں کے کام آوے نقل ہے کتاب راحت القلوب و آداب السالکین سے جب مسلمان چاہے کہ بیچ ارادت اپنے پیر کے آوے اور ہاتھ پیر اوسکے توبہ کرے پس چاہئے کہ شب پنجشنبہ یا دوشنبہ کو بیداری کرے اور ان دونوں دنوں میں سے جو دن کہ واسطے بیعت کے اختیار کرے روزہ رکھے اور غسل بھی کرے اور لباس نیا پہنے اور خوشبو اور شیرینی حاضر لاوے درمیان مغرب و عشا کے مرید ہو واگر روزہ رکھنا اور شب بیدار رہونا نہو سکے تو صرف غسل ہی کافی ہے بشرطیکہ عذر ہو اور بغیر دقت و روزہ و غسل اس کام میں

مجملاً ذکر آداب بیعت و ارادت

شرط نہیں ہے بلکہ واسطے آداب بیعت کے ہے چنانچہ صاحب کتاب سیر الاولیا لکھتے ہیں کہ خدمت میں
حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ اور حضرت سلطان المشایخ وغیرہ پیران
وخواجگان چشت کے جسوقت کہ طالب راسخ حاضر ہوتا شرف بیعت سے مشرف فرماتے فائدہ نقل ہے

نقل

کتاب راحت القلوب و لطایف اشرفی سے کہ پیر کو چاہیے بروقت مرید کرنے کے صالحین کو جمع کرے اور
سب مریدوں کو اُس مجلس میں حاضر کرے اور مصلے کو بچھا کر او سپر روبقبلہ بیٹھے اور خیریت اپنی اور اوس مرید
کی درگاہ الٰہی سے چاہے پس دوگانہ نماز ادا کرے جب سلام پھیرے مرید کو بھی برابر اپنی روبقبلہ کھڑا
کرے اول سورۂ القارعہ پڑہے اور اُسکے منہ پر دم کرے بعد اوسکے تھوڑی شیرنی اپنے دہنے ہاتھ سے
اوسکے منہ میں دیوے اور تین بار کہوے الٰہی اس اپنے بندہ کو اپنی طرف طلب کر اور راہ اپنی اسپر شریں
کر پس تین بار تکبیر اور تین بار لاحول تا آخر باواز بلند کہے اور کہنا تکبیر کا اسوقت سنت غازیوں کی ہے
کہ جب غزا میں جاتے ہیں تکبیر کہتے ہیں تو فرشتگان مدد کریں اور جب تکبیر اور لاحول سے فارغ ہوئے
تو دہنا ہاتھ اپنا اوپر دہنے ہاتھ مرید کے رکھکر مضبوط پکڑے اور فرماوے مرید کو کہ اکیس بار کلمہ توحید
اور اکیس بار درود اور اکیس بار استغفار آخر تک پڑہے پس شیخ ہاتھ اپنا پلٹے یعنے ہاتھ مرید کا اپنے ہاتھ کی
اوپر کرے اور کہوے کہ بیعت کی تونے اوپر اس فقیر کے اور پیر اور پیران میرے اور پیغامبر میرے کے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساتھ حضرت عز اسمہ عہد کیا تونے کہ ہاتھ اور پاؤں اور آنکھیں اور زبان
اور کان اور ہوش اپنے کو برے فعلوں سے بچاونگا اور اوپر طریقہ شریعت کے رہونگا مرید کہوے
ہان بعد اوسکے اوپر استعداد کے ارشاد کرے اور ہاتھ اپنا اُسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے اس کام میں
رکن اصلی ہاتھ پر ہاتھ رکہنا ہے یہانتک کہ اگر ہاتھ اپنا مرید کے ہاتھ پر نرکھے تو نزدیک بعض صوفیہ
کے بیعت درست نہیں جب پیر ہاتھ اپنا ہٹا دے اوسوقت مقراض اٹھا دے اور سر پر مرید کے
چلا دے اور اوسوقت یہ آیت پڑہے محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون اور بھی کہوے اللھم قصر کما
شعور سب ایک بال درمیان سے پیشانی کے کترے اور کہوے الٰہی بندہ تیرا تجھ سے بھاگا تھا اب
چاہتا ہے کہ بندگی میں تیری آوے اور مانند بندگان کے بندگی کرے بعد اوسکے بال پیشانی کی
داہنی طرف سے اور ایک بال بائیں جانب سے لیوے لیکن تین بال سے زیادہ نہ لے کہ سنت ہے اور ان
تین بالوں کو ایک جا گرہ لگا کر زمین پاک میں دفن کرے لیکن بعض مشایخوں نے کہا ہے کہ ایک بال سے زیادہ

لکو کہ سنح ہیں تین بال بیننے پیشانی سے مرید کی پیر کو سنت ہی حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ و حضرت امام خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کی ہے فایدہ مراد لینے سے تین بال کے اوٹھانا تین حاجت کا ہے مرید کے سفر پر سے پیر کو اول حجاب نفس دوم حجاب دنیا سیوم حجاب عقبیٰ اور حدیث شریف بھی اس پر منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الدنیا حرام علی اھل الاخرۃ والاخرۃ حرام علی اھل المعرفۃ و حضرت مسعود قدس سرہ بھی اس بیت میں اوپر اس معنی کے اشارہ فرماتے ہیں بیت

مجرد شو از دین و دنیا قلندر   کہ راہ حقیقت از این ہر دو بہتر

فایدہ جب پیر لوازم بیعت سے فارغ ہو اور مرید کو کلاہ و شجرہ کہ سنت مشایخ ہے دیوے اگر لایق خلوت نشینی کے دیکھے اشارہ واسطے خلوت کے فرماوے والا نہ اپنے سامنے کھڑا کر تربیت کرے اور خلوت سب چالیس روز ہے اور نزدیک بعضوں کے ستر روز اور نزدیک بعض کے نوسے روز اور خواجہ عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے واسطے خلوت کے چالیس روز سے زیادہ نہیں فرمایا اور حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ نے خلوت کے بارہ سال مقرر فرمائی سالک کو چاہیے کہ اوپر ایک قرار کے رہے جس طرح سے تسلی چاہے خلوت اختیار کرے کہ مقصود اس کا رسے توڑنا نفس کا ہے اور مقہور کرنا اوسکا۔

فایدہ بیچ کتاب معارف کے لکھتے ہیں کہ جب مرید ادا اسے رسوم بیعت وارادت سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اول رکعت میں فاتحہ اور الم نشرح۔ اور رکعت دوم میں سورہ فاتحہ و الم ترکیف پڑھے کہ سنت مشایخ ہے اور بعد سلام کے دونوں ہاتھ اوٹھا کر برابر سینہ کے رکھے اور درخواست خیریت اپنی پیر کی کرے اور محبت پیر کی اور معرفت الٰہی مانگے کیونکہ وہ وقت نزول رحمت کا ہے مرید اوسوقت جو کچھ خدائے تعالیٰ سے چاہے پاویگا کیونکہ وہ اسوقت بسبب توبہ کے گناہوں سے پاک ہوا اور دعا پاکوں کی پر اثر ہے فایدہ کتاب مراد المریدین و آداب السالکین میں لکھتے ہیں جب عورت پردہ نشین چاہے پیر کی مرید ہو اور اوسکے ہاتھ پر توبہ کرے پس پیر کو چاہیے بیچ میں ایک نقاب کھینچ لے اور ایک طشت یا پیالہ پانی سے بھر کر اس مقدار پر رکھیں کہ تھوڑا اندر پردہ کے ہو اور تھوڑا باہر پردہ کے ظاہر ہو پس شیخ اور وہ عورت انگشت شہادت اپنی اپنی ہر ایک کنارہ پر پانی میں رکھیں اور رسوم ارادت بجالاویں اور کتاب اوراد چشتیہ میں لائے ہیں کہ جب عورت بہ نیت ارادت کے آوے پیر کو چاہیے کہ ہاتھ اپنا صندل یا زعفران یا گل پاک سے آلودہ کرکے اوپر پارچہ سفید یعنے دامنی کو نقش کرے

اسطرح کہ ہاتھ کا پورا نشان ظاہر ہوا وسکو اوس عورت کو دیوے اور کہوے کہ اس نقش پر اپنا ہاتھ
رکھ چھوڑ رو اسوقت رسوم بیعت بجالاوے اور وہ دامنی اسکو بخشے اور ہاتھ پکڑنا عورت کا نزدیک جمہور
اہل معرفت کے درست نہیں ہے اور حلق و قصر اوپر عورات کے جائز نہیں اور بعض مشایخوں نے مرید
(سر گھٹانا) (بال کترنا)
کرنے میں عورتوں کے وکیل اوسکی محرمان سے ہو تو جائز رکھا ہے یعنی جب کوی عورت مرید ہو تو شیخ کو چاہیئے
کہ ایک شخص کو جو محرمان سے اوسکے ہو وکیل اپنا کرکے رسوم بیعت ادا کرے۔
فائدہ کتاب اورادیہ چشتیہ میں لکھتے ہیں کہ اگر غایب الناس بیعت اور ارادت کا کرے شیخ کو چاہیئے کہ جو
کچھ لوازم رسوم ارادت کا ہے نقش ہاتھ کا لکھکر بھیجدیوے تا وہ اپنا ہاتھ اپنا نقش ہاتھ پیر پر رکھ کر
اوپر لکھے ہوئے پر عمل کرے اور یا وکیل اپنی طرف سے مقرر کرے تا وہ مرید غایب کو مراد تک پہنچاوے اور
اگر ایسا ہوا ارادت مرید غایب کی شک میں رہیگی شجرہ اور کلاہ بھیجنا مرید غایب کو وکیل اوپر قبول کرنے اوسکی
بیعت کے ہے شیخ کو فائدہ کتاب سعد المعالی میں لکھتے ہیں کہ مقراض چلانی پیر مرید کے پیر کو سنت حضرت
شیث پیغمبر علیہ السلام کی ہے اور وہ اسطرح ہے کہ جو فرزند گھر میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہوتا حضرت
آدم علیہ السلام اوسکو جس شے کی لایق دیکھتے اوسمیں مشغول اوسکو کرتے جب شیث علیہ السلام پیدا ہوئے
حضرت آدم علیہ السلام فکرمند ہوئے کہ انکو کس کام میں مقرر کروں اس عرصہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام
پہنچے اور کہا اسے شیث صوفی یعنی شیث صوفی ہے الغرض جب شیث علیہ السلام بڑے ہوئے اور گوشہ
نشینی اختیار کی خلقت نے اونکے ساتھ تعلق کرنا اور مرید ہونا اختیار کیا جب خلقت بہت رجوع ہوئی
پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مقراض لائے اور فرمایا اسے شیث جو کہ تمھارے ساتھ تعلق کرے
اور ارادت لاوے اس مقراض سے چند بال اوسکے سر کترو تا تمھارے اور اوسکے درمیان میں محبت مضبوط
ہو اس جہت سے ہے جو مشایخ مریدوں کے سر پر مقراض رانی کرتے ہیں اور کتاب راحت القلوب
میں اسکو سنت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی فرمائی ہے اور بعض کتب میں سنت امیر المومنین حضرت
حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے بیان کی ہے بہرحال اس رسم کو مشایخ
نے ہاتھ سے نہیں دیا اور رند دیتے ہیں معلوم ہوا کہ اس راقم اوراق محمد لو لاق نے بیان اصل خرقہ اور
کلاہ و شرح خلافت ظاہری و باطنی کو مطابق خرقہ باقتن حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ حضرت اسی
اپنے پیر حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کے مشرح ذکر کیا ہے طالب چاہو تو

مطالعہ کرے فائدہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ بیچ کتاب سیر الاولیا کے فرماتے ہیں کہ شیخ ایسا
چاہیے کہ جو اسکو الابہ بیت مرید ہونیکے آوے اول نور معرفت اپنے سے زنگ اوسکے سینہ کا برطرف
کردے تا کچھ کدورت اوسکے دلمیں نرہے اور سینہ اوسکا مانند آئینہ کی صورت دکھلاوے اور اگر
شیخ ایسا نہو تو مرید کرنا اوسکو بیجا ہے کیونکہ وہ خود گمراہ ہے پس دوسرے کی کس واسطے راہ کا ملتا ہے
فائدہ ایک روز حضرت خواجہ امام حسن بصری و حضرت خواجہ حبیب عجمی مریداوں کے رضوان اللہ تعالی
علیہم ایکجا تشریف رکہتے تھے کہ ایک مرد آیا اور کہا میں مرید فلاں کا ہوں ان حضرات نے فرمایا نشانی
بہی کہو کہ پیر نے تمہارے کیا ارشاد کیا اوسنے کہا کہ میرے سر پر مقراض چلائی اور کچھ نہ فرمایا دونوں
بزرگ نے فریاد کی اور فرمایا وہو امضل وانت ضال یعنی وہ خود گمراہ ہے اور تجھکو بھی گمراہ کیا
پس اشارہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ چاہیے تو نور معرفت اپنے سے زنگار سینہ کو مرید کے اٹھاوے
والا نہ ایک راہزن حقیقی سے ہے نعوذ باللہ منہا فائدہ حضرت سلطان المشائخ کتاب فوائد الفواد
میں فرماتے ہیں مرید ان تجدید بیعت کہ خدمت میں پیروں کی کرتے ہیں وہ سنت ہمارے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح پر کہ ایک وقت رسول علیہ السلام نے قبل فتح مکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو
واسطے بیان کرنے رسالت اور اسلام اوپر مکیوں کے بہیجا تھا ارجافی یعنی بد خبر پہنچی اور ظاہر ہوا کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا رسول علیہ السلام نے سنتے ہی اس کلام کے صحابہ کو طلب فرمایا اور حکم
تجدید بیعت کا کیا اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں مکیوں سے لڑائی کرنی سب احباب جمع ہوئے اور بیعت
کی لیکن اسوقت رسول صلے اللہ علیہ وسلم اوپر تھنہ ایک درخت کے تکیہ لگا کر بیٹھے تھے اس واسطے
اوس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اصل تجدید بیعت کی یہ تھی جو بیان کی گئی
فائدہ حضرت سلطان المشائخ کتاب فوائد الفواد میں فرماتے ہیں اگر مرید چاہے تجدید بیعت کرنی
اور پیر اوسکا موجود نہو پس چاہیے کہ ساتھ خلیفہ شیخ کے یہ رسم بجا لاوے اور اگر خلیفہ نہ پاوے
لباس شیخ کا آگے رکھے اور اوسپر بیعت کرے کہ سنت مشائخ ہے اور مراد تجدید بیعت سے یہ ہی
جو لغزش اعتقاد میں مرید کے آئی ہو وہ بوسیلہ اسکے مضبوط کرے اور بوقت مرنیکے مرتد حقیقی نمرے
نعوذ باللہ منہا فائدہ کتاب فوائد الفواد میں فرماتے ہیں بعضے لوگ کہ مزار مشائخ سے ارادت لاتے ہیں اور مرید ہوتے ہیں
جائز نہیں ہے چنانچہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر

قدس سرہ کے ایک فرزند نے جو سب فرزندوں سے بڑے تھے پایئں قبر مطہر حضرت شیخ الاسلام خواجہ
قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے محلوق ہوئے اور مرید ہوئے جب یہہ خبر حضرت
شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کو پہنچی فرمایا حضرت خواجہ قطب الدین پیر اور خواجہ میرے ہیں لیکن یہہ
بیعت درست نہیں کہ گور مشایخ سے کریں بیعت وہ ہے کہ زندہ شیخ کا ہاتھ پکڑیں

فائدہ کتاب آداب السالکین میں لکھتے ہیں کہ واسطے ارادت کے سات شرطیں ہیں اول حیات پیر
یعنی بعد وفات پیر کے ارادت لانی جائز نہیں ہے دوسرے بلاغت مرید کہ نفع وضر اپنا سمجھتا ہو
اور اگر بچے کو کہ باپ اوسکا ولی مطلق ہو خدمت میں کسی بزرگ کے مرید کرادیوے وہ جائز ہے اور ہرگز
حکم باپ کا لغزش وگردش کرنیوالا نہیں ہے اور اگر سوائے باپ کے دوسرا ولی بچے کو مرید کراوے
بعد بلاغت کے اختیار ہے اُسے چاہے ثابت رہے چاہے پھر جاوے جیسے کہ نکاح میں تیسرے بیعت میں
یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چوتھے مقراض رانی پانچویں خرقہ یا کلاہ پہنانا چھٹے دوگانہ شکرانہ ادا کرنا اور توبہ کرنا
ساتویں نصیحت و وعظ کرنا پیر کا مرید کو جب یہہ سات شرط بجالاوے ارادت مرید کی قبول کرے ورنہ
شک کی لایق ہے **فائدہ** جب مرید ارادت و توبہ میں مستقیم اوسے پہلے اوس سے جو گناہ کہ کئے ہوں
بسبب توبہ کے اوسمیں ماخوذ نہیں ہے حق تعالی اوسکو معاف فرماتے اور بھی لوگوں کو چاہیئے کہ
اوپر گناہان ماضی کے اوسکو عیب نہ کریں کیونکہ وہ گناہوں سے پاک ہوگیا ہے اور اگر بعد توبہ کے
کوئی حرکت نامناسب کریگا مرتد حقیقی ہوگا اور لوگوں کو طعن ولعن کرنا اوسپر لازم ہوگا چنانچہ نقل ہے
کتاب فوائد الفواد سے سلطان المشایخ فرماتے ہیں کہ سراج الدین لقب ایک مرد تھا رہنے والا قصبہ
بہوہر ایک وقت میں گھر میں اوسکے فرزند ہوا اور بی بی اوسکی دونو مرید حضرت شیخ الشیوخ العالم
قدس سرہ کے تھے اوسی روز ساکنان اوس قصبہ نے اونکی بی بی کے ساتھ لڑائی برپا کی اور باتیں
تہمت آمیز زبان پر لائے اوس عورت نے جواب دیا کہ جو کچھ تم میرے حق میں قیاس کرتے ہو غور
کرو کہ یہہ پہلی بیعت سے تھا یا بعد بیعت کے اگر پہلے مرید ہونے سے تھا تو میری گرفت نہ ہوگی کہ بسبب
توبہ اوس سے ماخوذ نہیں ہوں میں فہم من فہم ادب سالک کو چاہیئے کہ سجادہ سے اپنے جدا نہو مگر
بوقت حاجت کسواسطے کہ اصحاب طریقت نے فرمایا ہے اگر دانشمند یعنی مولوی عالم ہر در طلب دنیا
میں پھرے بیان حلال و حرام کون کرے اور اگر صوفی کوچہ و بازار میں جاوے سلوک اور سجادہ کو

کون قایم کرے اور سالک کو چاہئے کہ صحبت ہمیشہ ساتھ متقیوں کے رکھے اور مجلس سے تونگروں
کی پرہیز کرے کہ یہہ حدیث اوپر اس بھید کے واقع ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صحبت الصالحین نورٌ و صحبت الاغنیاء نارٌ یعنے صحبت نیکوں کی نور ہے اور صحبت امیروں کی
آگ ہے یعنے سالکان معرفت کے راستہ میں آگ ہے فہم من فہم جب سالک قدم راہ سلوک میں رکھے چاہیے
کہ اول توبہ کرے اور توبہ اوپر دو نوع کے ہے توبۂ خاص و توبۂ عام گناہوں سے ہے اور توبۂ خاص
دل اٹھانا ہے ماسوی اللہ سے اور بھی گروہ اہل معرفت نے توبہ کو اوپر تین قسم کے مقرر کیا ہے توبۂ حال
و توبۂ ماضی و توبۂ استقبال توبۂ حال یہہ ہے کہ وقت توبہ کے شرمندہ اور پشیمان ہو اوس سے کہ جو کچھ کیا ہے
اور توبۂ ماضی وہ ہے کہ جس کسی پر ظلم کیا یا مال اوسکا ناحق لیا ہے پاس اسکے جاوے اور اوس کو خوشنود
کرے اور توبۂ استقبال وہ ہے کہ پھر رسخ عزم گناہ کی نکرے اور اگر توبہ زبان سے کی اور دل سے نہ کی
وہ توبہ اوسکی توبہ نہو گی بلکہ کھیل ہوگا اللہ تعالے کے ساتھ نعوذ باللہ منہا فائدہ ایک روز حضرت سراج الدین
بدایونی نے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سے سوال کیا کہ یہہ حدیث ہے لیس له شیخ فشیخه ابلیس
فرمایا خیر یہہ قول مشایخ ہے بعد اوسکے فرمایا کہ ایک درویش تھے کامل حال جس کسیکو دیکھتے کہ وہ
مرید کسیکا نہیں ہے کہتے کہ یہہ شخص کسی کے پلہ میں نہیں بیٹھا ہے امیر حسن علا سجزی قدس سرہ نے سوال
کیا یعنے وزن نہیں رکھتا فرمایا معنی اسکے یہہ ہیں جو کہ ساتھ پیر کے پیوند کرتا ہے جو کچھ عمل اوس سے
پیدا ہوتے ہیں کل کے روز وہ اعمال اسکے پیر کے پلہ میں رکھینگے اور اوس سے پوچھینگے یہ معنی ہیں
جو کہتے ہیں کہ فلاں کسی کے پلہ میں نہیں بیٹھا ہے یعنے کوئی پیر نہیں رکھتا بعد اسکے فرمایا کہ اپنے کو
کسی کے پلہ میں باندھنا چھوٹنا ہے عذاب دنیا اور عذاب عقبے سے چنانچہ منقول ہے حضرت خواجہ
قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی قدس سرہ سے کہ خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین
قدس سرہ کے ہمسایہ تھے اجمیر میں مرید [illegible] سے حضرت خواجہ عثمان ہرونی رضی اللہ عنہ کے جب
انھوں نے اس عالم سے نقل کیا حضرت خواجہ ہمراہ جنازہ اونکے کے تشریف لے گئے جب اونکو قبر
میں رکھ کر خلقت واپس ہوئی حضرت خواجہ برسر قبر اوسکے مراقبہ میں بیٹھے تھے ایک ساعت
نگزری تھی کہ رنگ روئے مبارک حضرت خواجہ کا زرد ہوا اور اسیوقت پھر بحال ہوئے ایک
درویش نے اس حال سے سوال کیا فرمایا کہ اپنے کو کسی کے پلہ میں باندھنا بہت خوب ہے

جب اس مردہ کو گور میں رکھا فرشتگان عذاب پہنچے اور چاہا کہ عذاب کریں اسیوقت پیر میرے حضرت خواجہ عثمان ہرونی تشریف لائے اور فرشتوں کو منع کیا اور فرمایا یہ تبلاؤکہ اسکو کیوں عذاب کرتے ہو یہ مرید میرا ہے فرشتوں کو حکم ہوا کہ خواجہ سے کہو کہ یہ شخص برخلاف تمھارے تھا فرمایا سچ ہے لیکن میرے پلہ میں بندھا ہوا ہے ہمیں چاہتا ہوں نہیں کہ اوسکو عذاب کریں اور عتاب فرماویں تب فرشتوں کو حکم پہنچا کہ نا خلف مرید سے شیخ کے اٹھاؤ اور اوسکو اونکی سپرد کرو کہ ہمنے اوسکو بخشا الغرض حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے یہ حکایت تمام کی اور یہی فرمایا کہ اپنے تئیں پلہ میں کسیکا باندھنا چھوٹنا ہے عذاب دنیا اور عقبات عقبے سے بیت

گر بکنیم ما از ایشاں گیرند
در بدیم ما از ایشاں بخشند

ادب کتاب فوائد الفواد میں فرماتے ہیں پیر کو مرید سے طمع نچاہئے اور لایا ہوا اوسکا قبول کرنا نچاہئے نقل ہے کتاب سے کہ ایک مرید خدمت میں اپنی پیر کے خوردہ لایا اونھوں نے نہ لیا اور واپس کردیا ایک شخص نے حاضران مجلس میں سے اس امر میں سوال کیا فرمایا اون بزرگ نے جیسے کہ پیر کو دین کے کاموں میں محتاج مرید کا ہونا نچاہئے ایسا ہی اسباب دنیا میں بھی نچاہئے جبتک کہ اعتقاد اوس کا راستی پر نہ اوے اور نہ جانے کہ اسیطرح پر محتاج میرے ہیں ادب روبرو پیر اور استاد اور ماں اور باپ اور بزرگاں زمانہ کے باتیں اپنی خاطر سے نہ تراشے بیت

اول ادب آنست کہ خاموش باشی
در خود سخنے پیش بزرگاں نزنی

اور بے اذن اونکے مقام میں نجاوے خصوصا وقت مشغولی اور قیلولہ میں تو مزاحمت حال اونکا ہو ادب سخت پیر اور استاد اور ماں اور باپ کا جسم و خصوصا نہ کھینچے کہ ترک ادب ہوا ادب روبرو بزرگوں کے دوسروں سے حکایت نکرے اور دائیں اور بائیں نہ دیکھے اور سر نیچے ڈالکر بیٹھے ادب جو کچھ پیر اور استاد سے سنے کلام اونکی تصدیق کرے یعنی سچا جانے اور ظاہر و باطن میں اعتراض نکرے اور اگر بظاہر خلاف شریعت و یا طریقت کی دکھلائی دے اپنے قصور فہم پر حمل کرے ادب کتاب سیر الاولیا میں فرماتے ہیں اگر دلمیں مرید کے گذرے سوا تعظیم پیر کے دوسرا بھی عالم میں ہے کہ جس تک پہنچا ہے بانقطاع شیطان ملعون اعتقاد میں اوسکے تصرف کرتا ہے اور اوس مرید کو مشغول صحبت پیر سے اوسکے باہر لاتا ہے اور کافر حقیقی کرتا ہے نعوذ باللہ منہا ادب

کام میں اعتقاد ہے جیسے کہ ظاہر میں ایمان پس مومن کو چاہئے کہ بیچ وحدانیت باری تعالی اور رسالت
حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان درست رکھے ایسا ہی مریدونکو کہا ہی مومن گناہ
سے کافر نہیں ہوتا اور مرید ایک لغزش سے مرتد ہوتا ہے ادب ایک وقت مرید شیخ اجل قدس سرہ
کو تہمت دزدی میں گرفتار کیا اور قتل گاہ میں لا جلادنے اوس کو قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا کیا ایسی
حالت میں گورا اوسکی پیر کی پس پشت اوسکے ہوتی تھی مرید نے فورًا رخ اپنا قبلہ سے پھیرا جلاد نے
کہا اس حالت میں کہ تم ہو منہ قبلہ کیطرف کرنا چاہئے اوس مرید نے کہا تجھکو اس تکرار سے کیا کام ہے
تلوار اٹھا اور میری گردن پر مار کہ میں نے منہ اپنا طرف اپنے قبلہ کے کرلیا ہے ادب کتاب سیر الاولیا
میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص خدمت میں حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر ہوا اور کہا کہ میں مرید
تمہارا ہوتا ہوں شیخ نے فرمایا اس شرط پر ارادت تیری قبول کرتا ہوں کہ جو حکم کروں بجا لاوے
کہا جو کچھ آپ حکم فرماویں گے جان سے بجا لاؤنگا فرمایا تو کلمہ توحید کیونکر کہتا ہے مرید نے کہا کہ
اسطرح پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت شبلی نے فرمایا اسطرح سے کہہ لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ
مرید نے فورًا یہی کہا بعد اسکے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے عزیز شبلی ایک چاکران کمینہ کو
حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے رسول وہی ہیں میں تیرے اعتقاد کا امتحان کرتا
تھا ادب حضرت سلطان المشائخ سے سوال کیا جو مرید ہو زاہد و عابد لیکن محبت پیر کی دل میں
اوسکے تھوڑی اور دوسرا مرید ہو کہ سوائے ان نماز و روزہ کے کہ جو فرض ہیں اوس سے اور کچھ
عبادت نہیں ہوتی لیکن اعتقاد اور اخلاص میں پیر کے راسخ ان دونوں سے کون بہتر ہے فرمایا
وہ شخص کہ محب اور معتقد اپنی شیخ کا ہے کہ ایک وقت اخلاص کا اوسکے کل اوقات پر اوس مست
اعتقاد کے شرف رکھتا ہے ادب مرید کو چاہئے وہی کرے کہ جو پیر فرماوے لیکن پیر کو چاہئے
کہ احکام شریعت اور طریقت میں عالم ہو کوئی چیز خارج اوسے امر کو سے اگر کوئی چیز کہوئے کہ
مخالف جنہ ہے مرید کو چاہئے وہی کرے کہ جو پیر فرماوے اور جو شخص کہ خدمت میں کسی بزرگ
کے پیوند کرتا ہے اور ارادت لاتا ہے اوسکو محکم کہتے ہیں یعنے اوسکو اوپر اپنے حاکم کرتا ہے۔
پس جو کچھ کہ پیر فرماوے مرید نہ سنے وہ تحکیم نہوئی اور اگر مرید قول و فعل سے پیر کے انکار کرے
مرید نہو گا نعوذ باللہ منہا ادب روبرو پیر کے نوافل اور تسبیح اور اوراد میں مشغول نہو کہ کوئی شغل

بالا تر مشاہدہ سے پیر کے نہیں ہے مرید کو اور جو نہ ہو سکے تو کسی گوشہ میں جاکر وظیفہ اپنا تمام کرے اور اگر گوشہ بھی نپاوے تو پس پشت ہو کر ادا کرے۔

ادب مرید کو چاہیئے کہ پیر کیطرف پشت نکرے اگر کار ضروری ہوا اور روبرو سے جانا پڑے پچھلے پانوں چلے تاکہ پشت پیر کی منہ کیطرف نہو اور جب نظر سے غائب ہو پلٹ کر سیدھا چلے اور اکثر مریدوں سے حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ اور حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ روبرو انکے اولٹے پاؤں چلتے تھے اور یہ دونوں بزرگ دریاب بعضے مرید ونکے فرماتے تھے کہ ہم نے کبھی پشت ان سب کی نہیں دیکھی اور تفصیل اس حکایت کی اس مختصر میں گنجائش نہیں ہے ادب سامنے مشائخ اور پیچ مقام مشائخ کے کفش اور نعلین پہن کر نجاوے باہر اتارے تا بیچ حضور یا انکے مقام کو آوے کہ ایک آداب سے ہے ادب اگر پیر یا اُستاد یا بزرگ راستہ میں ملیں اول نعلین نکال کر ملاقات کو جاوے اور کفش اور نعلین پہنکر ملاقات بزرگوں کی بے ادبی ہے ادب روبرو پیر کے اگر حکم سے اسکے امامت کرے بعد نماز کے دعا مختصر پڑھ کر اوٹھ کھڑا ہو اور پس پشت پیر کے آوے اور سنت ادا کرے ادب اگر پانی جھوٹا پیر کا یا بزرگ کا پاوے کھڑے ہو کر نوش کرے واگرچہ حکمت میں پانی کھڑے ہو کر پینا منع ہے لیکن تین[۳] پانی کھڑے ہو کر پیوے ایک[۱] آب زمزم دوسرے[۲] پانی جھوٹا بزرگ کا تیسرے[۳] بقیۂ آب وضو تاکہ برکت اوسکی تمام اعضا میں ہوئے ادب سر بار خرقہ یا کلاہ دیا پیراہن پیر سے پاوے پہنے اور دوگانہ تحیت ادا کرے بعدہ کچھ شکرانہ آگے پیر کے بجا کر عرض قبولیت کی کرے اگر قبول ہو پاے بوس اور تسلیمات بجا لاوے ادب جب کچھ شخص روضہ میں پیر یا استاد یا کسی بزرگ کے جاوے واسطے زیارت کے چاہیئے کہ پھول و شیرینی اور کچھ نقد اپنے ہمراہ لیجاوے واگر قدرت نہو تو سبزہ ہی کافی ہے خالی ہاتھ نجاوے بائیں طرف سے قبر کے اوے اور پائیں قبر کے تقبیل کرے یعنے پا بوسی بعد اسکے تین طواف کرے جب طواف سے فارغ ہو مقابل سنہ کے داہنے طرف مزار کے کھڑا ہو اور کہے علیکم السلام یا اہل القبور لا الہ الا اللہ پس گل یا سبزہ داہنے ہاتھ سے دہنی طرف مرقد کے نزدیک سنہ میت کے اتنے رکھے اور بیٹھے اور شیرینی اور نقد کو آگے اپنے رکھے اور چند آیت قرآن سے بھی پڑھے اور ثواب اوسکا نذر کرے بعد اوسکے دونوں ہاتھ اُٹھاوے اور درود و فاتحہ و آیۃ الکرسی و اذا زلزلت الارض و الہکم التکاثر ایک ایک بار و اخلاص گیارہ

لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ہو حیٌّ
لا یموت ابداً ابدا ذو الجلال و الاکرام بیدہ الخیر و ہو علی کل شیٔ قدیر
پڑھے اور کہوے قرأت القران و جعلت ثوابہا بروح فلاں بن فلاں بعد اوسکے اونگلی کلمہ کو مزار
پر رکھے اور تین مرتبہ درود پڑھے اور جو حاجت کہ رکھتا ہو عرض کرے اور شیرینی اور نقد کو اون
بزرگوں کے وارثوں کو یا خادموں کو دیوے اور خود رخصت ہو فائدہ جب زیارت سے مقبرو نکی
واپس ہو واسطے دیکھنے مریض کے نجاوے کہ امید صحت کی اوسکی نہو اور اگر جانا ضرور ہو اول مسجد
میں یا گھر میں ٹھہر کر دوگانہ نماز ادا کرے وہاں سے بہ نیت پرسش مریض کے قصد رکھے۔
فائدہ جب واسطے دیکھنے مریض کے جاوے تو چاہئے کہ اول سلام کہے بعدہ پرسش کرے میں حکایات
فال نیک امید داری شفا مریض سے مشغول ہو اور ذکر موت و زیارت و عذاب گور کا نلاوے
فائدہ اگر کوئی شخص لفظ یا سلام کو ایک سو گیارہ بار پڑھ کر اوپر مریض کے پھونکے امید صحت کی
اوسکی ہو فائدہ اگر کوئی شخص واسطے شفائے مریض غائب لفظ یا سلام کو پڑھے اور طرف اوس
کی پھونکے شفا پاوے مجرب ہے۔

مطلب ششم بیچ بیان پانے خلافت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی خدمت سے اپنی
پیر حضرت شیخ شیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ اور واضح ہونے اقسام اور شرح
اصل خرقہ اور کلاہ اور ثبوت خلافت باطنی وغیرہ فوائد اور طالبان راسخ الاعتقاد و الانقیاد کے
پیدا اور ظاہر ہو جیو کہ جب حضرت سلطان المشائخ تاریخ بیست و چہارم رجب المرجب سنہ خمس و خمسین
و ستمائۃ یعنے سال چھ سو پچپن کے با اخلاص و اعتقاد تمام دہلی سے بخدمت حضرت شیخ شیوخ
العالم گنجشکر قدس سرہ کے پہنچے اوسی روز شرف بیعت مشرف ہوئے اور خرقہ و کلاہ ارادت کا یا
پنجم جو مشائخ سے پائے اور زہد و ریاضت میں مشغول ہوئے اور بعد ساتھ مہینے اور سترہ
روز کے تاریخ دوسری ماہ ربیع الاول سنہ چھ سو چھپن [illegible] اور تکمیل سے ساتھ سعادت خرقہ
خلافت اور ولایت دہلی کے مشرف ہوئے چنانچہ تفصیل اس مقدمہ کی اول و آخر میں مجلس
[illegible] راحت القلوب کے مذکور ہوا اور خود حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اوس کتاب میں لکھتے
ہیں [illegible] کہ حضرت شیخ الاسلام حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ نے شرف خلافت

سے اپنی مشرف فرمایا بہت درویش اور صاحبیں حاضر تھے اوپر زبان مبارک کے لائے کہ مولانا نظام الدین کو ولایت ہندوستان دی ہیں نے اور صاحب سجادہ اپنا کیا ہیں نے اور اوس ملک کو پناہ ہیں اس مرد کو چھوڑا ہیں نے بندہ نے سر زمین پر رکھا حکم ہوا کہ سر اٹھا ای جہان گیر عالم سر اٹھایا ہیں نے دستار حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ کی کہ سر مبارک پر رکھتے تھے اوپر سر دعا گو کے رکھی اور خرقہ خاص کو دست مبارک اپنے سے پہنایا اور نعلین چوبی اور عصا بھی مرحمت کیا اور فرمایا آؤ دوگانہ شکرانہ ادا کرو اور خود بھی مستقبل قبلہ کیے ہوئے اور طرف آسمان کی دیکھا اور کہا الٰہی اس بیچارے کو تیری سپرد میں کیا اور یہی فرمایا کہ ای نظام جاؤ ملک ہند کو تمکو خدا کی سپرد کیا ہیں نے بعد اوسکے خلافت نامہ مولانا بدر الدین اسحاق سے لکھوا کہ میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ مولانا جمال الدین ہانسوی کو ہانسی میں دکھلانا اور یہ حکایت شروع کی یہ سبب تمکو ایک جا دیتا ہوں نہیں سبب یہ ہے کہ تم بوقت موت میری حاضر نہو گے اور میں بھی وقت نقل اپنے پیر حضرت خواجہ قطب الاقطاب قدس سرہ کے ہانسی میں اعتکاف رکھتا تھا میں اور وہ حضرت بھی وقت رحلت حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ کے دہلی میں تھے بعد اوسکے فرمایا آج کے روز عرس رسول علیہ السلام کا ہے چاہیے تم یہاں میرے رہو کل روانہ ہونا اتفاقاً اوس روز تمام دن کچھ فتوح خانقاہ میں حضرت کے نہ پہنچی کہ پاو رپچانہ گرم ہونا عرض کیا ہیں نے بندہ کو پہ ایک عنایتی جو برائے خرچ راہ مرحمت ہوئی ہے اگر حکم ہو اوس سے وجہ طعام کیجاوے فرمایا آفرین خدا تمھارے اوپر ہو جو حق سبحانہ تعالیٰ نے کل لوازم دنیا کو تمھارے نصیب کیا ہیں اس بات سے حضرت شیخ قدس سرہ کی کانپا اور دل میں کہا ہیں نے کہ آہ بہت بزرگان دین اس دنیا سے فتنہ و بلا میں پڑے ہیں پس اب حال مجھ بیچارے کا کیا ہوگا حضرت خواجہ نے اس خطرہ قلبی میرے کو ظاہر کیا اور فرمایا بابا نظام خاطر جمع رکھو تمکو اسباب دنیا سے کچھ آسیب نہ پہنچیگا اس ارشاد مبارک سے حضرت شیخ کے ہیں خوش ہوا اور جانا ہیں نے کہ عاقبت میری بخیر ہوگی ہرگاہ کہ وہ روز عرس حضرت رسول علیہ السلام کا تھا کلام اسمیں ہوا کہ آنحضرت سرور انبیا نے مہینے کے کس تاریخ میں اس عالم سے رحلت فرمائی ہے حضرت خواجہ نے فرمایا امام شعبی بروایت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کتاب کفایہ میں کہ اونکی تصنیف ہے فرماتے ہیں کہ انتقال آنحضرت بتاریخ دوسری شہر ربیع الاول روز دوشنبہ کو ہے بروز سہ شنبہ کو یہاں رکھا روز چہارشنبہ ناف کو زمین کی سپرد کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الغرض اوس روز

میں مہمان حضرت خواجہ قدس کا تھا دوسرے روز علی الصباح حضرت خواجہ نے مجھکو طلب کیا اور گلے
لگاکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا جاؤ تمکو خدا تعالی کی سپرد کیا میں نے بندہ شرطیں اداب کی
بجالاکر اسیوقت دھلی روانہ ہوا صاحب کتاب سیر الاولیا لکھتے ہیں کہ جب تیسری دفعہ حضرت سلطان المشائخ
قدس سرہ دھلی سے طرف حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین مسعود گنجشکر قدس سرہ کی پہنچے
روز چہار شنبہ تیرہویں ماہ رمضان المبارک سنہ چھ سو انسٹھ تھے کہ شرف خلافت سے مشرف ہوئے
نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے مولانا ضیاء الدین برنی مرید خاص حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے
حسرت نامہ میں لکھتے ہیں کہ میں ایک وقت اشراق سے چاشت تک خدمت میں حضرت سلطان المشائخ
کے حاضر تھا دیکھا میں نے کہ خلق خدا آتی ہے اور مرید ہوتے اور سعادت ابدی کو پہنچتے ہیں دلمیں میری
یہ گذرا کہ مشائخ مرید کرنے میں بہت احتیاط کرتے ہیں اور حضرت سلطان المشائخ جو بے محابا خاص و عام کی
دستگیری کرتے ہیں بجا ہے چونکہ حضرت سلطان المشائخ مکاشف عالم تھے اوپر خطرہ میرے کے آگاہ
ہوئے اور فرمایا اے ضیاء الدین ہر چیز کا مجھسے سوال کرتے ہو اور یہ نہیں پوچھتے کہ بغیر دریافت اور تفتیش
کے آنیوالونکو کسواسطے میں مرید کرتا ہوں اس کلام سے میں کانپا اور پائے مبارک میں حضرت شیخ کے سر
اپنا رکھا اور عرض کیا میں نے کہ ایک عرصہ سے یہ وسوسہ میرے دلمیں تھا اور اسوقت بھی میرے دل میں
یہ خطرہ گذرا کہ جس سے باطن میں مخدوم آگاہ ہوئے اور خود حضور نے شفقت فرماکر پوچھا جیسا کہ فرمان ہو
اوسے ہم اطلاع پاویں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے فرمایا سنو مجھکو اس معاملہ میں بہت تحقیق ہے
اور ایک حجت کہ مقبول ہے اور دلکو اسیپر آرام ہے یہ ہے کہ ایک روز حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس
سرہ نے دوات اور قلم روبرو سے اپنے مجھکو دی اور فرمایا کہ آؤ میری جگہ پر بیٹھو اور تعویذ لکھو اور لوگونکو
جو حاجتمند ہیں دو میں چاہتا ہوں کہ تمکو اپنا خلیفہ کر دوں اور مجھکو اپنا خلیفہ کرنے میں اجازت اپنے
شیخ سے چاہیے پس آج کے روز سے میں نے تمکو اجازت دی کہ تعویذ لکھو اور جو لوگ مانگیں اُن کو دو
جب تعویذ لکھنے شروع کئے میں نے ملال مجھ میں پیدا ہوا حضرت شیخ نے نور باطن سے دریافت کیا اور
فرمایا اے نظام تھوڑی محبت میں مشوش ہوئے اوسوقت کہ بہت حاجتمند دروازہ تمہارے آوینگے
اور عرض دعا کرینگے حال تمہارا کیا ہوگا جب دیکھا میں نے کہ خلوت ہے پائے مبارک میں حضرت کے گرا میں
اور عرض داشت کی میں نے اگرچہ مخدوم مجھکو چاہتے ہیں اپنا خلیفہ کرنا اور دولت عظیم کو پہنچانا لیکن میں

بیچارہ اور غریب اپنے کو لایق اس مرتبہ عظمے کے نہیں جانتا کیونکہ یہہ رتبہ عالی ہے اندازہ مجھہ متعلّم کا نہیں
ہے یہہ سب ارادت اور نظر شفقت حضرت کی درباب میرے کافی ہے مرحمت کی اور فرمایا بابا نظام تم
نہیں جانتے بلکہ اس جامہ کو روز ازل سے تمھارے قد پر سیا ہی اور اسطرح کو محض واسطے تمھارے ڈالا ہے
اور دوسرے یہہ کہ حق سبحانہ تعالے نے تمکو حلم و علم و عشق و عقل بکمال ودیعت دی ہے پس جو کہ ان چار صفت کو
موصوف ہو وہ لایق خلافت مشایخ کے ہو اور اوس سے یہہ کام اچھا ہوگا میں نے بہت عاجزی کی اور
کہا میں نے کہ اپنے کرم سے مجھکو معاف فرماویں اور معذور رکھیں حضرت شیخ الشیوخ العالم اس بات سے
متغیر ہوئے اور متحرک ہو کر روبقبلہ ہوئے اور فرمایا اے نظام اگر جانتے ہو کل فرید بندہ کو بارگاہ الٰہی
میں آبرو ہوگی پس یقین جان کہ بہشت میں پاؤں نرکھونگا جبتک کہ کل مریدوں کو تمھارے داخل بہشت
نکرلونگا پس اے ضیاء الدین یہہ بزرگ ایسے ہیں کہ یقینًا جانتا ہوں میں کہ ایک محبوبان اور خاصان
درگاہ باریتعالے سے تھے درباب اوس شخص کے کہ جو میرا مرید ہو یہ کلام فرماویں اور عہد کریں پس میں
ہاتھ بیعت کا اپنی اوسنے روکوں تو کیا کام کیا میں نے الغرض جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
اس حرف پر پہنچے تبسم کیا اور فرمایا مجھکو خلافت اسطرح کی دی ہے اور یہی زبان مبارک پر لائے کہ دلیل
دوسری بھی رکھتا ہوں میں اور وہ یہہ ہے کہ متواتر عزیزوں صادق القول سے سنتا ہوں میں کہ بہت
آدمی میرے مرید ہو کر ہاتھ اپنے گناہوں سے باز رکھتے ہیں اور صلاح اور تقوے میں مشغول ہوتے
ہیں پس میں ہاتھ توبہ کا اپنے دریغ کروں اسقدر خیر کہ اسنے پیدا ہوتی ہے محروم رہیں نقل [۲۹] ہے کتاب
سیر الاولیا سے جن ایام میں کہ خدمت حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ کو
رحلت لاحق ہوئی اور دار فنا سے دار بقا کو رونق افروز ہوئے حضرت سید محمد کرمانی قدس سرہ مرید خاص
اور سچے کہ ہمراہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے خبر پاکر شہر دہلی سے اجودھن شریف میں پہنچے
دیکھا کہ حضرت اندر حجرہ کے بیٹھے ہوئے ہیں اور فرزندان باہر حجرہ کے بیٹھے ہوئے درباب سجادہ کی مشورہ
کرتے ہیں انھوں نے چاہا اندر جاکر پابوسی کریں فرزندان حضرت کے مانع آئے اور وہ غلبہ شوق سے
نہ رک سکے کسی طریق سے دروازہ حجرہ کا کھولا اور اندر جاکر پاؤں پر حضرت کے سر رکھا حضرت شیخ الشیوخ
العالم نے چشم مبارک کو کھولا اور فرمایا سید کس طرح سے ہو اور کب پہنچے انھوں نے حالت عرض کی اور
چاہا کہ دعا و سلام دوستان دہلی کا عرض کریں فکر کیا کہ اگر اول نام حضرت سلطان المشایخ کا زبان پر

نقل [۲۹]

لادن گا یقین ہے کہ حضرت شیخ اونکے بارہ میں بہت مرحمت فرمائیں گے اور فرزندان حضرت کے
بہت مجھ سے آزردہ ہونگے پس اولاً سلام اور پہنچانا مشایخان دہلی کیطرف سے پہنچانے لئے بعد دیر
کے قدمبوسی حضرت سلطان المشایخ کی عرض کی حضرت شیخ الشیوخ العالم نے بمجرد سُننے نام مبارک
سلطان المشایخ کے پوچھا کہ وہ کسطرح سے ہیں ہارے خوش و خرم ہیں انہوں نے عرض کیا الحمدللہ
حضور کی یاد میں محظوظ ہیں حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ پیراہن اور عصا اور مصلّا اور نعلین میری اونکو
پہنچاؤ کہ لایق اسکے اور کسیکو میں نہیں دیکھتا ہوں فرزندان حضرت اس بات سے رنجیدہ ہوئے اور
سیدصاحب سے کہا کہ تمنے کیا کیا کہ مطلوب ہارے کو دوسرے کو دلادیا حضرت سید محمد نے کہا میں کیا کروں
خاص ذکر اونکا میں نے نہیں کیا امانت سلام کی پہنچائی میں نے اول سلام ہر ایک مشایخ دہلی کا عرض کیا
تھا میں نے کہ تقریباً نام سلطان المشایخ کا میری زبان سے نکلا حضرت نے اونکے باب میں مرحمت کی اور
جب خبر نقل حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو پہنچی اوسیوقت اجودہن
شریف کا ارادہ فرماکر بعد طے مسافت زیارت مرقد منور سے مشرف ہوئے مولانا بدرالدین اسحاق قدس سرہ
نے وہ پیراہن[ف] مبارک اور عصا اور مصلا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو سونپا اور تقریب پہونچنے حضرت
سید محمد کرمانی اور مہربانی حضرت شیخ الشیوخ قدس سرہ کی بیان کی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سجدات
شکر مراحم شیخ کے بجا لاکر ساتھ شرف پہننے خرقہ متبرکہ چشتیہ کے اور بانی مصلے کے مشرف ہوئے اور طالبان
پر ظاہر ہو کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے بروز بیعت جو خرقہ حضرت شیخ الشیوخ قدس سرہ سے
پایا تہا وہ خرقہ ارادت تھا بعد اوسکے پس از مدت سات ماہ دستر روز کے ساتھ کمال سعادت کے
خرقہ خلافت سے مشرف ہوئے بعد اسکے بہت خرقہ تبرکاً پائے تفصیل اوسکی اس مختصر میں گنجائش نہیں
ابا میں برسر توضیح خلافت اور تشریح اصل خرقہ اور کلاہ اور اسباب خلافت باطنی کے معلوم ہوا خلافت
مشایخ کہ اندنوں مروج ہے وہ اوپر سات طرح کے ہے بعضے اوس سے مقبول اور بعضے مجہول چنانچہ ذکر کیجاتی
ہے ساتھ اس فایدہ کے اوپر طالب فن کے ظاہر ہوگی خلافت اول اصالتاً دوم اجازتاً سوم اجمالاً چہارم
وراثتاً پنجم حکماً ششم تکلفاً ہفتم اویسیاً اصالتاً وہ کہ ایک بزرگ امر الٰہی سے ایک شخص کو خلیفہ اپنا کرے
اور جانشین اپنا کردے جیسے کہ سیر الاولیاء میں لکھتے ہیں کہ ایک وقت حضرت شیخ الشیوخ العالم گنجشکر
قدس سرہ نے چاہا تھا کہ ایک مرید کو خلافت دیکر صاحب ولایت ہندوستان کا کریں کہ بیچ سہر اونکے غیب سے

ف یہی خرقہ چشتیہ ہے کہ جو آخر وقت مرحمت ہوتا رہا ہے اور ایک نام اسکا خرقہ معراجیہ ہے اور دیگر خرقہ تجریدیہ بھی کہتے ہیں ۱۲

ندا ہوئی کہ رکھو نظام الدین محمد پہونچتے ہیں راستہ میں ہیں لایق اس خلافت کی وہ ہیں اونکو دینا جب
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ پہنچے حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ نے انکو بامر الٰہی خلیفہ کر کے
صاحب ولایت ہندوستان کا کیا اور اونکے حق میں مرحمتیں بہت فرمائیں اور اکثر اوقات خلا اور ملا میں
فرماتے تھے کہ میں نے بابا نظام کو ظاہر میں خلیفہ اپنا کیا ہی لیکن وہ باطن میں خلیفہ بارتعالے اور نایب
محمد مصطفٰے کے ہیں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس طرحکی خلافت کو صوفیاں باصفا خلافت الٰہی بھی
کہتے ہیں اور اجازتاً وہ کہ ایک شیخ مرید کو خواہ وہ وارث ہو یا بیگانہ قابل کام کے دیکھ کر برضا و رغبت
اپنے خلیفہ کرے جیسے رسم جمہور مشایخ کی ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اس طرح کی خلافت کو خلافت رضائی
کہتے ہیں اور اتجالاً یہہ کہ ایک شیخ نے اس عالم سے نقل کیا کسیکو خلیفہ نہیں کیا ہے پس قوم و قبیلہ کسی وارث
یا کسی مرید کو اونکی خلافت پر اونکی تجویز کریں جیسا رسم عام ہے لیکن یہہ خلافت نزدیک مشایخ کے روا نہیں
اور اس طرح کی خلافت کو خلافت افترائی بھی کہتے ہیں اور وراثتاً یہہ کہ ایک شیخ اس عالم سے گذرے
اور کسیکو اپنے جانے خلیفہ چھوڑا ہو کوئی وارث کہ جو لایق اس امر کے تھا بجائے شیخ کے بیٹھا اور اپنے
تئیں خلیفہ اختیار کیا اس طرح کو مشایخ نے منظور رکھا ہے اور اگر احیاناً وہ شیخ اوسکو باطن میں حکم فرما دیں
تو درست ہو کیونکہ واسطے کہ نزدیک صوفیہ کے امر باطن جائز ہے اور حکماً یہہ کہ ایک بزرگ نے وفات پائی لیکن
وہ خلیفہ نرکھتے تھے اور وارثان اونکے آپس میں جھگڑا کرتے ہیں بادشاہ وقت نے ایک وارث کو لایق
جانکر خلافت سے ممتاز کیا اس طرحکی خلافت موافق حکم اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ
جائز ہے اور یہی سلطان المشایخ کتاب فوائد الفواد میں اس معنی میں حدیث قدسی نقل کرتے ہیں قال
جل وعلا قُلُوبُ الْمُلُوكِ بِيَدِي یعنی گفتہ ست بارتعالے دلہائے پادشاہان بدست منست یعنی
جس کام کو سرانجام چاہتا ہوں میں دلکو اونکے راغب اوسکا کرتا ہوں میں پس رغبت اونکی رغبت
اللہ تعالیٰ کی جاننی چاہئے اور تکلفاً وہ کہ مرید نے پیر سے بہ تکلف سفارش کی یا دوسرے کی حمایت
سے یا اپنے تکلف سے خود مزاحمت کے ساتھ خلافت پائے وہ جائز نہوگی اور نہ برخورداری اوسمیں
ہے جیسا کہ کتاب سیر الاولیا میں مذکور ہے کہ ایک عزیز نے حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ سے ساتھ
تکلیف سفارش کے خلافت نامہ دہلی کا پایا تھا جب حضرت شیخ جمال ہانسوی قدس سرہ کی خدمت میں
کہ ثبت مہر حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کی خلافت ناموں پر حضرت شیخ الشیوخ العالم کے اونکی

عہدہ میں تھے دیئے گئے ہانسی میں اور اونکو دکھلایا اون حضرت نے چاک کر ڈالا اور جب حضرت شیخ
الشیوخ العالم قدس سرہ نے سنا انکا کہ حضرت نے برضا ورغبت اپنے وہ کاغذ دیدیا فرمایا کہ میں پھاڑتی
سوئے جمال کو نہیں سی سکتا اور بعد اوسکے کہ خلافت نامہ وصلی کا باشارہ باطنی حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کو عطا فرمایا شیخ جمال الدین ہانسوی قدس سرہ نے جب اوسکو دیکھا اوس بیت کو اوپر کاغذ کے
ثبت کیا بیت

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس	کہ گوہر سپردہ بگوہر شناس

اور اویسی وہ کہ کوئی شخص روح سے کسی بزرگ کی کہ وہ اس عالم فانی سے نقل کر گئے ہوں تربیت ہو
اور خلافت پائے اسطرحکی خلافت کو بزرگان ماتقدم نے جائز رکھا ہے اور اکثر انہیں سے اویسی تھے
کہ ذکر ہر ایک کا اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتا ہے چاہیئے جاننا مشایخ کہ خلفا کو خرقہ خلافت دیتے ہیں
اصل اسکی رسول علیہ السلام سے ہے چنانچہ حضرت سلطان المشایخ کتاب راحت القلوب وغیرہ خواجگان
چشت بیچ ملفوظات دوسرے بیچ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول علیہ السلام نے شب معراج میں خرقہ
پایا تھا کلیم سے اوسکو خرقہ فقر کہتے ہیں نقل ہے کتاب جوامع الکلم سے اور مصنف اوسکے کتب سلوک سے
نقل کرتے ہیں کہ رسول علیہ السلام نے شب معراجکو بہشت میں حجرہ دیکھا دروازہ اوسکا سونیکا اور سونیکا قفل
لگا ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہا کھولو تا اندر اسکے دیکھوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
کہا اگر اجازت ہو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے خدائے تعالی سے دعا کی فرمان آیا کہ کھولو کھولا صندوق
بڑا اسمیں رکھا ہوا دیکھا اوپر اوسکے قفل سونیکا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کھولو اسکے اندر کیا ہے
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حکم چاہا فرمان ہوا کھولو کھولا اوسمیں سے ایک اور صندوق باہر آیا
اور اوسمیں بھی ایک صندوق چھوٹا اور اوسپر قفل سونیکا اوسکو بھی کھولا اسمیں بھی ایک صندوق
چھوٹا باہر آیا اوسکو بھی کھولا اوسمیں خرقہ مشایخ دیکھا حضرت کے دل منور نے آرزو کی اور کہا ای اخی
جبرئیل چاہتا ہوں میں یہ خرقہ مجھکو ملے حکم ہوا کہ چندیں ہزار پیغمبروں کو نہیں دیا میں نے آج تمکو
دیتا ہوں میں اور واسطے تمھارے رکھا تھا میں نے الغرض حضرت نے پہنا اور موافق عادت پہنکے کہا
خداوندا یہ مخصوص میرے واسطے ہوا یا کسیکو امتان میرے سے بھی پہنچے یا نہ پہنچے حکم ہوا اونہیں کا ایک
بات تحقیق ہوئی کہ چہار یار سے اپنے پوچھو جو کہ جواب دے اوسکو دو جب معراج سے حضرت واپس

حال خرقہ خلافت

ہوئے اصحاب کو طلب فرمایا اور کہا کہ میں نے حضرت عزت سے خرقہ پایا ہی اور مجھکو حکم ہے کہ تم میں سے ایک
کو دوںمیں یہہ فرماکر منھ طرف حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کرکے فرمایا کہ اگر یہہ خرقہ تمکو دوںمیں کیا کروگے
انھوں نے عرض کیا صدق اختیار کرونگا میں اور اطاعت کرونگا میں بعد اوسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے فرمایا کہ اگر اس خرقہ کو تمکو دوں تو تم کیا کروگے عرض کیا انصاف اختیار کروں گا میں اور حق اوسکا نگاہ
رکھوں گا میں بعد اوسکے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر اس خرقہ کو تمکو دوں کیا کروگے
عرض کیا سخاوت کروں گا اور انفاق کو لازم پکڑوں گا میں پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا
اگر یہہ خرقہ تمکو دوں میں کیا کروگے عرض کیا عیب بندگان خدا کا چھپاونگا اور اوپر کسی شخص کے ظاہر
نکروں گا حضرت رسول علیہ السلام نے وہ خرقہ متبرکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مرحمت کیا اور فرمایا کہ مجھکو
حکم تھا جو کہ یہہ جواب کہے یہ خرقہ اوسکو دینا اور ملفوظات پیران چشت میں جابجا ذکر آتا ہی کہ وہ خرقہ
بجنسہ دست بدست خواجگان چشت سے حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ کو پہنچا
انھوں نے اوسکو حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کو پہنایا مترجم عرض کرتا ہے کہ یہہ خرقہ متبرک وہی ہی
کہ جسکے متوقع حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے فرزندان تھے مگر حضرت نے حضرت سلطان المشائخ کو عطا
کیا جس کا بیان اوپر ہوا اور یہہ خرقہ متبرکہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے اپنے آخر وقت حضرت
مخدوم خواجہ نصیرالدین چراغ دہلی قدس سرہ کو مرحمت فرمایا اور وہ حضرت اپنے ہمراہ قبر شریف
میں لے گئے اور اس مرتبہ عظمے کے خاتم ہوئے اور کتاب فوائد الفواد کی عبارت اور سیر الاولیا سے
معلوم ہوتا ہی کہ جبکہ وہ خرقہ خواجگان چشت میں آیا خرقہ چشتی نام پایا چنانچہ حضرت سلطان المشائخ جابجا اُس
کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں نے ایک وقت حضرت شیخ الشیوخ العالم گنجشکر قدس سرہ سے خرقہ پایا ہے
گلیم سے خرقہ چشتی اور وہ ابتک میرے پاس ہے اور کسیکو میں نے نہیں دیا ہے بجائے جان کے نگاہ
رکھتا ہوں میں اور فیض اوس سے لیتا ہوں میں اور صاحب سیر الاولیا لکھتے ہیں کہ حضرت سلطان المشائخ
آخر اوس خرقہ کو قبر میں لے گئے اور خرقہاے صحبت یافتہ اپنا مرید وہیں بعض کو تبرکاً اور بعض کو خلافتاً
عنایت فرمایا اور روایت دوسری کتاب لطایف اشرفی سے یہہ ہے خرقہ کہ رسول علیہ السلام نے شب
معراج کو پایا تھا اوسکے چہار ٹکڑہ کرکے چار یار کو اپنے عنایت فرمائے اور فرمایا کہ وقت حاضر لادیں
ایکبار روز حضرت رسول علیہ السلام نے اوسکو طلب کیا تینوں حضرات گئے خرقہ کو بجائے اپنے پہنایا

بیان کلاہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہ چہار ٹکڑے کہ باہم متصل ہوکر صورت خرقہ کے ہوگئے تھے لائے حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا یا علی یہ خرقہ تمکو مبارک ہو جو پہنو اور پہناؤ اور وہ خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کو پہنچا اور بعضے اہل تحقیق صاحب کتاب لکھتے ہیں کہ وہ خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرزند کو اونکے ملا اور انھوں نے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کو پہنایا اور حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے حضرات خواجگان چشت کو پہنچا اور یہی جاننا چاہیئے کہ مشائخ خلفار کو کلاہ دیتے ہیں اصل اس کام کی بہی حضرت رسول علیہ السلام سے ہے چنانچہ حضرت امیر خسرو کتاب افضل الفوائد میں لکھتے ہیں امام ابو اللیث سمرقندی بروایت خواجہ حسن بصری کتاب تنبیہ میں کہ تصنیف اونکی ہے لائے ہیں ایک روز حضرت رسول علیہ السلام بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے چار کلاہ یک ترکی و دو ترکی و سہ ترکی و چہار ترکی لائے اور روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رکھکر کہا یا رسول اللہ حکم ہوتا ہے کہ ان چار ٹوپیوں کو اوپر سر مبارک کے رکھو اور تبرک کرکے جسکو چاہو دو آنحضرت صلعم اون چار ٹوپیوں کو سر مبارک پر اپنے رکھکر کلاہ ایک ترکی سر حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ اور کلاہ دو ترکی سر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کلاہ سہ ترکی اوپر سر عثمان رضی اللہ عنہ کو اور کلاہ چار ترکی سر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اپنے دست مبارک سے رکھے رضوان اللہ تعالی علیہم اور فرمایا کہ تم چہار یاروں کو خلافت الٰہی مبارک ہو جیو اور چاہیئے جاننا کہ عبارت کلاہ ایک ترکی سے یہ ہے جو کہ اوسکو سر پر رکھے بجز اندیشہ پاریناک کے اور خطرہ کو دلمیں راہ نہ دیوے اور مراد کلاہ دو ترکی سے یہ کہ ایک ترک دنیا کرے اور دوسری اگر کچھ چیز اوسکو پہونچے شام تک نگاہ نرکھے اور مقصود کلاہ سہ ترکی سے وہ کہ ایک ترک دنیا کرے دوسرے اہل دنیا سے نملے اور تیسرے حسد کو دل سے دور رکھے اور حاصل کلاہ چار ترکی سے یہ کہ ایک ترک دنیا کرے دوسرے ترک لسان یعنی زبان کو لذت سے باز رکھے اور چشم اوس کو نیچے تیسرے ترک لباس یعنے اوس طرف کہ نظر کرنی حرام ہے نگاہ نکرے چوتھے طہارت قلب یعنے دل کو کدورات ظاہری اور باطنی سے پاک کرے اور جو کہ خصائل مذکورہ کو عمل میں نلاوے کلاہ پہننے اوسکو حرام ہے اور صاحب کتاب جامع الکلم لکھتے ہیں کہ خلافت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی دو طرح ہے خلافت کبرا اور خلافت صغرا خلافت باطن ہو وہ مخصوص امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

بیان خلافت

کو ہے اور خلافت صغرا خلافت ظاہر ہے وہ درمیان امت کے مختلف فیہ ہوئی اہل حق سنت والجماعت
حق اسکا طرف امیرالمومنین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ثابت کرلی تہیا ور شیعہ ور وافض امیرالمومنین کرم اللہ وجہہ کو پہنچی ہیں اوت الاسرار
خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ رسالہ اشتغال میں لائے ہیں خلافت کبرے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
کو پہنچی تقریب اوسکی یہہ ہے کہ رسول علیہ السلام بامر آلہی مامور تھے کہ راز باطن کو بغیر طلب سچے کسی سے
نکہیں چنانچہ وہ سنت بیچ فرقہ صوفیہ کے ابتک معمول ہے جب ایک مدت اوپر اسکی گذری اور
طالب صادق نہ پہنچا ایک روز آنحضرت نے معلوم کیا کہ ہر کوئی مجہسے احکام شرایع پوچہتے ہیں اور
ارکان ولایت یعنے اسرار باطن سے سوال نہیں کرتا شاید یہہ راز ہمراہ میرے پردہ گور میں جاویگا اتفاقاً
اوسی روز دلمیں حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ کے غیب سے پیدا ہوا کہ ہملوگ نے احکام
شریعت یعنے نبوت کو آنحضرت سے اخذ کرکے مطابعت ظاہری بجا لائے ہیں لیکن احوال باطن
سے یعنی ولایت سے اوسکے خبر نہ لی یعنے تا متابعت باطن اوسکی بھی بجا لاتے پس کمال صدق
اور اخلاص سے اسیوقت خدمت میں آنحضرت کے پہنچے اور احوال باطن سے سوال کیا رسول
علیہ السلام اس سوال سے نہایت شگفتہ ہوئے اور فرمایا اے علی مجہکو حکم تھا کہ اسرار ولایت بلا طلب
کسی سے نکہوں میں الحمد للہ کہ یہہ طلب دل میں تمہارے پیدا ہوئی اور نصیب میں تمہارے یہہ دولت
ہوئی الغرض رسول علیہ السلام نے ارکان ولایت کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد کیا اور فرمایا
کہ یہہ علم سینہ بسینہ اور گوش بگوش قیامت تک جاری ہوگا پس اوس روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے فرقہ میں صوفیہ کے پہنچا کہ وارث اس امر کے ہوئے ہیں اور حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ
دہلی قدس سرہ خیرالمجالس میں فرماتے ہیں کہ متابعت فرقہ صوفیہ کی عین متابعت رسول علیہ السلام
کی ہے پس سالک کو چاہئے کہ احوال و اقوال اور عقاید صوفیہ کے کما حقہ جانے اور قدم بقدم
اونکے راہ سلوک میں چلے تا منزل مقصود کو پہنچے اور تفصیل اس مقدمہ کی حضرت شیخ محی الدین
ابن عربی نے کتاب فتوحات مکی اور شیخ علاؤ الدولہ سمنانی نے کتاب عروۃ الوثقی میں بوجہ احسن
لکھی ہے اس مختصر میں گنجایش اوسکی نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔

مطلب ہشتم بیچ بیان تشریف لانے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے بیچ شہر دہلی کے
خدمت سے اپنے پیر حضرت شیخ شیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ کے اور سکونت

مطلب ہشتم

اختیار کرنا موضع غیاث پور میں باشارۂ غیبی اور موجب تعمیر خانقاہ اور احوال شیخ ملکیار پران اور شیخ
ابابکر طوسی حیدری رحمہم اللہ تعالے اور پر طالبان راسخ الاعتقاد والانقیاد کے ظاہر ہو کہ جب حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ بعد دریافت سعادت خلافت کے خدمت سے حضرت شیخ الشیوخ العالم
گنجشکر قدس سرہ کے شہر دہلی میں پہنچے حضرت امیر خسرو راوت عرض جو بادری یعنے اپنے نانا کے
گھر میں لائے اور خدمت کو حضرت کی اپنی سعادت جانی وہ مکان تین درجہ رکھتا تھا اور گھر لیا
اور طاق اوس گھر میں بہت تھے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اوپر کے درجہ میں سید محمد کرمانی اور
اونکے اتباع کو جگہ دی اور یہ سید محمد بزرگ اور ہم خرقہ سلطان المشایخ کے تھے اور ہمراہ اونکے
اجودہن سے شہر دہلی آئے اور درمیان ان دو بزرگوں کے محبت کمال واقع ہوئی اور خود سلطان
المشایخ درمیان کے درجہ میں رونق افروز ہوئے اور دیگر دوستان کہ جو اجودہن سے ہمراہ اونکے
آئے تھے اوپر چھت کے کہ عمارت بلند تھی سکونت اختیار کی اور حضرت سلطان المشایخ اوس ایام
میں صوم دوام رکھتے تھے لیکن ہر شام اوپر چھت کے تشریف لاتے اور افطار روزہ احباب میں کرتے
پھر اپنی جگہ تشریف لیجاتے اور مشغول ہوتے اور صاحب کتاب سیر الاولیاء پوتے حضرت سید محمد کرمانی
موصوف کے لکھتے ہیں کہ اوسوقت میں سوائے سید مبارک والد میرے اور خواجہ مبشر کے کہ چھوٹے تھے
اور کوئی خدمت گار نہ تھا اور خدمت کھانے افطار کی دادا میرے حضرت سید محمد کرمانی کرتے تھے
اور خدمت وضو اور کلوخ کے لیجانے کی والد میرے سید محمد مبارک اور مبشر بجالاتے اور یہ مبشر غلام زر
خرید حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے الغرض ایسطرح مدت دو سال حضرت سلطان المشایخ
نے اوس گھر میں آخر پہنچائے کہ فرزندان راوت عرض شہر میں پہنچے اور گھر کو اوسیوقت بیمروتی سے
خالی کرایا اور اتنی فرصت ندی کہ گھر دوسرا کرایہ کو لیا جائے خدمت والد قدس سرہ فرماتے تھے کہ
لاچار اوس مکان سے اٹھے ہم کتابیں حضرت سلطان المشایخ کی کہ سوا اسکے اور اسباب نہ رکھتے تھے
سر پہ رکھے ہوئے اور مسجد میں کچہری وارکی لائے چنانچہ ایک شبانہ روز حضرت سلطان المشایخ نے اوس مسجد
میں آرام گذارا لیکن اوسی شب اوس گھر میں آگ لگی اور بلند محل طاق اور گھر لیا اوسکی خاک سیاہ ہو گئیں صبح
کو مسعد کاغذی کہ یاران یعنی مریدان سے حضرت شیخ صدر الدین کے اور دوستان قدیم سے حضرت
سلطان المشایخ کے تھے اس ماجرے کو سنکر دوڑے ہوئے آئے اور بمنت تمام حضرت سلطان المشایخ

قدس سرہ کو گھر میں اپنے لیگئے اور اوپر چھت کے ایک بارگاہ تھی بلند وہ حضرت کی سکونت کیواسطے سپرد کی اور واسطے اتباع حضرت سید محمد کرمانی اور دیگر دوستان کے جدا جدا مقام ترتیب کیئے ایک مہینہ تک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ وہاں رہے بعدہٗ نقل فرماکر سرائے رکابدار میں آئے لیکن زیادہ چند روز سے نرہے وہاں سے اٹھکر حویلی میں شادی کلاہی کے تشریف لائے اور تھوڑے دونوں اوس محل میں رہکر وہاں سے پسران شمس الدین رکابدار کہ معتقدان سے انحضرت کے تھے بہ تعظیم تمام گھر میں اپنے لیگئے اور خدمتیں بجا لائے سلطان المشایخ قدس سرہ نے ایک طرح اوس جگہ جمعیت سے انجام کیا اور چند سال گذرانے اور جو دوست کہ اجودہن شریف سے آتے تھے اوس گھر میں پہنچتے اور سکونت کرتے اگرچہ حضرت سلطان المشایخ چند سال شہر میں رہے لیکن آرزو گوشہ صحرا کی کرتے تھے چنانچہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک وقت چاہا شہر دہلی سے باہر آون میں اور گوشہ میں مسکن کروں میں کہ کسیکو میرے حال سے اطلاع نہو اس نیت سے اٹھا میں اور نواح حوض رانی میں گیا میں اور مناجات کی میں نے کہ الٰہی چاہتا ہوں میں اس شہر سے باہر جاؤں میں اور گوشہ اختیار کروں میں پس فرما جس جگہ کہ خواہش تیری ہے اوس جا رہوں پس ندائی ہاتف آئی کہ جگہ تمہاری غیاث پور ہے میں نے غیاث پور کو نہ دیکھا تھا ایک دوست کے گھر میں گیا میں کہ اونکا محمد نیشاپوری لقب تھا وہ گھر میں نہ تھے پوچھا میں نے کہاں ہیں کہا موضع غیاث پور میں گئے ہیں اس بات سے خوش ہوا میں اور ایک شخص کو اونکے آدمیوں میں سے لیکر موضع غیاث پور میں پہنچا دیکھا میں نے کہ خراب پڑا ہے سکونت اوسمیں اختیار کی میں نے اور اوپر کنارہ دریائے جمن کے ایک جگہ رہنے کی اپنی بنائی اور طرح قرار کی کہ انہیں دنوں میں معز الدین کیقباد پوتا غیاث الدین بلبن کا کہ بجائے دادا کے تخت پر بیٹھا تھا موضع کیلوکھری میں کہ نزدیک موضع غیاث پور کے ہے ایک قصر بنایا اور طرح آبادی کی ڈالی اور بنیاد مسجد جامع کی کرکے بنائی اس سبب سے انبوہ خلایق نے غیاث پور میں کثرت کی اور اکثر امرا لوگ اور بادشاہ خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے روزمرہ حاضر ہونے لگے حضرت خواجہ ابوالحسن المعروف با میر خسرو و اعزاز الدین علیشاہ و حسام الدین احمد اور سیف الدین اللہ اونکے اوسی ایام میں ارادت لائے اور مرید ہوئے اور ہر ایک کو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے بہ سبب محبت اور اخلاص قدیم کے مخصوص کیا اور مرحمت خاص کا اپنی کرکے درجہ قبولیت کو

نقل ۲۹

پہنچا یا نقل ۲۹ ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہیں جس زمانہ میں کہ معز الدین کیقباد نے کیلوکھیری کو آباد کیا مجھکو تکلیفات آمد و شد خلایق کی زیادہ ہوئی چاہا میں نے کسی دوسری جگہ جاؤں اور گوشہ اختیار کروں مردان غیب سے کہ صاحب جمال اور نزار و نزار انکے نزدیک میرے آئے اور یہ بیت فرمائی بیت

	آن روز کہ مہ شدی ندانستی		کانگشت نمائے عالمی خواہد شد	

اور یہ کہا عجیب قوت و حوصلہ خاص اوس شخص کا ہو کہ با وجود صحبت خلق کے مشغول خالق ہو اور دلکو اپنے ہمیشہ اوسطرف رکہے میں نے معذرت کی اور قدرے کہانا آگے لایا میں نہ کہایا نیت کی میں نے کہ اگر یہ مرد کہانا میرا کہایگا تو میں ہرگز کسی جا نہ جاؤنگا اور میں اسی جا رہونگا کہ خواہش الٰہی یہیں ہے اور یہ مرد پہنچا ہوا اوسکا ہے بمجرد اس خطرہ کے انہوں نے ہاتھ کہانے کی طرف بڑھاکر دو تین لقمہ کہائے اور چلے گئے بعد اسکے اونکو نہ دیکھا میں نے

نقل ۳۰

نقل ۳۰ ہے کتاب جامع الکلم سے یہ خانقاہ حضرت سلطان المشایخ کے غیاث پور میں لب دریائے جمن کے ہے کیونکر بنائی گئی ہے قبل اسکے ابتدا میں اس جگہ چھپر تھے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ ساتھ لواحقوں کے اوسمیں تشریف رکھتے تھے اور جو کوئی واسطے بنانے خانقاہ کے عرض کرتا تھا حضرت منع کرتے تھے اور قبول نفرماتے تھے تا وقتیکہ ضیاء الدین وکیل عماد الملک نے کہ مرید خاص تھے خلوت میں عرض کیا کہ یہ بندہ چاہتا ہے کہ اس جگہ ایک خانقاہ بنا دے تو مخلصوں کو آرام حاصل ہو قبول نفرمایا انھوں نے حضرت خواجہ اقبال اور حضرت سید حسین فرزند کلاں حضرت سید محمد کرمانی کو کہ محبوب خاص حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے وسیلہ کرکے اور بہت مجاجت کی حضرت نے فرمایا اے ضیاء الدین اس جا ایک بھید ہے وہ یہ کہ جو اس زمین پر عمارت کرے وہ زندہ نرہے ضیاء الدین نے منہ اپنا زمین پر رکھا اور کہا مجھکو قبول ہے کہ میں زندہ نرہوں لیکن اس مکان میں ایک خانقاہ بناؤں گا تا خدمتگاروں کو موجب آرام کا ہو حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا تم اپنی موت اپنے اوپر آپ اختیار کرتے ہو تم جانو لیکن چاہیے کہ ایک ماہ کے عرصہ میں مرتب اور تیار کرد انھوں نے ایسا ہی کیا کہ ایک ماہ کی مدت میں کل عمارت کو سرانجام کرکے تیار کردیا اور حضرت سلطان المشایخ اوس تمام مہینہ میں کیلوکھیری کے مکان میں رونق افروز رہے تھے اور صاحب سیر الاولیا لکھتے ہیں کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا ایک مکان

حال تعمیر خانقاہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ

بہت اچھا پہلو میں مسجد جامع کیلوکھری کے تھا ہر شب جمعہ کو واسطے نماز جمعہ کے اوس مکان میں تشریف لیجاتے تھے اور روز ہفتہ کو پھر دولتخانہ غیاث پور میں تشریف لاتے باقی ایام ہفتہ اس محل میں گذارتے الغرض جب حضرت ضیاء الدین کا رتعمیر خانقاہ سے فارغ ہوئے چار سو ٹنکہ زر یعنی چار سو اشرفی کا اسباب سماع موجود کیا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ مع کل دوستان کے خانقاہ میں آئے اور جسوقت سماع کیا اونکو تپ ہوئی اور مجلس میں نہ پہنچ سکے اوسی روز رحمت حق میں واصل ہوئے رحمۃ اللہ علیہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ ایکوقت حضرت سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ میں ایک دن واسطے نماز جمعہ کے کیلوکھری میں گیا ہوا گرم تھی گرمی کے دن تھے میں روزہ سے تھا مجھکو دوران آیا اوپر ایک دوکان کے بیٹھا میں اور میں نے دل میں خیال کیا کہ اگر میرے پاس ایک گھوڑا ہوتا کیا اچھا ہوتا کہ میں آج واسطے نماز جمعہ کے سوار جاتا میں بعد اوسکے اس بیت کو دلمیں لایا میں بیت

ما قدم از سر کنیم در طلب دوستان	راہ بجائی نبرد ہر کہ با قدام رفت

پھر اوس خطرہ سے توبہ کی میں نے تین روز نگذرے تھے کہ خلیفہ نورالدین ملکیار پران ایک گھوڑی نذر لائے میں نے قبول نکی اور میں نے کہا تم مرد درویش ہو مال تمہارا میں کیونکر اپنے لیئے روا رکھوں انھوں نے کہا کہ تین راتیں گذریں کہ شیخ میرے فرماتے ہیں کہ یہ گھوڑی میرے رو برو حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے لیجا اور کہو واسطے نماز جمعہ کے اسپر سوار ہو کر تشریف لیجا کریں کہا میں نے اے عزیز مجھکو تمہارے شیخ سے کام نہیں ہے اگر شیخ میرے فرماویں اسوقت لونگا میں اوسی شب حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ نے فرمایا مجھکو کہ بابا نظام بھیجے ہوئے حق کو رد کیا ہے کرنا دوسرے روز وہ لائے مین نے قبول کی اور غیب سے خبا ملی پس اوس روز سے ببرکت اوس گھوڑی کے میرے طویلے میں بہت گھوڑے پہنچے اور کبھی کم نہو سے اور اوس گھوڑی کو میں نے اپنے بھانجے خواجہ محمد قدس سرہ کو دیا نقل ہے کتاب سیر العارفین سے کہ شیخ نورالدین ملکیار پران ایک شیخ باعظمت اور کرامت تھے اور پیدایش اونکی پرگنہ لار کی ہے اور وہ مرید وخلیفہ شیخ اعز الدین وانیال خلجی کے ہیں اور وہ مرید شیخ علی حضری کے اور وہ مرید ابو اسحاق گازرونی کے تھے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور شیخ نورالدین کے وقت میں سلطان غیاث الدین بلبن کے دہلی میں پہنچے اور کنارہ دریائے جمن کی ہمسایہ حضرت شیخ ابابکر طوسی حیدری قدس سرہ کیا کن ہوئے اور یہ ابابکر قلندری تھے زنجیر پوش اور مہر حیدری موافق رسم حیدریان کے بھی رکھتے تھے اور وہ الہامی

حال شیخ نورالدین ملکیار پران

کہ شیخ اوسکو بناتے ہیں اور تمام روز اوسکو حلقہ کرکے دو دوسرا دسکے کو ایک جالاتے ہیں اور آگ میں
گرم کرکے مہر حیدری اوسپر لگاتے ہیں اوسکو مہر شیخ کہتے ہیں لیکن قلندر صاحب متقی تھے پانچوں وقت
نماز جماعت سے ادا کرتے تھے اور حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی قدس سرہ انکو باز سفید کہتے تھے
اور انہوں نے تیسویں یا ستائیسویں ماہ رجب المرجب کو وفات پائی اور اوپر ٹیلہ کے اون کا مسکن تھا مدفون ہوئے
جو کہ قریب قلعے کہنہ کے ہے دہلی میں لیکن یہ ٹیلہ اول میں بتخانہ تھا ادھوں نے اوسکو خراب کیا اور
طرح تکیہ کی اپنے ڈالی اور شیخ نور الدین کو ملکیار پران اسلئے کہتے ہیں کہ جب وہ لاہور سے شہر دہلی میں
پہنچے ہمسایہ میں حضرت شیخ ابابکر طوسی کے سکونت اختیار کی اونکو برا معلوم ہوا اور فرمایا کہ رہنا تمہارا
اس جوار میں بغیر اذن بادشاہ کے نہوگا سلطان وقت یعنی غیاث الدین بلبن اون دنوں ٹھٹھہ میں تھے
پس شیخ نور الدین بقوت باطن اوسی وقت ٹھٹھہ میں پہنچے اور سلطان غیاث الدین بلبن سے ملاقات
کی اور ماجرا ظاہر کیا بادشاہ نے چونکہ فقرا سے اخلاص رکھتے تھے فرمایا کہ فرمان معافی اوس جگہ کی کہ متعلق
شیخ کی ہے بیچ جہار گانو واسطے خرچ لنگر خانقاہ شیخ کے لکھکر دو دہ اوسیوقت اوس کاغذ کو لیکر بہ تصرف
کرامت سے دہلی آئے اور روبرو شیخ ابابکر طوسی کے رکھا اور کہا یہ حکم بادشاہ کا ہے اور کیا کہتے ہو تم شیخ
ابابکر حیران رہے اور فرمایا کہ اس درویش کے فرشتے دوست ہیں کہ آگے بادشاہ کے پران سے گئے اور اڑ کر
اور پھر پران لائے اوس روز سے اونکو ملکیار پران کہتے ہیں اور انھوں نے تاریخ اٹھارویں
جمادی الثانی کو اس عالم فانی سے رحلت فرمائی اور کنارہ پر دریا کے جس کے خانقاہ میں اپنی مدفون
ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سلطان المشائخ بعد وفات اونکے شہر دہلی میں تشریف لائے لیکن
دو تین بار واسطے زیارت مزار اونکے اور شیخ ابابکر طوسی کے تشریف لے گئے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

مطلب ہشتم بیچ بیان فقر و قناعت اور توکل اور اطاعت بعضے ریاضات اور مجاہدات
اوائل حال حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے کہ بیچ شہر اجودھن اور دہلی میں پہنچے اور اوپر
اونکے صابر و شاکر رہے اوپر طالبان راسخ الاعتقاد کے روشن اور ظاہر ہو جیو کہ حضرت سلطان
المشائخ نے بیس برس کی عمر شریف میں کہ عین ایام جوانی اور کامرانی کے تھے دست مبارک پر حضرت شیخ
الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر قدس سرہ کے ترک کیا اور تجرید کلی فرمائی اور حکم سے اونکے
جب شہر دہلی میں پہنچے کنارہ پر دریائے جمن کے موضع غیاث پور میں کہ نواح شہر دہلی کا ہے

باشارۂ غیبی ساکن ہوے لیکن بتیس برس تک بہت مجاہدہ سخت وہاں کھینچے چنانچہ چند نقل مجمل اون حالات سے ہر ایک کتابوں سے کہ نام اونکے بجا خود آوینگے لکھے جاتے ہیں تو یہ رسالہ موجز اس فائدہ سے خالی نہیں ہے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جس زمانہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے موضع غیاث پور میں سکونت اختیار کی متعلقوںکو فقر اور فاقہ حد سے زیادہ تھا چنانچہ بعد دو تین فاقونکے خادمان شہر میں زنبیل پھراتے تھے اور ٹکڑے روٹی کے دریوزہ سے خدمتیں اونکی پہنچاتے تھے اور اکثر اوقات افطار اون کا اور متعلقاں کا اونکے نان زنبیل سے ہوتا چنانچہ ایک روز بوقت افطار کے روبرو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے دستر خوان بچھا تھا اور ٹکڑے نان زنبیل اور یاران حاضر ہوکر چاہتے تھے کہ افطار کریں ایک درویش پہنچے ٹکڑہ روٹی کے دستر خوان پر رکھے ہوے دیکھ سمجھے کہ کھانا خرچ ہو چکا ہے یہ چند ٹکڑہ باقی رکھے ہوئے ہیں سبکو اٹھا لیا اور روانہ ہوئے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے تبسم کیا اور فرمایا ابھی کام میں ہمارے کوئی چیز چاہئے کہ بھوکا رکھتے ہیں

نقل

اور یہ واقعہ بعد تین فاقہ کے واقع ہوا تھا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں انہ دنوں میں میں ایک برج میں کہ نزدیک دروازہ منڈہ کے تھا سکونت رکھتا تھا اور تین روز گذرے کہ مجھکو کوئی چیز نہ پہنچی بھوک غالب ہوئی ناگاہ ایک مرد دروازہ پر آئے اور دستک دی ایک شخص کو کہا میں نے کہ جاؤ دیکھو کون ہے وہ شخص باہر آیا اوس شخص نے اوسکو پیالہ بھرا ہوا کھچڑی سے دیا اور گیا میں نے اوس سے کہا اوسکو جانتے ہو کہا نہیں چونکہ غیب سے تھا کہا یا ہم نے وہ مزہ اور وہ حلاوت کہ اوس کھچڑی میں تھی کبھی کسی کھانہ میں نہ پائی

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں بیچ وقت سلطان غیاث بلبن کے جیتل کا ایک من خربوزہ تھا اور بہت فصل گذری کہ ایک قلم یعنی ایک پھانک نہ چکھی میں نے اور آرزو کرتا تھا میں کہ اگر باقی فصل خربوزہ مجھکو نہ پہنچے تو اچھا ہو مگر ایک روز ایک مرد چند خربوزہ اور چند نان آگے میرے لائے بھیجا ہوا خدا کا جانا میں نے اور کام میں لایا میں

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک وقت میری والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ وغیرہ گھر کے لوگونکو کہ ہمراہ میرے تھے حال تنگ درپیش آیا اور فاقہ پر فاقہ ہوتے تھے اگرچہ اون دنوں میں ایک جیتل کے دو تین نان میدہ فروخت ہوتے تھے لیکن جیتل کہاں کہ خریدیں ہم اور کہائیں ہم اور اگر

ایجاناً اوس چالیس کوئی شکر یا نبات یا کپڑا ایہیں یا تحفہ اور واسطے میرے لاتا اگرچہ فروخت کرنے سے اوسکی غرض حاصل ہوتی لیکن میں نفروخت کرتا اور اسیطرح رہتا

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں جس زمانہ میں کہ نزدیک دروازہ شہر دہلی کے رہتا تھا میں اس امر پر ہراساں تہا میں کہ کہاں ہیں اور کہاں معرفت و محبت الٰہی آخر الامر اس نیت پر روضہ میں شیخ رساں رحمۃ اللہ علیہ کے چلہ کیا میں نے تا مقبول درگاہ اللہ ہوئیں صحن ہیں روضہ شیخ کے ایک درخت تھا خشک اوس چلہ میں تر و تازہ ہوا جب چلہ سے فارغ ہوا میں آگے روضہ کے کھڑا ہوا میں اور عرض کیا میں نے کہ ای شیخ اس چالیس روز میں درخت پھر گیا لیکن حالت میری میں تفاوت نہوا اسقدر کہا میں نے اور باطراف گھر کے روانہ ہوا میں دیکھا میں نے کہ راستہ میں ایک مرد بیٹھا ہوا اور گرتا ہوا آتا ہے جانا میں نے کہ مست ہے انحراف کیا میں نے اوسنے منہ طرف میری کیا پھر میں دوسری طرف چلا وہ بھی طرف میری آیا لاچار کھڑا ہوا میں اور کہا میں نے کہاں جاؤں میں بارے دیکھوں میں کہ یہ شخص کون ہے الغرض جب وہ مرد نزدیک میرے پہنچا دونوں ہاتھ اپنے بلند کئے اور مجھکو گلے لگایا سونگھا میں نے کہ منہ میں اور سینہ میں اوسکے بوئی عنبر و عطر کی آتی تھی جانا میں نے کہ شیخ رساں ہی معانقہ کیا میں نی انھوں نے فرمایا اے صوفی سینہ سے تمھارے بوے محبت باریتعالی ظاہر ہوتی ہے اسقدر کہا اور نظر و نہ میری غائب ہوگئے۔ جانا میں نے کہ محبت الٰہی اور معرفت اوسکی مجھکو حاصل ہو گی کہ شیخ رساں نے حق میں میرے یہ بات کہی ہے

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے اوس زمانہ میں کہ سلطان المشایخ قدس سرہ کو فقر و فاقہ درپیش آیا سلطان جلال الدین خلجی انار اللہ برہانہ نے خبر پاکر فتوح بیش قیمت پیش کر کے ظاہر کیا کہ اگر فرما دیں تو گانوں واسطے خرچ خدمتگاروں کے مقرر کر دمیں تا فارغ خاطر سے سرگرم خدمت اعلے کے ہوں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے اوس فتوح کو واپس دیا اور فرمایا کہ اگر سلطان بار دیگر کبھی ایسی حرکت کریگا تو موجب آزردگی ہماری کا ہوگا یاران اور خدمتگاران کو عذاب گرسنگی میں مبتلا تھے یہ امر دشوار معلوم ہوا ایک بار گی خدمت میں حضرت سلطان الاولیا قدس سرہ کے ہجوم کر کی عرض کیا کہ حضرت کو نچاہیئے کہ نذر سلطان کی رد فرما دیں اگر خود نہیں چاہتے صرف خدمتگاروں کا کریں کیا وجہ کہ حال ہمارا بہت تنگ ہے اور آگے اسکی طاقت قیام کی ہم نہیں رکھتے اور تاب بھوک کی نہیں لاتے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے جب یہ بات یاروں سے سنی رنجیدہ ہوئی اور کہا ای عزیزو اگر ہم تب

چلے جاؤ مجھکو کیا غم کہ ساتھ کسی شخص کے میں الفت نہیں رکھتا لیکن یہہ چند دوست کا ہم خرقہ میرے ہیں اس واقعہ میں آزماتا ہوں میں کہ کیا فرماتے ہیں پس سید محمد کرمانی وغیرہ کو طلب فرمایا اور لینے میں نذر بادشاہ کی مشورت کی انھوں نے کہا یا شیخ ہم گھر سے آپکی کچھ چیز کھاتے تھے اگر نذر بادشاہ کی یا گانوں سلطان کا قبول فرمائیگا تو یانی بھی ہم نہ پیوینگے اور یہان سے باہر چلے جائینگے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو یہہ بات دوستوں کی بہت اچھی معلوم ہوئی فرمایا الحمد للہ کہ مدد یاران کار دین میں ایسی مضبوط چاہیئے تا کام اوسے اور فرمایا کہ مقصود میرا یہہ ہے تم ہو تو دوسروں سے مجھکو کیا نسبت اگر سب چلے جایئں پروا نہیں رکھتا ہوں نقل ہے کتاب جامع الکلم سے کہ ایک وقت سلطان المشایخ برج بزرگ میں کہ نزدیک منڈہ دروازے کے ہے مشغول ہوئے چند روز گذرے کہ اونکو کچھ چیز نہ پہنچی فاقہ پر فاقہ خود حضرت کو ہونے لگے شاید ایک معلم اس واقعہ سے آگاہ تھے بعضے لوگوں کو کہ اس حوالی میں رہتے تھے اطلاع کی اور کہا کہ ایسے بزرگ چند روز سے نزدیک تمھارے مشغول ہیں اور کسیکو اونکے حال پر اطلاع نہیں ہے حاضرین کھانا تیار کرکے روبرو لے گئے حضرت سلطان المشایخ چاہتے تھے کہ تناول فرماویں اسمیں حاضرین میں سے ایک نے کہا رحمت خدا اوس معلم پر حضرت نے ہاتھ کھانے سے کھینچا اور پوچھا کیا کہا تو نے اوسنے عرض کیا فلاں معلم کہ حضرت کی کیفیت سے آگاہ ہے ہمکو اطلاع بخشی والا نہ آپکے حال سے ہم غافل تھے حضرت سلطان المشایخ نے جب بات سنی آزردہ ہوئے اور فرمایا قسم ہے سر شیخ کی ہرگز یہہ کھانا نکھاونگا میں حاضران پشیمان ہوئے اور کہا کہ اس مرد نے نادانستہ ایک بات کہ نامناسب تھی کہی حضرت تقصیر کو معاف فرماویں اور کھانا کھاویں حضرت نے فرمایا جو کچھ کیا تم نے خود کیا اس کھانیکو بیجاؤ اور خود کھاؤ مجھکو کھانا بلا واسطہ رزاق پہنچاویگا اور کھلاویگا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ صاحبہ کا ایسا دستور تھا جس روز کہ گھر میں واسطے کھانے کے نہوتا فرماتیں اے نظام آج کے روز ہم مہمان خدا کے ہیں میں تمام دن ذوق میں اس کلام کے راحت رکھتا قضارا اتفاق یہہ ہوا کہ ایک عزیز نے غلہ مقدار قوت چند روز مجھکو بھیجا چنانچہ ایک مدت اوس سے بسر کی لیکن آرزو کرتا تھا میں کہ والدہ کب فرمائینگی کہ ہم آج کے روز مہمان خدا تعالیٰ کے ہیں ایکدن وہ غلہ ختم ہوا والدہ نے فرمایا اے نظام ہم آجکے روز مہمان خدا تعالیٰ کے ہیں کمال ذوق وشوق اور راحت مجھمیں پیدا ہوئی اور خوش ہوا میں نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے جس

زمانے میں کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین
قدس سرہ کے اجودہن میں تھے جامہ مبارک اونکا نہایت میلا تھا اس سبب سے کہ صابون اونکو بہم نہوا
کہ لباس کو دہوتے ایک روز بی بی رانی صاحبہ زوجہ سید محمد کرمانی قدس سرہ کہ ہم خرقہ حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے ہیں کہا اے بابا نظام لباس تمھارا بہت پرانا اور پھٹ رہا ہے اگر مجھکو دو تو
دہودیں اور اوسپر پیوند لگادوں میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے ہر چند کہ معذرت کی لیکن
اونھوں نے نہ مانا اور کہا اے برادر جبتک کہ لباس تمھارا دھوؤں اور پیوند کروں یہ چادر میری
لو اور پہنو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ لاچار ہوئے وہ چادر پہنی اور لباس جسم مبارک سے اوتار کر
اونکو دیا اونھوں نے لیا اور دھونیں مشغول ہوئیں الغرض جب لباس خشک ہوا بی بی رانی صاحبہ
نے دستار چہ اپنے شوہر حضرت سید کرمانی قدس سرہ کا اوسکو بھی دھوکر اوپر پیراہن کے کہ گریبان کے
نزدیک کہ گیا ہوا تھا پیوند لگایا اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو دیا انھوں نے بصد معذرت
کے اوسکو پہنا اور احسان مند اونکی ہوئے اور آخر عمر تک رعایت اس امر کی حضرت سید محمد کرمانی اور
فرزندان اونکے سے فرماتے تھے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے ایک مرد خدمت میں حضرت سلطان المشایخ
کے حاضر ہوا دیکھا کہ حال متعلقان کا اونکے ساتھ نامرادی کے گذرتا ہے عرضداشت کے کہ میں کیمیا
بنانے سونے کی جانتا ہوں اگر حکم ہو ایک کو خادمان سے سیکھلا دوں تا تنگی جاتی رہے اور فراخ
دستی ظاہر ہو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے تبسم کیا اور فرمایا اے عزیز مجھکو نہ زر کا میل ہوا اور
نہ ساتھ ونہ ہے تاب کے طلب میں ما بقی ہوس نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
فرماتے ہیں کہ جن ایام میں میں خدمت میں اپنے شیخ کے اجودہن میں تھا ایک دانشمند کہ دوست اور
ہم سبق میرے تھے اوس جگہ پہنچے مجھکو ساتھ لباس میلے کے دیکھا پوچھا مولانا کیا روز ہے یہ جو تمکو
در پیش آیا اور اگر اتبک شہر دہلی میں تعلیم کرتے مجتہد زمانہ ہوتے اور مال و منال بہت ہی ہاتھ آتا جواب
اوسکا نہ پایا میں نے اور معذرت کی میں نے اور رخصت ہوا میں جب خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ
العالم قدس سرہ کے پہنچا میں فرمایا اے نظام اگر کوئی یار یاروں میں سے تمکو اس حال سے دیکھے اور
پوچھے کہ یہ کیا واقعہ ہے آیا تم جواب اسکا کیا دوگے عرض کیا میں نے کہ جو کچھ حضرت مخدوم فرمائیں
فرمایا کہو بیت نہ ہمرہی تو مرا راہ خویش گیر و برو ہلا تزا سعادت باد امر انگوں ساری آور نیز حکم

کیا کہ باورچی خانہ میں جا اور دیکھو کہ ایک خوان کہانیکے اراستہ لاؤ جب خوان لائے کہا اس کو سر پر رکھواؤ
جس مقام میں کہ وہ یار تمھارے فروکش ہوئے ہیں لیجاؤ اور اونکو دو خوان سر پر رکھو پہنچاؤ جس سرائے میں
کہ وہ یار فروکش تھے لایا میں اونھوں نے جب یہ حال دیکھا روتے ہوئے دوڑے اور پوچھا یہ کیا حالت ہو
کہامیں نے میرے حضرت شیخ نے واسطے تمھارے کہانا مرحمت فرمایا ہے اور جو باتیں تم نے مجھسے کہیں تہیں اسکو
نور باطن سے معلوم کرکے اس بیت میں جواب فرمایا ہے بیت

	تراسعادت باد امر انگونساری		نہ ہمر سے نو مراراہ خویش گیر و برو	

وہ شرمندہ ہوئے کہا مجھکو خدمت میں اپنے شیخ کی لیچلو تا سعادت ملازمت کی حاصل کروں میں
کہامیں نے اس کہانے کو کہالو اور ہمراہ میرے آو جب کھانا کھا چکے اون یار لی اپنے خدمت گار کو کہا
اس خوان کو اٹھا اور ساتھ میرے آ کہامیں نے جیز جیسے کہ لایا ہوں میں لیجاؤنگا القصہ جب وہ میرے
ساتھ خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ العالم کے پہنچے کیا دیکھا کہ اوسی وقت مرید ہوگئے اور بیشیانی
اوپر زمین کے رکھی نقل ہے کتاب چشتیہ بہشتیہ سے جس نامہیں کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
نے غیاث پور میں سکونت اختیار کی متعلقان کو فقر اور فاقہ بہت ہوا چنانچہ ایک مرتبہ چار روز
گذرے کہ واسطے کہانیکے کوئی چیز نہ پہنچی ایک ہمسایہ نے اس واقع پر مطلع ہوکر سوت جو واسطے
اپنے کاتا تھا بیچا اور وجہ قیمت سے اوسکی جو خریدی اور اپنے ہاتھ سے پیسکر خدمت میں حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے حاضر کیا اونھوں نے خواجہ کمال الدین یعقوب کو کہ ایک مخدومین سے تھے
فرمایا کہ اس جو کو دیگ میں جوش دو جب دیگ جوش میں آئے ایک درویش ژندہ پوش پہنچے
اور آواز دی کہ ماحضر لاؤ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا آؤ بیٹھو دیگ جوش میں ہے
درویش نے کہا ویسے ہی لاؤ کہ بھوکا ہوں میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے دیگ پکتی
ہوئی روبرو درویش کے بہیجدی اونہوں نے ہاتھ کلاہ تک اسمیں کیا اور وہ سب گرما گرم کہا یا
اور دیگ کو زمین پر مارا تا کہ ریزہ ریزہ ہوگئی اور کہا اے مولانا نعمت باطن تمکو حضرت شیخ الشیوخ
العالم نے دی ہے لیکن فقر ظاہری کو میں نے توڑا اسقدر کہا اور نظر سے غائب ہوگئے اوس روز
سے دروازہ دولت دنیا کے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اوپر کھلے اور نذر و نیاز بہت
آنے لگے چنانچہ مجملاً اس مطلب میں کہ ذکر ہوگا لکھا جاویگا کہ سننے نمونہ ایثار ہے۔

مطلب نہم بیچ ظاہر ہونے فتح و فتوحات کے اور بذل و ایثار اور اطعام حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا اور آنا بادشاہوں کا بامید گدائی کے اونکے دروازہ پر اور اجمال احوال سات بادشاہوں دہلی کے کہ جو زمانہ میں حضرت کے تھے بعضے مخالف اور بعضے مخلص چنانچہ حضرت امیر خسرو دہلوی قدس سرہ مدح میں اس شہنشاہ دین و دنیا کی کہتے ہیں رباعی

تو ئی در حجرہ فقر بادشاہی — در عالم دل جہاں پناہی
شاہنشہ بے سریر و بے تاج — شاہانش بخاک پای محتاج

اور بیت بھی مناسب حال اسکے آئی - بیت

پیش درگاہش اندر زمین — مثالک از لب تاجداران کشور

امابعد اوپر طالبان راسخ الاعتقاد والانقیاد کے روشن اور ظاہر ہو کہ جب دروازے فتح اور فتوح کی عالم غیب سے حضرت سلطان المشایخ پر کھلے چہار طرف سے ایک بلدگی اہل دنیا و دین نے رخ اپنا اونکی درگاہ کی طرف پھیر لیں اونکو محبت باریتعالی نے ایسا محو کیا تھا کہ کسی سے الفت کرتے تھے چنانچہ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ مناسب اس حال کے فرماتے ہیں بیت

چنان بر دو تو آشفتہ ام بیو تو مست — کہ نیستم خبر از ہر چہ در دو عالم ہست

اور ہمیشہ بسبب کثرت دنیا کے استقبال سے کہ بندگان کو آنکے پیش آتے در سند سہتے اور اشک چشم مبارک سے جاری ہوتے اور اگر فتوح بہت پہنچنے کا سنتے او فرماتے کہ بہت جلدی تفرقہ کرو اور محتاجونکو و خادمان ایسا کرتے کہ سب کو ایثار درویشاں اوسیوقت کر دیتے نقل ہے کتاب خیر المجالس سے کہ دربدولت پر حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہر روز فتوحات بکثرت پہنچتے لیکن شام تک سب خرچ ہو جاتے اور جو کہ تھوڑا سا لاتا زیادہ اوس سے پاتا اور ہجوم لینے والوں کا ہمیشہ دروازہ پر ہوتا اور اگر مبلغ آتے اور خرچ ہوتے خاطر مبارک اونکی قرار نہ پکڑتی نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ ہر جمعہ کو تجرید کرتے یعنی جو کچھ گھر میں دیکھتے خرچ فرماتے اور حجروں اور انباروں کو خالی کراتے چنانچہ جاروب دلواتے اسوقت نماز جمعہ کو جاتے اگر آواز سلاطین کے آنے کی گوش مبارک میں پہنچی کا پتے کہ آہ کسواسطے آتے ہیں نہیں جانتے کہ یہ درویش آرام بیوی نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت سلطان المشایخ قدس فرماتے ہیں جسوقت کہ حضرت شیخ الشیوخ

العالم قدس سرہ نے مجھکو دہلی رخصت کیا ایک عیاثی خرچ راہ کے واسطے مرحمت فرمائی چاہا میں نے کہ رخصت ہوؤں مجھے کہا آج کے روز مہمان میرے رہو کہ تمکو سیر ہوکر دیکھوں میں ویسا ہی کیا میں نے جب وقت افطار کا پہنچا کچھ موجود نہوا کہ مطبخ حضرت شیخ کا گرم ہو عرض کی میں نے کہ صدقہ مخدوم کا ایک عیاثی خرچ کی پائی ہے میں نے اگر حکم ہو وجہ طعام کروں میں نہایت خوش ہوئے اور کہا اے نظام تمکو میں نے دنیا دی میں کانپا کہ آہ کتنے شخص بہ سبب دنیا کے بلا میں پڑے ہیں حال مجھ مسکین کا کیا ہوگا فرمایا تمکو بہ سبب دنیا کے کوئی آفت نہ پہنچیگی اس نفس مبارک سے حضرت شیخ قدس سرہ کے خوش ہوا میں اور اوسی شب دیکھا میں نے کہ ایک عورت صحن خانہ میں میرے جھاڑو دیتی ہے کہا میں نے کہ تو کون ہے اوسنے کہا میں دنیا ہوں کہ خاکروبی مکان مخدوم کی کرتی ہوں میں میں نے کہا اے فتانہ تیرا گھر میں میرے کیا کام ہے باہر جا وہ التجا کرنے لگی میں اُٹھا اور ہاتھ گُدّی پر اوسکی رکھکر گھر سے باہر کیا دیکھا میں نے کہ وہ پھر گھر میں آئی ہے اور جاروب دیتی ہے جانا میں نے کہ یہ اثر نفس مبارک حضرت شیخ کا ہے نقل ہے کتاب جامع الکلم سے جس زمانہ میں کہ خسرو خان کو سلطان قطب الدین خلجی سے تردد تغلق واقع ہوا ایک لاکھ ٹنکہ طلا نذر سلطان المشایخ کی خدمت میں بھیجا اور پچاس ہزار ٹنکہ واسطے خواجہ اقبال صاحب خادم حضرت شیخ قدس سرہ اور پچاس ہزار ٹنکہ واسطے حضرت سید حسین بن سید محمد کرمانی قدس سرہ کہ مصاحب خاص اوسکے تھے اور واسطے ایک خادم کے تیس ہزار اور واسطے ایک خادم کے بیس ہزار اور واسطے کنیزان بندگان حضرت خواجہ کے دس ہزار ٹنکہ پیش کش کئے اور اُن دنوں کہ گھر میں حضرت خواجہ اقبال قدس سرہ کے فرزند پیدا ہوا تھا اور شیخ قدس سرہ نے بہ سبب اوسکے سماع سنکر پچاس ہزار ٹنکہ سرکار سے اپنی خرچ کئے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ جس کسیکو انعام دیتے تو تعین بکرتے اور فرماتے اقبال دو۔ وہ دست مبارک اپنا کیسہ میں ڈالتے نصیب اوسکے سے جو کچھ باہر آتا ٹنکہ ہائے طلا و یا نقرہ اوسکو دیتے لیکن کم دس یا بارہ ٹنکہ سے نہوتے نقل ہے کتاب جوامع الکلم سے کہ بیچ ایام عرسوں کے تمام شہر کو بے امتیاز نیک و بد کھانا اور نقد سرکار سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مرحمت ہوتا بعضے کو ایک خوراک کھانا اور ایک ٹنکہ نقد اور بعضی کو دو خوراک کھانا اور دو ٹنکہ نقد چنانچہ ایک روز حضرت خواجہ اقبال صاحب قدس سرہ نے خواجہ اُلو کہ ایک پیشکاران سے اوسکے تھے فرمایا کہ یہ ایک خوراک کھانا اور ایک ٹنکہ فلاں عورت فاحشہ کو

کو پہنچا وہ شاید وظیفہ اوسکا دو زلہ اور دو ٹنکہ تھے جب خواجہ پاس اوسکے پہنچے فاحشہ نے اون کو
ملزم کیا کہ مقررہ میرا دو زلہ اور دو ٹنکہ ہے ایک تو تم نے بیچ میں سے خیانت کیا (چورایا) اونہوں نے ہر چند کہا
کہ مجکو خواجہ اقبال قدس سرہ نے یہی دیا ہے یعنی ایک زلہ اور ایک ٹنکہ اوسنے اعتبار نکیا اور
خواجہ کو بہت بے حرمت کیا خواجہ نے اوسکے ہاتھ سے بہ ہزار دشواری خلاصی پائی اور نزدیک حضرت
خواجہ اقبال قدس سرہ کے دوڑے جب خواجہ اقبال قدس سرہ نے انکو پریشان دیکھا پوچھا کیا حالت ہے
انھوں نے ماجرا تمام وکمال بیان کیا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اوپر بالا خانہ خانقاہ شریف
کے رونق افروز تھے سنا اور پوچھا کہ انکو کیا کہتے ہیں حضرت خواجہ اقبال قدس سرہ وہی سرگذشت بعینہ اونکی
بیان کی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ ہنسے اور فرمایا کہ ایک زلہ اور ایک ٹنکہ اور اوس فاحشہ
کو دو کہ وہ غریب ہے نقل ہے کتاب تاریخ ہندی سے کہ تین ہزار دانشمند سوائے حافظاں اور
طالب اور طالب العلموں کے اور دو سو قوال ہمیشہ مریداں اور طالباں سرکار سے حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کے وظیفہ خوار تھے اور بندگان کا شمار نہ تھا کہ دروازہ پر خانقاہ شریف اونکے کہ
ہر روز واسطے دریافت مطالب کے ہجوم رہتا تھا چنانچہ نقل ہے کتاب چشتیہ بہشتیہ سے کہ ایک روز
سلطان قطب الدین خلجی راستہ سے خانقاہ شریف حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے جاتا تھا
اور شہرت تمام خلایق کی بہت دیکھی پوچھا یہہ کیا جاتے ہے کہا خانقاہ حضرت سلطان الاولیا قدس سرہ
ہے جب یہہ بات سنی حد سے زیادہ رنجیدہ ہوا اور کہا کہ انکو کہو شہر سے میرے باہر جاؤ وہ با کرامت دکھلاؤ
اسیوقت سلطان کو درد شکم ہوا جب وہ گھر پہنچا طبیبوں کو بلوا کر متوجہ واسطے علاج درد شکم کے ہوا
لیکن کوئی دوا مفید نہوئی جانا کہ یہہ جزا اوس گستاخی کی ہے ایک شخص کو خدمت میں حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے بھیجکر دعا چاہی حضرت نے فرمایا نظام بندہ کو کارخانہ قدرت الٰہی میں
دخل نہیں ہے وہ شخص واپس ہوا اور یہہ بات بادشاہ سے کہی والدہ سلطان تاب نہ لاکر اٹھیں
اور اپنے تئیں دروازے پر حضرت سلطان المشایخ کے طلب دعا کے لئے پہنچایا اول حضرت نے
فرمایا کہ سلطان کاغذ سلطنت دہلی کی مہر خاص سے اپنے نام اس درویش کے لکھے اور اپنا قارورہ بھی ساتھ
بھیجے شاید شفا پاوے بادشاہ کی والدہ نے کاغذ مطلوبہ کو ساتھ قارورے کے خدمت اقدس میں
پیش کیا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے کاغذ کو لپیٹ کر قارورے میں ڈالا اور فرمایا کہ سلطنت

شہر دہلی کی نزدیک درویشوں کے برابر پیشاب. بیماری کے سبب پس دعا کی تا سلطان نے شفا پائی
نقل ہے کتاب خیر المجالس سے کہ ایک وقت سلطان قطب الدین خلجی سے دربارہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ
بُرا کہا اور یہہ کہ خدمت میں سلطان کی کہا کہ سلطان المشائخ کو بچا ہے کہ پیٹ پیچھے سلطان کو بُرا کہے
اور اُمرا اُسے قبول کریں آخر اُمرا بھی تو سلطان کے ہیں اور جو کچھ کہ لیجاتے ہیں اسی دولت سرا کی
سلطان کو اس کلام کے سننے سے غرور سلطنت ہوا اور کمال تکبر سے حکم دیا کہ میرے لشکر سے کوئی
شخص حضرت کی خدمت میں حاضر نہوا اور ایک حبّہ نذر نہ گذرانے دیکھوں میں کہ یہہ دسترخوان اور
لنگراوں کا کہاں سے جاری ہوتا ہے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے جو یہہ خبر سُنا دسترخوان
اور لنگر کو دونا کیا بادشاہ کو سننے سے اس واقعہ کے سخت تعجب ہوا اور کتاب چشتیہ بہشتیہ میں بیان
ہے کہ اس امر سے بادشاہ کو ضد زیادہ ہوئی شہر میں منادی کی کہ کوئی دوکاندار بلکہ ترکاری فروش
بھی کوئی چیز خادمان اور بندگان حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ کو نہ فروخت کریں جب یہہ خبر حضرت
کو پہنچی فرمایا جو کچھ ہمارے باورچی خانہ میں درکار ہو چاہیے کہ شہر نظام آباد سے لاویں خادمان
نے التماس کی کہ شہر بلکہ گانوں بھی اس نام کا اس علاقہ میں نہیں ہے اپنے سنا اور فرمایا دریائے
جمن کے پار تھوڑی دور جاؤ شہر نظام آباد میں جا پہنچو گے خادمان گئے شہر دیکھا نہایت آباد تھا
اور بھرا ہوا تحایف اور طرح طرح کے غلّہ اور روغن و شکر وغیرہ سے پس جو کچھ ضرورت تھی خرید کیا
جب چاہا کہ زر قیمت اوسکا دیویں دوکاندار روبرو آئے اور ہوا ہاں معذرت کے ہوئے اور کہا
کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اس شہر کو نام مبارک سے حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہٗ
کے آباد کیا ہے اور جو کچھ کہ اس شہر میں ہے وہ حضرت کا ہے پس جو کچھ کہ سرکار کے حضور میں چاہیے
بلاقیمت لیجاؤ اور کام میں لاؤ مدت تک خادمان اوس شہر سے اشیاء حسب ضرورت لاتے تھے
اور خرچ باورچی خانہ کا کرتے تھے جب سلطان نے اس واقعہ عجیب و غریب سے اطلاع پائی
اپنے کیے پر پشیمان ہوا نقل ہے کتاب جوامع الکلم سے ایک روز ایک عورت حوالی غیاث پور میں
پانی کنوئیں سے کھینچتی تھی سلطان المشائخ نے دیکھا پوچھا کہ اے اماں کنارہ پر دریا کے پانی کوئیں
کا کھینچتی ہے کہا میرا شوہر درویش ہے اور گھر میں کوئی چیز نہیں اور پانی دریا کا بھوک لگاتا ہے
اس واسطے پانی کنوئیں کا پیتے ہیں اور باقی ماندہ زندگانی بسر کرتے ہیں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ

نقل

جب یہ بات سنی زارزار روئے اور حضرت خواجہ اقبال قدس سرہ کو فرمایا کہ جو کچھ خرچ اس عورت
کے گھر کا ہے ہر روز پہنچاؤ تو پانی کنوئیں کا نہ پیوے خواجہ نے اوس روز سے وظیفہ اون کا سرکار
سے مقرر کیا نقل ہے کتاب جامع الکلم سے کہ ایک روز موضع غیاث پور میں عین گرمی میں آگ لگی

نقل

اور جلنا شروع ہوا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ دیکھتے تھے اور گریہ فرماتے تھے جب آگ بجھی حضرت نے حضرت
خواجہ اقبال قدس سرہ کو طلب کیا اور فرمایا جاؤ ان سب گھروں کو کہ جو جل گئے ہیں گنو اور گھر میں دو
خوان کھانا اور دو سبو پانی اور دو ٹنکہ زر نقرہ لیجاؤ اور دلاسا ہر ایک کا کرو انہوں نے اوس خدمت کو
اوسیوقت بہت خوبی سے انجام دیا اور تسلی ہر کسی کی فرمائی لیکن اون دنوں میں دو ٹنکہ نقرہ واسطے
چھپر کلان اور مکانات کے کافی تہا اور دو خوان کہانا اور دو سبو آب ایک جماعت کثیر کو کافی ہوتا
تھا مترجم ضامن علی غفا منہ عرض کرتا ہے کہ ایسی جائے صاحب جوامع الکلم فرماتے ہیں کہ حضرت
سلطان المحبوبان اللہ ملک المشایخ خواجہ نظام الدین محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وقت
چاند ایک مقدار شہر نہایت صاحب جمال اور صاحب لطافت میرے سر پر طالع ہو کر خطاب کرتا ہے
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین میں شرمندہ ہوتا ہوں اور سر نیچے کرتا ہوں اور کہتا ہوں
ہیں کہ یہ خطاب مخصوص اوپر پیغامبر علیہ السلام کے ہے بندہ نظام کون شخص ہے کہ اس خطاب
سے مخصوص ہو ہر بار سر نیچے کرتا ہوں اور ممتنع ہوتا ہوں پھر میرے سر پر آتا ہے اور خطاب کرتا ہے
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نقل ہے کتاب جوامع الکلم سے ایک روز حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ نے واسطے خواجہ اقبال قدس سرہ کے دستک دی وہ نہ پہنچے ایک صاحبزادہ کم سن خواجہ
عزیز نام اقربائے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سے حاضر ہوئے حضرت نے دریافت فرمایا
کہ خواجہ اقبال کہاں ہیں اونہوں نے عرض کیا کہ اسباب بزاز ونکو دیتے ہیں جلدی اُٹھے اور پیں
خواجہ اقبال صاحب قدس سرہ کو آئے تو فرمایا اقبال اچھی دوکان برپا کی ہے وہ شرمندہ ہوئے حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ نے ایک ایک ٹکڑہ یعنے تھان ہر ایک بزاز کو دیکر رخصت کیا اور جو کچھ کہ

نقل

گھر میں تھا اوسیوقت درویشو نکو تقسیم کیا نقل ہے کتاب خیر المجالس سے کہ ایک وقت ایک شخص
سو ٹنکہ سونے کے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے نذر لایا حضرت نے ایک ٹنکہ قبول
فرمایا باقی کو حوالہ اوس مرد کے کیا وہ ٹنکہ ہاتھ میں لیکر تنگدل اور پریشان خاطر بیٹھا تھا حضرت سلطان

المشایخ قدس سرہ نے نور باطن سے معلوم کیا اور کہا اے عزیز آخر یہہ مال ایکوقت تیرے کام آویگا اور مجھکو اسکی حاجت نہیں ہے اوسکو یہہ بات دشوار معلوم ہوئے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا طرف دریای جمن کی نگاہ کرا اوسنے جو نگاہ کی دیکھاکہ تمام جمن لبالب ٹنکہ ہائے طلا اور نقرہ سے بھری ہوی ہے اور ٹنکہ طلا و نقرہ بہتی جاتی ہیں سر اوپر زمین کے رکھا اور پاؤں میں پڑا اور کہاکہ ہان تمکو حاجت ان ٹنکوں کی نہیں ہے جب اوسنے درخواست رخصت کی کی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا اس راز کو کسی پر ظاہر نکرنا اوس سے نہو سکا جب باہر پہنچا اس کرامت کو ظاہر کیا

نقل

نقل ہے کتاب نفحات الانس سے کہ ایک سوداگر ملتان کا تھا رستہ میں لوٹیروں نے کل مال اور متاع اوسکا لوٹ لیا وہ خدمت میں حضرت شیخ صدر الدین فرزند حضرت شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ کی کہ صاحب سجادہ تھے گیا اور کہاکہ ارادہ دہلی کا رکھتا ہوں میں سفارش حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی خدمت میں مرحمت ہو کہ اوس جا التفات کریں تا مجھکو سرمایہ تجارت حاصل ہووے حضرت شیخ قدس سرہ نے التماس اوسکا قبول فرماکر رقعہ خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے لکھا جب وہ دہلی میں پہنچے وہ کاغذ خدمت اقدس میں گذرانا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے خادم کو فرمایا کل اول صبح سے وقت چاشت تک جو فتوح کہ پہنچے حوالہ اس شخص کے کرو خادم نے دوسرے روز اوس شخص کو ایک جائے بٹھایا جو فتوح کہ پہنچے حوالہ اوسکے کرتے وقت چاشت تک بارہ ہزار ٹنکہ شمار میں آئے اٹھاکر وہ سوداگر لیگئے

نقل

نقل ہے کتاب نفحات الانس سے کہ ایک وقت سلطان علاء الدین خلجی نے بہت زر اور جواہر سے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی نذر بھیجی ایک قلندر نزدیک حضرت شیخ کے بیٹھے تھے عرض کیا الہدا مشترک شیخ نے فرمایا بل تنہا خوشتر قلندر ناامید ہوئے حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا اس لفظ تنہا کی اضافت طرف تمہارے کی ہے میں نے آؤ اور اٹھاؤ لیجاؤ قلندر نے چاہا کہ زر کو اٹھاوے قوت نے اوسکی وفا نکی جو اٹھا سکے مددگاری سے خادم حضرت کے اٹھاکر لیگئے

نقل

نقل ہے کتاب تذکرۃ الاتقیا سے کہ ایک روز دو تنخانہ میں حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے فاقہ تھا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو فرمایا یا نظام کچھ چیز پکاکر لاؤ تا کھائیں وہ اسیوقت بازار میں گئے اور دستار مبارک

جو سرِ اقدس پر تھی ایک دو کا مٹیں گرو رکھی تھوڑا سا لوبیا خرید کر کے جوش دیا اور خدمت میں
حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے حاضر کیا حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ نے دسترخوان
بچھایا یاران حاضر آئے اور اوسکو اناول فرمایا جب دسترخوان مزید کیا حضرت شیخ العالم قدس
سرہ نے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو فرمایا کہ لوبیا بہت اچھا پکایا تمنے اور نمک بھی خوب
ڈالا تمنے خداوند تعالے کرے کہ ستر من نمک باورچیخانہ میں تمھارے خرچ ہوا کرے یار ہتجا لوئے
دعائے حضرت شیخ الشیوخ قدس سرہ کو کہ مقبول درگاہ اوسکے تھے قبول کیا اور حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ پر چار طرفسے دروازے دولت کے کھلے اور مطبخ اون کا ایسا فراخ کیا کہ ستر من
نمک ہر روز خرچ ہوتا تھا اور کہتے ہیں کہ چند شتر بار بلکہ اقطار شتر باورچیخانہ سے پوست پیاز
کے باہر آتی تھی دولت اوسکو اسقدر روی گئی تھی کہ کسی شخص کو اس گروہ سے میسر نہیں ہوئی

نقل

نقل ہے کتاب تذکرۃ الاتقیار سے کہ ایک وقت بادشاہ عہد نے شہر میں حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کے حسد کر کے منادی کی اور حکم کیا کہ روز عرس حضرت شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین
گنج شکر قدس سرہ کے عنقریب ہے کوئی دوکاندار شہر کا بیرسے خادمان حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کے ساتھ سودا نکرے اور ان کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نکرے دیکھوں میں بروز
عرس حضرت شیخ الشیوخ کو کہاں سے کھانا آراستہ ہوگا جب روز عرس کا پہنچا حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ نے یاروں کی دعوت کی اور مجلس سماع آراستہ کرنیکو فرمایا اس صورت میں
عالم کو حیرت زیادہ ہوئی کہ حال طعام کا واسطے مجلس کے کیا ہوگا الغرض جب مجلس آخر ہوئی
اور سماع تمام ہوئی چند کشتی لبالب صحنکوں بلوری سے کہ جنمیں کھانا طرح طرح کا بھرا ہوا تھا
دریائے جمن میں کہ نیچے خانقاہ مبارک کے جاری ہے ظاہر ہوئیں اور جو نہیں وہ کنارہ پر اسطرف
پہنچیں حضرت شیخ قدس سرہ نے حضرت خواجہ اقبال رحمۃ اللہ کو فرمایا کہ لاؤ لاؤ اس کھانے کو
تقسیم کرو انھوں نے اوسکو ہر مجلس پر تقسیم کیا اور چند صحناک بھری ہوئی کھانے کی واسطے بادشاہ
کے بھی بھیجیں تا عظمت اور کرامت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی معلوم کرے سلطان دیکھنے
سے صحنکہائے بلوریں اور طرح طرح کے کھانے گرم گرم کہ عمر میں اپنی کبھی نہ دیکھے تھے اور نچکھے تھے
حیران ہوکر اپنے کئے ہوئے سے پشیمان ہوا اجمال احوال ہفت بادشاہ دہلی کہ عہد دولت میں

اجمال احوال ہفت بادشاہ دہلی

حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے سلطنت کئے ہیں اون سبھوں میں بعضے مخلص اور بعضے مخالف
اور بعضے مخالف آن حضرت کے تھے او پر طالبان راسخ الاعتقاد کے روشن ہو جو کہ حضرت سلطان
المشایخ کے عہد میں سلطان غیاث الدین بلبن کی خدمت سے حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر
قدس سرہ کے ساتھ نعمت اور خلافت کے شہر دہلی میں پہنچے کئی سال تک اپنے حال کو پوشیدہ
کرنیمیں کوشش کرتے رہے لیکن مشہور ہوے سلطان کہ بہ نسبت اخلاص و اعتقاد خدمت میں
حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے رکھتے تھے خدمت میں اونکی گرویدہ ہوکر معتقد ہوئے اور
مدت ایک سال سلطنت کرکے بیچ سنہ چھ سو چھیاسی ۶۸۶ میں وفات پائی فرزند اوسکے ناصر الدین
محمود لکھنوتی میں تھے پس اصلاح ارکان دولت کی معز الدین کیقباد بن ناصر الدین مذکور نے کہ
سترہ سال کی عمر تھی اوپر تخت جد اپنے کے دہلی میں اجلاس کیا وہ ایک مخلصوں سے حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے تھے اور حضرت کے زمانہ کو وہ اور تمام خلایق بندگی اون کی بندگان کے
سعادت ابدی جانتے تھے اور سلطان معز الدین ایک جوان نیک صورت و سیرت تھا حضرت امیر
خسرو قدس سرہ نے قران السعدین کو باسم اوس بادشاہ کے تصنیف کیا حب شراب خوری اور
عیش و دوام میں الفت کی اور معاملہ جہان داری میں اوسکے خلل پہنچا مدت تین ۳ سال سلطنت کرکے
بیچ سنہ چھ سو نواسی ۶۸۹ میں مصلحت جلال الدین خلجی کہ ایک امراسے اوسکے تھا قتل ہوا بجائے اوسکے
سلطان جلال الدین مذکور بیچ عمارات کیلوکھری کے تخت پر بیٹھے لیکن وہ مرد عبادت کرنیوالا
اور کریم اور شعر فہم اور صاحب سماع تھا خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اعتقاد
تمام رکھتا تھا اور ہمیشہ فتوحات بہت بیش قیمت حاضر کرتا تھا وہ مدت چھ سال بقولے سات
سال سلطنت کرکے ہاتھ سے سلطان علاؤ الدین کہ برادر زادہ اور داماد اوسکے تھے ماہ رمضان
سنہ چھ سو پچانوے ۶۹۵ مقام کڑہ و مانکپور میں شربت شہادت کا چکھا اور سلطان علاؤ الدین خلجی
بجائے اوسکے بادشاہ دہلی ہوا اگرچہ وہ ناخواندہ اور عالی سرشت تھا لیکن بقوت عقل جہاں بہ
حصے ہندوستان کو ضبط کیا چنانچہ مولانا ضیاء الدین برنی تاریخ فیروز شاہی میں ضابطہ اوسکے
مفصل درج کرتے ہیں اور ابتداے جلوس میں بعضے حاسدوں نے عرض کیا کہ جملہ ملوک و امرا
وغیرہ خلایق مرید و معتقد حضرت سلطان المشایخ کے ہوئے ہیں اور خرچ انعام و لنگر خانہ وغیرہ کا

بادشاہ پر ظاہر ہے سبا و اہل سلطنت کا کہیں آزا یحا کہ سلطان عقل و کمال رکھتا تھا لیکن ظاہر نہ کیا لیکن
باطن میں تلاش کرکے معلوم ہوا کہ اونکو اس امر کی طرف مطلق میل نہیں ہے بلکہ اونکے بندگان کو
اس امر سے کراہیت ہے مخلص و معتقد ہوئے اور خضر خان اور شادی خان شاہزادگان کو مرید
حضرت سلطان المشایخ کا کیا اور دو لاکھ تنکہ طلائی نذر پیشکش کئے اور جس بیت پر کہ حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہٗ کو ذوق پیدا ہوا اور وجد کرتے تھے اوسکو لکھواکر طلب فرماتے اور اونکی متابعت
سے سنتے اور راحت پکڑتے مدت بیس سال تک سلطنت کرکے تاریخ چھٹی ماہ شوال سنہ سات سو
پندرہ میں وفات پائی بعد ازان سلطان قطب الدین پسر میانگی اوسکا تخت پدر پر بیٹھا اور خضر خان
اور شادی خان و شہاب الدین کو کہ یہ تینوں بھائی اونکے تھے قتل کیا چونکہ خضر خان اور شادی خان
مرید خاص حضرت سلطان المشایخ کے تھے اس سبب سے خود مرید ضیاء الدین رومی کا ہوا اور حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ سے دشمنی اختیار کرکے دروازہ دشمنی کا کھولا اور قدم بے ثبات کو واسطے
آزار اونکے رکھا اول چند مقامات کو کہ یہاں اوسکا اس مختصر میں بیان ہونا باعث طول ہے پیش لایا
تا سلطان المشایخ قدس سرہٗ کو ملزم کریں لیکن ایک بھی کارگر نہوا بعد اسکے جمیع علماء و اکابر شہر کو جمع کیا
اور کہا کہ ہر شب ماہ نو کو واسطے مبارک بادی کے میرے پاس آویں حضرت سلطان المشایخ کو
بھی آگاہ کیا کہ موافقت کرو اگر قبول کریں بہتر مجھکو خبر دو والا نہ کھینچکر لاؤں گا میں بلکہ باتیں نا
مناسب زبان پر لایا چنانچہ مفصل یہ ماجرا احوال میں والدہ حضرت بی بی زلیخا والدہ حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کے بیان کیا جائے مجمل میں ذکر کیا جاتا ہے اور جب تاریخ ستائیسویں ماہ شوال
کی پہنچی سلطان کا عزم ہوا کہ شب ماہ کو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو تردد طلب کریگا اور ہاتھ
ظلم کا انکی طرف دراز کرے سید قطب الدین غزنوی اور شیخ عماد الدین طوسی اور مولانا برہان الدین
یزدی وغیرہ علماء خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حاضر ہوئے اور واقعہ حال ظاہر
کرکے عرض کیا کہ سلطان جوان ہے بے عاقبت اندیش اور حضرت پیر ہیں ساتھ کمال دانش اور
عقلمندی کے عرض ہماری قبول فرمادیں اور شب ماہ مجلس میں بادشاہ کے تشریف لیچلیں کہ اس
امر میں کوئی قصور لازم نہیں آتا حضرت سلطان المشایخ نے قدرے تامل کیا اور فرمایا انشاءاللہ
تعالی دیکھتا ہوں کہ کیا ظہور میں آتا ہے یہ روبرو بادشاہ کے گئے ظاہر کیا کہ ہم نے حضرت شیخ

کو راضی کیا ہے شب ماہ کو تشریف لاویں گے الغرض جب انتیسوین ۲۹ مہینہ کی پہنچی اعز الدین علی شاہ
برادر بزرگ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کہ ایک مریداران اور مخلصان خاص سے تھے حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کی حضور ہو کر عرض کیا کہ کل شب ماہ ہے مجلس میں بادشاہ کی حضرت تشریف لیجائینگے
فرمایا ہرگز نہیں جاونگا وہ بہت بے طاقت ہوئے کہ سلطان ظالم ہے تو کیا پیش لائے حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو کہ رات کو مجھے واقعہ میں دکھلایا ہے کہ ایک
گاے نے قصد ہلاکت کا میری کرتی ہے میں نے دونو سینگ اوسکے پکڑکر زمین پر دے مارا ہے
اور وہ ہلاک ہوئی ہے انشا اللہ تعالے سلطان مجھ پر فتح پاویگا جب شب انتیسوین ۲۹ ماہ مذکور
کی پہنچی سلطان اوپر بالاخانہ ہزار ستون کے سویا تھا اور آدہی رات گذری تھی کہ خسرو خان پرورده
نمک اور خاک بر داشتہ اوسکا تھا پہنچا سر تن سے جدا کیا اور نیچے ڈالا حضرت سلطان المشایخ قدس
سرہ تمام شب بالاخانہ خانقاہ شریف اپنی کو گشت کرتے تھے اور یہہ بیت فرماتے تھے۔ بیت

اے روبہک چرا نہ نشستی بجای خویش   با شیر پنجہ کردی و دیدی سزای خویش

مدت سلطنت اوسکی چار سال اور چار مہینہ ہے پنج سنہ سات سو بیس ۷۲۰ کے ہاتھ سے خسرو خان کے
قتل ہوا اور خسرو خان نے سلطان کی زوجہ کو اپنے نکاح میں لاکر تخت سلطنت دہلی پر جلوس کیا اور
دروازہ خزانو نکے کھولکر جو کچھ اوسمیں تھا درویشوں کو دینے لگا اور بہت روپیہ واسطے
فقرا کے بھیجا پانچ لاکھ تنکہ خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو نذر روانہ کئے اور سب
درویشوں نے وہ روپیہ امانت رکھے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے اوسی ساعت سبکو
خرچ فرمایا بعد چار مہینہ سنہ مذکور میں سلطان غیاث الدین تغلق کہ طرف سے سلطان قطب الدین
کے حاکم ملتان کا تھا لشکر کشی کرکے خسرو خان کافر نعمت کو حال بد کے ساتھ مار ڈالا چونکہ نسل
میں سلطان کے کسیکو نہ پایا بصلاح ارکان دولت سنہ سات سو بیس ۷۲۰ میں خود بادشاہ دہلی کا ہوا
دوسرے روز ملاحظہ خزانون کا فرمایا جس کسیکو خسرو خان نے روپیہ دئیے تھے وہ واپس طلب کئے
اور درویشوں سے بھی درخواست کی سب درویشوں نے واپس دئے جب حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ سے طلب کیا بیت المال تھا فقرا کو دیا میں نے اس بات سے سلطان آزردہ ہوا اور
چاہا کہ کسی حیلہ سے خدمت میں حضرت کی آزار پہنچاوے پس بعضے علمار کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ

سے مخالف تھے عرض کیا کہ سماع مذہب میں ابوحنیفہ کے حرام ہے اور شیخ خود سوائے اسکے کوئی
کام نہیں رکھتے اس بابمیں محضر کیا اور حضرت شیخ کو عدالت میں حاضر لائے اور سب علماء بھی حاضر آئے
اور اس امر میں بحث کی حضرت سلطان المشایخ متسک حدیث نبوی لانے لگے قاضی اور علماء نے کہا آپ
مجتہد نہیں ہیں جو متسک میں حدیث اختیار کرتے ہیں قول ابوحنیفہ کا لائے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ
کو غیرت آئی اور پر زبان ناودان قضائے الٰہی کے جاری ہوا سبحان اللہ میں حدیث نبوی لاتا ہوں
یہ سب قول حنفی چاہتے ہیں پس حنفی کس سے تھے عجب نہیں یہ ایسا قاضی قضا سے متغیر ہو۔
اور اس شہر پر وبا نازل ہوا اور قحط پڑے اور یہ شہر خشت خشت ہوا آخر جو کچھ زبان مبارک پر اونکی
گذرا تھا ظہور میں آیا بہر حال اس وقت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ نے تنہا دلائل علمی کے سلطان اور
علما کو ساکت کیا اور اس مقدمہ میں رد بدل بہت ہوئی کہ تفصیل اوسکی اس مختصر میں گنجایش نہیں
رکھتی الغرض اوسیوقت شیخ علم الدین قدس سرہٗ پوتے شیخ بہاءالدین ذکریا قدس سرہٗ کے ملتان سے پہنچے سلطان نے
اونکا استقبال کیا جب ملاقات کی انھوں نے فرمایا کہ تم جاؤ میں جاتا ہوں کہ اول حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ سے ملازمت حاصل کروں بعدہ شہر میں آؤں کہا یہ سبب سننے سماع کے
اونکو عدالت میں حاضر لائے ہیں حضرت شیخ علم الدین نے کہا کہ حضرت سلطان المشایخ اہل اس کار
کے ہیں اونکی خدمت میں گستاخی نامناسب ہے سلطان شرمندہ ہوا شہر میں آسکے اونکو ساتھ اعزاز
کے رخصت کیا لاکن نفاق دل سے اوسکے باہر نہوا اتفاقاً طرف لکھنوتی کے خلل واقع ہوا سلطان
متوجہ اوسطرف ہوا صاحب تاریخ نظامی لکھتے ہیں کہ بروقت واپس ہونیکے لکھنوتی سے سلطان
غیاث الدین تغلق نے کہا کہ جب دہلی میں پہنچونگا میں اول حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو شہر
سے باہر کرونگا میں جب یہ بات خدمتمیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کی پہنچائی فرمایا ہنوز دہلی دور است
الغرض جب عمارت تغلق آباد پہنچا کہ آبادی ہوئی اوسکی تھی تھے ہر منزل کی نیت یہ کہ کل شہر میں آکر حضرت
شیخ قدس سرہ کو باہر کرے اوسیوقت بجلی آسمان سے گری اور سنہ سات سو پچیس ٧٢٥ میں نیچے عمارت
مذکور کے ساتھ چند مصاحبوں کے ہلاک ہوا لیکن مدت سلطنت چار سال اور کسر سے تھے حضرت امیر خسرو
رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نہ سپہر نام سے اوسکے کہی بعد اسکے سلطان محمد غیاث الدین تغلق بجائے
باپ کے تخت دہلی پر بیٹھا اور وہ مخلص اور معتقد حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا تھا ابتدائی

جلوس میں اوسکے سال مذکور میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے اس عالم سے نقل فرمائی اوسنے
روضۂ عالی اور گنبد رفیع برسر مرقد مبارک حضرت کی تعمیر کیا رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان محمد تغلق نے ستائیس
سال سلطنت کرکے تاریخ اکیسویں ماہ محرم سنہ سات سو باون ۷۵۲ھ میں وفات پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مطلب پنجم

مطلب پنجم بیان میں تحمل اور تامل اور بردباری اور دلداری حضرت سلطان المشائخ کے کہ ساتھ خاص
عام کے رکھتے تھے اور ذکر بعضے مجالس کہ درمیان حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ و شیخ رکن الدین
ابو الفتح نبیرہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہم کے واقع ہوئیں اور تواضع اور سلوک کرنا
اون دونو بزرگ کا اپس میں رحمۃ اللہ علیہم اور طالبان راسخ الاعتقاد والانقیاد کے روشن ہو کہ
تفصیل تحمل اور بردباری حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی اس مختصر میں گنجایش نہیں ہو لیکن
چند نقل مجملاً بطریق تبرک کے ہر ایک کتاب سے کہ نام اونکے بجائے خود ذکر کیئے گئے لکھے جاتی ہیں
نقل ہے کتاب فوائد الفواد سے کہ ایک روز حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اوپر سجادہ کے
رونق افروز تھے کہ ایک جوالقی پہنچا اور لگا حضرتکو دشنام دینے لگا حضرت خواجہ خاموش تھے کچھ
نفرمایا اور جو کچھ امید وہ رکھتا تھا عطا فرمایا اور روی مبارک طرف حاضرین کے کیا اور فرمایا کہ
بہت لوگ میرے پاس آتے ہیں اور سرپاؤں رکھتے ہیں اور چیزیں لاتے ہیں پس ایک ایسا شخص
بھی چاہیے تا آوے اور بد کہوے تا تخفیف اون اچھوں کا ہوئے اور اسی معنی میں فرمایا کہ ایک

نقل

وقت ان پریشان لوگوں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور جو باتیں کہ لایق ناگفتہ یہ تھیں مجھکو
بہت کہیں تحمل کیا میں نے اور کہا میں نے جبتک جہان ہے جرم تجھسے اور عفو تمسے نقل ہو کتاب
فوائد الفواد سے ایکروز ایک نے حاضرین میں سے خدمت میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی
عرض کیا کہ بعضے لوگ خدمت حضرت خواجہ کو پرسر منبر اور کیا دوسری جا بد کہتے ہیں اور باتیں نا
مناسب زبان پر لاتے ہیں ہمکو دشوار ہوتا ہے اور سخت معلوم ہوتا ہے حضرت خواجہ نے فرمایا
کہ مجھکو بد کہتے ہیں میں نے اونکو معاف کیا کیا جائے ہے کہ دوسرا انکار کرے اور اسی معنی میں فرمایا
کہ ایک شخص چھجو نام ساکن اندرپت مجکو بد کہتا تھا اور برا چاہتا تھا وہ مرگیا تیسرے روز میں
اوپر اوسکی قبر کے گیا اور دعا کی میں نے کہ الٰہی جو کچھ اوسنے میرے حق میں ناسزا کہا ہے اور بد
اندیشہ کیا ہے میں نے اوس کو معاف کیا تو بھی واسطے میرے اوسکو عذاب نکر کہ بندہ تیرا ہے جب

حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے یہہ حکایت تمام کی فایدہ دوسرا فرمایا کہ اگر درمیان دو شخصونکے
خصومت پیدا ہو جائے کہ یہہ شخص اپنے دل کو کدورت سے صاف کرے تا اوسکی طرف سے آزار کم ہو
اور درویش کو چاہئیے کہ کسی سے نرنج کرے کہ مال صوفی سبیل ہے اور خون اوسکا مباح نقل ہو کتاب
فوائد الفواد سے کہ ایکوقت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کو کسی نے سحر کیا تھا چنانچہ وسماہ زحمت
سخت کھینچی یاران ایک مرد کو لائے کہ علامت جادو کو باہر لانہیں مہارت اوسکو تھی وہ نواح
خانقاہ میں پھرنیلگا اور ہر جگہہ سے خاک اوٹھا کر سونگھنے لگا یہانتک کہ پہنچا ایک جائے جب اوس
جگہہ کی خاک اوسنے سونگھا کہا اس جگہہ کو کہودو جب کہودا علامت سحر ظاہر ہوئی اوسکو توڑا
بمجرد توڑنے کے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کو ایک تفریح ہوئی اور شفا ہوکر استراحت
فرمائی اوس مرد نے کہا مجہکو اس باب میں اسدرجہ مہارت ہے اگر کہو نشان و نام اوس شخص کا
کہ جسنے سحر کیا ہے ظاہر کرونمیں یارون نے حضرت خواجہ کی خدمت میں عرض کیا فرمایا اوس عزیز کو منع
کرو کسیکو رسوا نکرے اوسنے جو کچھ میرے حق میں کیا میں نے اوسکو معاف کیا اور کہا کہ ایک
وقت ایکمردنے حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ شیخ فریدالدین گنجشکر پر جادو کیا تھا اور ظاہر
ہوا یارون نے چاہا کہ اوسکی ساتھہ بد سلوک کریں حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا میں نے اوسکو
معاف کیا اور گناہ اوسکا اوسکو بخشدیا اور بھی ایک وقت ایک عورت نے حضرت رسول علیہ السلام
پر جادو کیا تھا اور ظاہر ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چاہا تھا کہ اوسکو مارڈالیں رسول علیہ السلام
نے منع فرمایا اور کہا یا علی حق سبحانہ تعالی نے مجہکو صحت و کرامت کی ہیں کسواسطے اوسکو ماردوں گناہ
اوسکا اوسکو بخشا میں نے نقل ہے کتاب راحت المحبین سے ایک روز ساٹھہ نفر جوالق یعنے فقیر
گدڑے پوش خانقاہ میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے پہنچے قیام اور سلام بجا لائے اور
صحن خانقاہ میں سماع شروع کیا اور رقص کرنیلگے اور حضرت خواجہ کو دشنام دینا شروع کیا و حضرت
چونکہ خلق عظیم رکہتے تھے تحمل فرماتے اور معذرت کرتے تھے جب زمانہ اوپر اوسکے گذرا اور درویشون
نے دشنام سے بس نہ کیا پس فرمایا ساٹھہ زلہ کہانا مطبخ سے لاؤ اور درویشون کو دو تو کہا وہیں
شاید بھوکے ہوں جب کہانا درمیان سب کے بیگئے کہایا اور برا کہنے لگے حضرت سلطان المشائخ
قدس سرہ نے جب یہہ حال دیکھا منہ طرف درویشونکی کیا اور کہا ایعزیزو یہہ کہانا اوس چیز سے

نقل

نقل

نواح قرن میں کھایا تھا پڑا نہیں ہے بمجرد سننے اس بات کے درویش اُٹھے اور سر زمین پر لائے
اور ایک پانوں کھڑے ہوے اور کہا کہ ہم نے توبہ کی اور امید وار معافی کی ہیں جو کراست کہ ہم
چاہتے تھے دیکھے سے حضرت سلطان المشایخ نے دلداری درویشوں کی اور اُٹھا لانا خانقاہ کو تشریف فرماہوی
درویشوں نے ہاتھ کھانیکی طرف بڑھایا اور پھر درویشوں سے سوال کیا کہ مہربانی کر کے حقیقت کو ہمارے اوپر
ظاہر کرو کہ قرن میں کیا کھایا کہا کہ جسوقت طرف قرن کی ہم مسافر تھے پہنچے ہم ایک جائے کہ
ویرانہ محض تھا تین روز تک بو کھانے کی ہمکو نہ پہنچی چوتھے روز بھوک سے صحرا میں گشت کرتے
تھے تا کہ واسطے کہانے کے پاویں ہم ناگاہ پہنچے ہم اوس مقام پر کہ حضرت خواجہ اویس قرنی
رضی اللہ عنہ نے بتیس دانت اپنے اوس جگہ دفن کیے تھے زیارت کی ہم سب نے اور آگے کو روانہ
ہوئے ہم سب نے دیکھا کہ شتر مردہ پڑا ہوا ہے اور تمام گوشت اور پوست اوسکا بدبو ہو گیا ہے
مشورہ کیا ہم نے اور کہا ہم نے مدت تین روز کی ہوئی کہ بھوکے ہیں اور واسطے کھانے کے
اس ویرانہ میں بجز گوشت مردار کے نہیں ہے اگر نکھاینگے ہم ہلاک ہو جاینگے پس قدرے
گوشت اوس سے لیا ہم نے اور بریان کیا ہم نے اور کھایا ہم نے حضرت شیخ قدس سرہ نے
آج اوسکو کرامات سے یاد دلایا ہم شرمندہ ہوئے اور اوپر تحمل اور تامل اونکے کے معتقد ہوئے

نقل

نقل ہے بیچ احوال حضرت خواجہ اقبال قدس سرہ کے کتاب جامع الکلم سے کہ ایک وقت
حضرت خواجہ اقبال قدس سرہ نے خراسان کو واسطے سات ٹنکہ کے کہ اوپر اوسکے باقی رہا تھا
خرچ سے خانقاہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے جولان کیا اور کوئی شخص ہیبت سے
خواجہ کی اس معنی کو خدمت میں آنحضرت کے آگاہی نہ دے سکا ایکروز بیچارے نے اپنے
تئین دروازہ خانقاہ پر پہنچایا چاہا کہ اندر جاوے دربان نے جانے نہ دیا لیکن آواز زنجیر
کی گوش مبارک میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے پہنچی فرمایا جو کہ دروازہ پر آیا ہے
اندر آوے خراسان اندر گیا اور پاے مبارک میں حضرت شیخ کے گر پڑا اور حال عرض کیا
حضرت شیخ نے خواجہ اقبال قدس سرہ کو طلب فرمایا اور کہا لا الہ یہ کیا کام ناموزون ہے کہ تم کرتے ہو
مال خدا اور ملک خدا بندگان خدا کچھ چیز تم نے کہا ئی کچھ چیز واسطے اس غریب کے کیا حق
رکھتے تھے اوپر اس بیچارہ کہ جولان کیا تم نے جاؤ کبھی بار دیگر ایسی حرکت کرنا الغرض

حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے اوسیوقت لوہار کو طلب کرکے زنجیر اوسکی کٹوائی اور اسکو
خلاص کیا نقل ہے کتاب جامع الکلم سے ایک شخص صد ٹنکہ زر خدمت میں حضرت سلطان المشائخ
قدس سرہ کے لایا نا وقت تھا اسلئے حضرت نے فرمایا لا الہ رکھو کل دوستوں کو تقسیم کرینگے چونکہ
آخر وقت تھا نسیان حضرت پر غالب تھا ٹنکوں کو فراموش کیا خواجہ اقبال نے جانا کہ وہ ٹنکہ
خاطر مبارک سے فراموش ہوئے ہیں اُٹھا کر لے گئے ایک روز آنحضرت کو یاد آئے فرمایا لا الہ وہ
سو ٹنکہ لاؤ تقسیم کروں میں خواجہ اقبال اسطرف اور اوسطرف دوڑنے لگے اور طاقوں کو
دیکھنے لگے حضرت شیخ نے معلوم کیا کہ وہ خود لے گئے ہیں دوسرے کو وہاں دخل نہیں ہے
فرمایا لا الہ آؤ کیوں دوڑتے ہو اور کیا ڈھونڈھتے ہو میں جانتا تھا کہ قسمت چند شخص کی
کروں حق سبحانہ تعالے نے نصیب ایک کا کیا نقل ہے کتاب جامع الکلم سے کہ ایک وقت
میں مولانا شمس الدین یحییٰ قدس سرہ کہ خلیفہ خاص حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے
تھے اودھ سے واسطے ملاقات حضرت خواجہ کے آئے اور وہ شاگرد ان سے حضرت شیخ
ظہیر الدین بھکری کے تھے اونکو دشوار معلوم دیا کہ کسواسطے اول واسطے ملاقات میری کو نہ آئے
جب بعد چند روز کے مولانا واسطے زیارت حضرت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین قدس سرہ اور بھیر
اوستادان و یاران کے درخواست کئے اور حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے رخصت دی
وہ بعد زیارت حضرت خواجہ قطب الاقطاب قدس سرہ کے اول واسطے ملاقات حضرت شیخ
ظہیر الدین بھکری کے گئے انھوں نے التفات کیا اور دوسروں سے مشغول ہوئے وہ بیٹھے رہے
حضرت مولانا شیخ ظہیر الدین بھکری نے بعد دیر کے منہ طرف حاضروں کی کیا اور کہا کہ میں اونکو
ورطہ جہل سے باہر لاتا ہوں اور آدمی کرتا ہوں جب یہ آراستہ ہوتے ہیں جانتے ہیں اور
دوسرے شیخ بندہ اور مرید ہوتے ہیں جب وطن سے دہلی میں پہونچتے ہیں اول ملاقات
کو میری نہیں آتے ہیں اور حق اوستادی باطل کرتے ہیں وہ اس مضمون کے کلمات نامناسب
کہتے تھے اور مولانا خاموش بعد ایک ساعت کے عرض کیا کہ اگر ایک مرتبہ سلطان المشائخ قدس سرہ
کو دیکھیں تو جانیں کہ وہ کیسے شخص ہیں الغرض مولانا شمس الدین نے شیخ ظہیر الدین کی خدمت میں
حضرت سلطان المشائخ کے پہنچایا آنحضرت نے بہت تعظیم اونکی کی جب وہ بیٹھے کلام حدیث میں

نقل

نقل

شروع ہوا وبرکات باتیں حدیث شریف کی ہوتی رہیں اور جو کچھ کہ نقد وجنس سے اوس مجلس
میں پہنچا تھا جمع کرتے تھے خواجہ اقبال نے چاہا اٹھاویں حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا
لا لہ رہوان سب کو ساتھ چہار سو تنکہ دوسرے کے شیخ ظہیر الدین کی بھائی کرو جب انھوں نے
ایسا حال دیکھا زبان مدح میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے کھولی اور کہا سبحان اللہ
ایسے مردان بھی عالم میں ہیں کہ کمال شگفتگی سے تمام تن اون کا روح ہوا ہوا ور مروت اور
تحمل نے صورت پکڑ لی ہے اور اوسی روز سے اونکو خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس
سرہ کے رسوخ اور اعتقاد پیدا ہوا اور ایک محرمان اور مخلصان خاص سے ہوئے رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین ذکر بعضے مجالس کہ درمیان حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اور حضرت شیخ رکن الدین
پسر رشید حضرت شیخ صدر الدین قدس سرہ بن شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ کو واقع ہوئیں اور تنہا سے بایک
ان دونو بزرگوں سے درمیان میں ہوئے عرض کرتا ہے مولف کتاب محمد بولاق کہ شیخ
رکن الدین قدس سرہ کو حضرت سلطان المشایخ قدس کے ساتھ اخلاص اور اتحاد خاص اتنا تھا کہ شرح
اوسکی اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتے لیکن مجمل وہ مطلب سماع اور مطلب وفات میں
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ذکر ہوگا اس محل میں بعضے مجلسیں اور صحبتیں دونو حضرات
کی لکھی جاتی ہیں تا طالبوں کو وقت حاجت کے کام اوسے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ

نقل

شیخ رکن الدین قدس سرہ عہد میں سلطان قطب الدین کے ملتان سے دہلی میں آئے جب نزدیک پہنچے حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ نے استقبال کیا اور اون کو سرائے حوض خاص میں پایا ملاقات کی انہوں نے اور
تعظیم بجالائے اور بعد آرزو سے ادب کے جلد رخصت فرمایا صحبت تھوڑی دیر رہی جب
شیخ رکن الدین قدس سرہ سلطان قطب الدین سے ملے اوسنے کہا کہ بزرگان شہر سے اول کون تمہارے
پاس پہنچا فرمایا جو کہ بہترین شہر تھے یعنے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز دوسرے روز
ایسے کہ روز جمعہ تھا شیخ رکن الدین قدس سرہ سوار ہوتا سلطان المشایخ قدس سرہ سے ملاقات کریں سنا کہ حضرت سلطان
نماز جمعہ کے مسجد کیلوکھری میں موافق رسم معہودہ کے تشریف لے گئے ہیں اوسی جگہ پہنچے اور
نزدیک دروازہ شمالی مسجد کے جگہ پائی نماز میں مشغول ہوئے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
بمقام قدیم اپنے نزدیک در جنوبی مسجد کے مشغول تھے بعد فراغ نماز یاران نے حضرت

سلطان المشایخ قدس سرہ جنبر دی کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ واسطے ملاقات مخدوم کے اس مسجد میں تشریف لائے
انحضرت اوٹھے صحن مسجد کو کہ طول عظیم رکھتا ہے طے کیا اور مقام پر شیخ رکن الدین قدس سرہ تھے آئے
دیکھا کہ ہنوز نماز میں مشغول ہیں تواضع جو حضرت میں کمال درجہ پر تھی پس پشت اونکے بیٹھے
جب وہ نماز سے فارغ ہوئے اوٹھے اور ساتھ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مصافحہ
بجا لائے اور برابر حضرت سلطان المشایخ کے اجلاس فرمایا اور دیر تک مجلس گرم رہی جب اوٹھے
حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہ برسم دلداری ہاتھ میں ہاتھ دے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہمراہ اونکی
حکایت کرتے ہوئے اوپر دروازہ مسجد کے کہ نیچے اوسکے ڈولہ حضرت سلطان المشایخ قدس
سرہ کا چھوڑا تھا آئے اور ڈولہ اونکا بھی اسی دروازہ پر لائے الغرض جب یہ دونوں
بزرگ دروازہ پر پہنچے شیخ رکن الدین قدس سرہ نے بسلسلہ تعظیم حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرمایا کہ اول
آپ ڈولہ میں سوار ہوں انھوں نے شیخ رکن الدین قدس سرہ کو فرمایا کہ اول آپ سوار ہو آخر اس امر پر
قرار ہوا کہ شیخ رکن الدین اول سوار ہوئے اور اپنے قیامگاہ پر تشریف لے گئے نقل ہے

نقل

کتاب سیر الاولیا سے اوس مقام میں کہ روضہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا ہے ایک
حوض تھا بہت مصفا گرد اوسکے خواجہ جہان آیاز نے کہ ایک مریدان سے انحضرت کے ہیں
عمارتیں بلند تعمیر کی تہیں اور بعض یاران سلطان المشایخ کہ حین حیات میں حضرت کے رحمت
حق میں واصل ہوئے تھے باشارۂ حضرت کے اوس جوار میں مدفون ہوئے تھے اور حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ نے چند چبوترۂ کلاں بس پاکیزہ گچ سے واسطے مقابر یاران
کے ترتیب دئے تھے اور اوسجگہ کا نام خطیرہ رکھا تھا اور حضرت اکثر اوقات واسطے فاتحہ
اور زیارت یاران اور سیر حوض کے اس مقام میں تشریف لیجاتے اور کھانا افطار کا
اسجگہ نوش فرماتے اور اوپر چہت عمارات خواجہ جہان آیاز کے استراحت کرتے ایک روز
حضرت سلطان المشایخ اوس خطیرہ میں اوپر بام عمارت مذکور کے تھے جو حضرت شیخ رکن الدین
ابو الفتح قدس سرہ واسطے ملازمت کے تشریف لائے جب نزدیک پہنچے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بام سے
نیچے تشریف لائے اور گنبد میں دروازہ میانگی کے ایک چبوترہ مقابر یاران کے ہے حضرت
شیخ رکن الدین قدس سرہ سے ملاقی ہوئے او دونوں پائے مبارک میں شیخ رکن الدین قدس سرہ کے آزار تھا

جب چاہا ڈولہ سے نیچے اتریں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے بہ سبب حلم اور تواضع کے منع فرمایا اور واسطے تصدیع اونکے اوسی گنبد دروازہ میں مجلس فرمائی شیخ رکن الدین قدس سرہ اسیطرح ڈولے میں بیٹھے تھے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ دلداری و غمخواری فرما رہے تھے اور پرسش بیماری کی فرماتے تھے جب اوس سے فارغ ہوئے حکایات عجایب و غرایب ہونے لگیں اس حال میں مولانا عماد الدین اسمعیل برادر خورد حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہ کے کہ اوس مجلس میں حاضر تھے عرض کیا کہ آج کے روز یہ مجلس وجود باجود سے آپ دو بزرگوں کے آراستہ ہے کہ بہترین زمانہ ہیں اور مجھکو ایک مشکل درپیش ہے اگر حکم ہو عرض کروں تا برکت انفاس مبارک آپ کے سے آسان ہو فرمایا کہو کیا ہے انھوں نے عرض کیا کہ حضرت رسول علیہ السلام نے جو مکہ سے مدینہ میں ہجرت فرمائی اوسکا سبب کیا تھا ان دو بزرگوں نے جواب میں ایک دوسرے کے تواضع کیا آخر یہ قرار پایا کہ اول شیخ رکن الدین قدس سرہ جواب دیویں اونھوں نے نسبت آنے کی اپنی خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے کنایہ کرکے کہا کہ بعضے واردات آلہی موقوف اسپر تھے کہ جب رسول علیہ السلام مدینہ میں تشریف لاویں تو اوس فیض کو پہنچیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے اوس رمز کو دریافت کرکے تبسم کیا اور نسبت تشریف لانے شیخ رکن الدین قدس سرہ کو طرف اپنی ارادہ کیا فرمایا کہ جو وجہ اس باب میں دلمیں بندہ کے پہنچی ہے یہ ہے کہ رسول علیہ السلام نے اکثر اہل مکہ کو سعادت ارشاد سے بہرہ مند کیا تھا لیکن بعضے اہل مدینہ کہ خدمت میں اونکی پہنچ نہ سکے محروم تھے پس آنحضرت نے بتقدیر مقدور حقیقی مدینہ میں تشریف لائے تا محرمونکو ساتھ دولت کمال کے پہنچا کر بے نصیبی سے نکالیں اور شرف اسلام سے مشرف کریں شیخ رکن الدین قدس سرہ نے اس جواب انبساط آمیز اور تواضع انگیز سے تحسین کے واسطے اور بھی دل سایل کا آسودہ ہوا اسی عرصہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے حضرت سید مبارک ملتانی بن سید محمد کرمانی قدس سرہ کو کہ جو ہمشہر اور ہمزاجب ان حضرت شیخ رکن قدس سرہ کے تھے فرمایا کہ واسطے شیخ کے کھانا لاؤ اور کھلاؤ جب وہ دسترخوان لائے دیکھا کہ ڈولہ میں حضرت شیخ کے کاغذ مضمونوں کے بہت پڑے ہیں اور جائے بچھانے دسترخوان کی نہیں ہے شیخ کاغذوں کو ایک طرف کرنے لگے اسمیں حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہ نے منھ طرف حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے کیا اور کہا مولانا یہ عزالفض

مسکینوں کی ہیں جس وقت کہ میں سلطان کے پاس جاتا ہوں محتاج عرضیاں ڈولہ میں ڈالتا ہیں
تا مطلب اون کا کفایت کو پہنچا دیں اور آپکے روز یہ جانتے تھے کہ میں نزدیک شہنشاہ دین
کے آتا ہوں میں اور سلطان المشایخ قدس سرہ ساتھ حسن عبارات کے تواضع کرتے الغرض جب کھانا
ترتیب دیا گیا سید مبارک نے پیالہ سرکے کا شیخ سے زیادہ دور رکھا انھوں نے فرمایا نزدیک
لاؤ شاید سرکہ بھی ملتان سے ہو اس معنی میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے تبسم کیا اور
کہا یعنی سید مبارک ملتانی اور سرکہ کو کہکے فرمایا ہم شہری ہے انہوں نے بھی دونوں کو ارادہ میں
لاکر کہا نان ترش ہے اسی سبب سے ہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا عزیز یہی اسی
سبب سے ہے جب دسترخوان بڑھایا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے خواجہ اقبال قدس سرہ کو فرمایا
کہ چند پارچہ جیسیں شانہ بافت اور سو تنکہ زر سرخ واسطے شیخ رکن الدین قدس سرہ کے لاؤ انھوں نے
حاضر کئے اور روبرو شیخ رکن الدین قدس سرہ کے رکھے انہوں نے لینے میں عذر پیش کیا حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ نے اوسکو اوسکے بھائی کو عطا فرمایا انھوں نے باشارہ برادر بزرگ اپنی
کے لیکر تسلیمات عنایات بجا لائے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ ایک وقت حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کو شروع اول فاتحہ میں علالت تھی شیخ رکن الدین قدس سرہ واسطے عیادت کے
آنحضرت کے خانقاہ میں تشریف لائے اور کہا ہر کوئی ان ایام میں واسطے حاصل کرنے
دولت [illegible] کے آتا ہے میں نے کوشش کی تا سعادت زیارت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کے پاویں اور [illegible] کا حاصل کروں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بسبب اس بات کے چشم
پر آب ہوئے اور ساتھ کرم کے معذرت شیخ رکن الدین قدس سرہ کی فرمائی نقل ہے کتاب سیر الاولیا
سے جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو رحمت حق روبکار ہوئی اور جسم مبارک پر اونکے
ضعف زیادہ ہوا شیخ رکن الدین قدس سرہ واسطے عیادت کے تشریف لائے حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہرگز طاقت نیچے اترنے کی نہ رکھتے تھے اونے
کہا آؤ اور چارپائی پر آرام کرو وہ ادب سے نہ آئے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے
اونکے واسطے چارپائی طلب کی اور اوسپر بٹھلایا لیکن سب یاران متحیر تھے کہ حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ عالم تحیر میں ہیں کلام اور محاورہ ساتھ شیخ رکن الدین قدس سرہ کے کیونکر فرماینگے وہ لقوت

بحال اپنی حالت میں آئے اور حکایات دلکشا اور نقلیں جان فزا میں مشغول ہوئے اسمیں حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے انبیار کو اختیار ہے اگر چاہیں دنیا میں رہیں اور اگر چاہیں جاویں اور اولیا کہ خلفا اونکے ہیں یہ بھی اسی کا اختیار رکھتے ہیں پس آپ کو لازم ہے کہ چند روز واسطے حیات اپنی کے درخواست کریں تا فیض سے اونکے بعضے ناقصان کو کمال حاصل ہووے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اس کلام سے چشم پر آب ہوئے اور فرمایا میں رسول علیہ السلام کو ہر شب خواب میں دیکھتا ہوں کہ مجھکو فرماتے ہیں اے نظام اشتیاق تیرا مجھکو بہت ہے حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہٗ اور حاضران مجلس اس بات سے رونے لگے بعد اسکے حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہٗ واپس تشریف لیگئے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اسی زمانہ میں رحمت حق میں واصل ہوئے

مطلب ۱۱ یازدہم بیان میں حکایات تصرفات اور کشف کرامات حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اور تفصیل مراتب سالک اور اقسام ولایت اور تفسیر تعداد اور اسماے اقطاب وابدال وغیرہ کہ قوام عالم کا بوجود انکے موقوف ہے اور تشریح مرتبہ محبوبیت یعنی معشوقی کی

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے ایکوقت چند یاران کو اتفاق ہوا کہ خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حاضر ہوں اون میں ایک دانشمند تھے جب ہر ایک نے ان یاروں سے تحایف اور شیرینی مختلف قیمت کے خرید کئے اون دانشمند نے فکر کیا کہ یہ لوگ ہدیہ مختلف کو روبرو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے رکھدینگے اور خادم سبکو اوٹھا لیلینگے اونھوں نے قدرے ریگ راستہ سے اوٹھا کر کاغذ میں لپیٹ لیا اور ساتھ لائے جب خدمت میں آنحضرت کے پہنچے ہر شخص نے تحفہ اپنا خدمت میں گذرانا دانشمند نے وہ پڑیہ ریگ کی بھی داخل ہدیہ کی خادم اوس ہدیہ کو اوٹھانے لگے چاہا اوس پڑیہ ریگ کو اوٹھاویں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا اس پوڑیہ ریگ کو چھوڑو کہ یہ سرمہ خاص میری آنکھوں کا ہے وہ دانشمند اس کرامت سے شرمندہ ہوئے اور تایب ہوئے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ نے اونکو تشریف خاص سے اپنی مشرف کیا اور روز بروز ترقیات پائی

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت مولانا وجیہ الدین پائلی کہ مرید اول سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں فرماتے ہیں کہ مجھکو ایکمرتبہ نہایت دق ہوئی طبیبوں

نے کہا باعمیں یا دریا کے کنارے پر سکونت کرو تا تمکو راحت ہوا ور شفا حاصل ہو میں نے کہا کہ
کسی کے باعمیں سکونت دشوار ہے مگر دولت خانہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کے لب دریا ہی جاؤں
اور وہاں رہوں الغرض دوا کہ جو طبیب نے فرمائی تھی لی میں نے اور گھر میں حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے گیا میں دیکھا میں نے کہ افطار کر چکے ہیں چونکہ موسم جاڑوں کا تھا ایک
شخص ساگ میتھی کا ایک پتیلہ اندر لایا ہے تناول فرماتے ہیں جب مجھکو دیکھا کہا بسم اللہ آؤ حالانکہ جانتا تھا
میں کہ بیماری تپ دق کو ساگ میتھی کا بہت گرم اور مضر ہے لیکن حسب الحکم حضرت کے کھایا جب میں
وہاں سے اٹھا صحت کامل پائی چنانچہ پھر کسی علاج کا محتاج ہوا میں نقل ہے کتاب سیر الاولیا ہی
مولانا بدر الدین غزنی کہ یاران قدیم سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کے ۔ فرماتے تھے کہ ایک شب میں
میں دولتخانہ حضرت کے بیٹھا تھا ایک شتر کو دیکھا میں نے کہ غیب سے ظاہر آیا اور نیچے دریچے
مکان کے کھڑا ہوا اور آنحضرت راہ دریچہ سے اوپر اوس شتر کے سوار ہوئے اور راہ ہوا کی لی
میں بیہوش ہوا ایک عرصہ کے بعد جب ہوش میں آیا میں نیند جاتی رہی آخر شب تک بیدار رہا میں
دیکھا میں نے کہ وہ شتر پھر آیا اور نیچے اوس دریچے کے قرار پکڑا حضرت سلطان المشایخ قدس
سرہ نے دریچے کو کھولا اور اندر گئے شتر غایب ہوا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ شیخ نجم الدین
اصفہانی قدس سرہٗ مدت سال سے مجاور خانہ کعبہ کے تھے اور واسطے اپنے مسکن بنایا تھا قریب میں
کہ ہمیشہ نظر اونکی خانہ کعبہ پر پڑتی تھی اور وہ شیخ کامل حال تھے مجاوران مکہ نے اونسے پوچھا
کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ امروز مقتدائے وقت خود ہیں عالم کو ساتھ مقصد ارشاد کے پہنچاتے
ہیں حکمت کیا ہے کہ واسطے زیارت خانہ کعبہ کے نہیں آتی اور دولت حج کی نہیں پاتے فرمایا کہ
وہ بیشتر اوقات نماز صبح کے خانہ کعبہ میں گذارتے ہیں اور جماعت میں ہمارے ساتھ موافقت
کرتے ہیں پس احتمال رکھتا ہے کہ وہ شتر فرشتہ ہو کہ غیب سے ظاہر ہوا اور مکہ شریف میں حضرت
کو پہنچاتا ہو نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے ایک عزیز حکایت کرتے تھے کہ میں ایک وقت وطن سے
اپنے واسطے دریافت سعادت زیارت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کے روانہ ہوا گذر میرا قصبہ بدایوں پر
ہوا دل میں آیا کہ اوس جگہ شیخ مومن درویش سکونت رکھتے ہیں اونسے ملاقات کرنی چاہیے
جب اونسے ملا میں پوچھا کہاں جاؤ گے کہا میں نے خدمت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ

نقل

نقل

کہا اونکو سلام میرا پہنچانا اور کہنا کہ یہ وہ موہن ہے کہ ہر شب جمعہ کو کعبہ شریف میں آپسے ملاقی
ہوتا ہے جب خادمیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے پہنچا میں عرض داشت کی میں نے کہ
قصبہ بوندی میں ایک درویش ہے موہن نام سلام التماس کیا ہے اور کہا ہے کہ میں وہ موہن ہوں
کہ ہر شب جمعہ کو خانہ کعبہ میں آپ سے ملاقات کرتا ہوں حضرت خواجہ اس بات سے غصہ ہوئے اور فرمایا
کہ وہ درویش اچھا ہے لیکن اپنے ساتھ زبان نہیں رکھتا یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ ہر شب کعبہ جاتے تھے اور شیخ موہن ہر شب جمعہ کو سبحان اللہ مردان خدا کو
کیا قوت اور کیا حوصلہ ہوتا ہے نقل ہے کتاب جامع الکلم سے کہ ایک وقت خانقاہ میں حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کے پایین کھودے تھے پانی اوسکا شور پیدا ہوا حضرت خواجہ اقبال
قدس سرہ کہ میر اس کام کے تھے اطلاع اس امر کی خدمت میں کی اونھوں نے فرمایا کہ مجھکو حالت
سماع میں کہنا ایک روز حضرت شیخ سماع سنتے تھے اور وقت اچھا تھا کہ حضرت خواجہ اقبال قدس
سرہ پہنچے اور عرض کیا کہ پانی پایین کا شور ہے حضرت شیخ نے فرمایا دوات اور قلم اور پارہ کاغذ
لاؤ اُنھوں نے موجود کرکے عین تواجد میں دست مبارک میں حضرت شیخ کے دیا اُنھوں نے پارچہ
کاغذ پر کچھ لکھا اور خواجہ اقبال قدس سرہ کو دیا اور فرمایا جاؤ اسکو پانی میں پایین کے ڈالو جب اُنھوں نے
پانی میں ڈالا اچھا شیرین ہو گیا نقل ہے کتاب خیر المجالس سے کہ ایکوقت ایک سوداگر خواجگی نام
شہر اودھ سے دہلی میں واسطے سودے کے آئے تمام اسباب کو فروخت کیا اور روپوں کو حجرہ
میں رکھا اور خود کسی کام کو باہر گئے ایک غلام رکھتے تھے وہ حجرہ پر آیا اور چھت کو توڑ کر روپیوں
کو لے گیا جب خواجگی پہنچے اور ایسا حال دیکھا روتے ہوئے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کے پہنچے اور اس امر کو ظاہر کیا حضرت خواجہ نے ایک لمحہ مراقبہ کیا اور فرمایا اے خواجہ
جب اودھ روانہ ہوگے تو میرے پاس آنا وہ وقت روانہ ہونے کے خدمت میں شیخ کی حاضر
ہوئے فرمایا جاؤ غلام تمھارا تمکو اودھ میں ملیگا جب خواجگی اودھ میں آئے دوسرے روز
بازار میں جاتے تھے ایک مرد نے آواز دی خواجگی تم ہو کہاں آؤ اور غلام اپنے کو لو کہا
کہاں ہے کہا کوتوال شہر کٹرہ نے اوسکو خمار خانہ سے پکڑ کر قید کیا ہے اور اوسنے ظاہر کیا ہے
کہ میں غلام خواجگی کا ہوں خواجہ میرے اودھ سے واسطے سودے کے دہلی گئے تھے اب آنچہ

نقل

نقل

ہوں خواجگی اور وہ مرد آگے کوتوال کے آئے اور غلام کو ساتھ لیا مع مال کے۔ نقل ہے کتاب خیر المجالس سے کہ ایکوقت ایک شخص نے مجلس سماع کی تھی اور حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ بہ سبب دوستی اوسکے بھی اوس مجلس میں حاضر ہوئے اور خلق اللہ خاص وعام کا واسطے قدم بوسی آنحضرت کے انبوہ بہت ہوا جب سماع موقوف ہوا صاحب دعوت حیران رہا کہ طعام بچاس ساٹھ آدمیونکے موافق ہے زیادہ کے نہیں اور خلقت بہت جمع ہوئی کیا تدبیر کروں بجز اسکے مصلحت نہ دیکھی کہ مردم بے دعوت کو باہر کرے لاچار مجلس میں آئے اور خلق اللہ کو باہر کرنے لگے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے جب ایسا حال دیکھا پوچھا کیا کرتے ہو اونہو عرض کیا کہ کھانا تھوڑا ہے لاچار مردمان بے دعوت کو باہر کرتے ہیں حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا مت کرو یہ اچھا نہیں ہے جو لوگ کہ سماع میں شریک تھے کھانے میں بھی شریک ہونی چاہئیں اگر تم نکالتے ہو تم جانو میں بھی کہانے میں ہاتھ نہ ڈالونگا بعد اسکے فرمایا کھانا کیا رکھتے ہو عرض کیا نان اور گوشت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے مبشر خادم کو اپنے فرمایا کہ جاؤ ترتیب کرو انھوں نے تصرف باطن سے حضرت شیخ کے تمام مجلس کو کھانا سیر کرکے دیا۔ نقل ہے کتاب خیر المجالس سے ایک شخص سرساوہ میں جاگیر رکھتے تھے گھر میں اونکے آگ لگی اور فرمان جاگیر کا اونکی جلگیا بار دیگر وہ اسطے فرمان جدید کے شہر دہلی میں پہنچے اور روپیہ خرچ کرکے فرمان بنا تیار کراکر دستار میں لپٹیا اور آستین میں رکھا جب منزل میں آکے دیکھا کہ فرمان آستین میں نہیں ہے جانا کہ راستہ میں گر گیا اوس راہ سے اُلٹے پھرے اور در دولت سرائے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک بار ساتھ گدائی کے فرمان جاگیر کا اپنے حاصل کیا تھا آگ لگی وہ جلگیا اذلون پھر دریوزہ کرکے فرمان جدید تیار کیا آستین میں رکھتا تھا کسی جا گر پڑا ہر چند ڈھونڈا لیکن نپایا میں نے حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا مولانا اگر قدرے شیرینی واسطے روح حضرت شیخ الشیوخ عالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے نذر دو تو فرمان پاؤگے انھوں نے قبول کیا اس عرصہ میں مسافران پہنچے حضرت شیخ انیوالونکے ساتھ حکایتوں میں مشغول رہتے اور اوسیطرح شگفتہ دل اور با خاطر کسل مقابل آنحضرت کے بیٹھے تھے پھر جب نگاہ حضرت سلطان المشائخ کی اوسکے اوپر پڑی فرمایا اے خواجہ اگر شیرینی کو ابھی لاؤگی

نقل

فرماں کو ابھی اسیوقت پاؤ گے وہ دانشمند اُٹھے ایک شکستگی کہ جو اپنے پاس رکھی تھی حلوائی کو دی
اور کہا کہ اسکا حلوا دو اور رسم یہ تھی کہ وقت حیات حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کے حلوائیان اور کاکیان
اور گل فروشان اوپر دروازہ خانقاہ شریف کے صف بصف بیٹھے تھے اور دوکانیں آراستہ کرتے
تھے الغرض جب حلوائی نے حلوا وزن کیا اور کاغذ کو کھینچا تا ٹکڑہ کرے حلوا لپیٹے فرمان اوسکی جاگیر
کا تھا پہچانا فریاد کی پھاڑ مت مجھکو بھی کاغذ مطلوب ہی حلوائی نے اوس کاغذ کو مسلم اونکے حوالہ کیا
وہ اُس کاغذ اور حلوے کو لیکر خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے پہنچے اور وہاں سے

نقل

خوش دل اپنے وطن کو روانہ ہوئے نقل ہے کتاب نفحات الانس سے ایک شخص کی دستاویز
تعدادی زر کثیر کی گم ہوئی خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حاضر ہوا اور رقعہ
گم ہونے پر انکا عرض کیا اور ظاہر کیا اور بہت بیقرار ہوا حضرت نے ایک درم اوسکو دیا اور کہا
اسکا حلوا خرید کرکے درویشوں کو دے جب اوس شخص نے درم حلوائی کو دیا حلوائی نے حلوا

نقل

کاغذ میں لپیٹ کر اوسکو دیا وہ کاغذ اوسکی سند تھی دیکھا اور خوشدل ہوا نقل ہے کتاب نفحات الانس
سے کہ ایک شخص کے سو دینار دوسرے پر قرض تھے اور اس باب میں اُس سے کاغذ برسم حجت
لکھا لیا تھا جب وقت مطالبہ کا پہنچا کاغذ کو گم کر دیا اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کی خدمت میں درخواست دعا کی فرمایا میں پیر ہوں اور شیرینی کو دوست رکھتا ہوں میں جاؤ
ایک رطل حلوا واسطے میرے لاؤ تا کھاؤں میں اور تمکو دعا کروں میں اوسنے حلوا خریدا اور کاغذ

نقل

میں لپیٹ کر روبرو حضرت شیخ کے حاضر کیا وہ کاغذ حجت یعنے تمسک اوسکا تھا شیخ نے حوالہ اسکے
کیا اور فرمایا کہ حلوا بھی تو خود لیجا اور کھا اور بچوں کو اپنے دے وہ لیگیا نقل ہی کتاب نفحات الانس
سے ایک وقت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے وضو کیا چاہا محاسن مبارک کو شانہ

نقل

کریں شانہ طاق میں تھا خادم نزدیک نہ تھا جو کنگھا دیتا آپنے خود دھیان فرمایا اور ساتھ ہی
اسکے شانہ دست مبارک میں آ رہا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت قاضی محی الدین کاشانی
قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں ایکوقت گھر سے وضو کرکے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے
حاضر ہوا دل میرا مشوش تھا کہ تجدید وضو کیا ہے حضرت نے نور باطن سے دریافت کیا
اور کہا کہ ایک روز میر سید اجل میرے پاس آئے اور چاہتے کہ میں اوسنے کر تا اونکو حاضر نہ پاتا

کہامیں نے سید کیا حال ہے تمکو غائب دیکھتا ہوں میں کہا مخدوم وضو گھر میں کیا تھا میں بے سبب
تجدید وضو کے دل میرا شوش ہے کہا میں نے کہ سید جاؤ وضو کرو اور خوش آؤ اور ساتھ صحبت کی
بیٹھو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ جب اس حرف پر پہنچے میں اٹھا اور عرض کیا میں نے
نقل
یا مخدوم میرا بھی یہی واقعہ ہے حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کہ جاؤ وضو کرو اور خوش آؤ نقل ہے
کتاب سیر الاولیا سے کہ ایکوقت دو یار خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ایک
جا حاضر ہوئے ایک نے وضو احتیاط سے کیا حضرت نے اوسکو فرمایا وضو میں احتیاط کرنی چاہیئے
نقل
کہ الوضوء سلاح من اسلحۃ اللہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ ایکوقت خدمت میں حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کی ایک شخص کھانا لیجاتے تھے دل میں اونکے گذرا اگر شیخ دست مبارک سے
اپنے نوالہ میرے منھ میں رکھیں تو بہت کامرانی کروں میں جب سعادت ملازمت سے مشرف ہوئے
دسترخوان اٹھایا تھا حضرت شیخ پان کھارہے تھے دہن مبارک سے اپنے نکالکر اون کے منھ
نقل
میں دیا فرمایا لو بہتر ہے یہ اوس سے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت خواجہ ابا بکر مصلے
بردار کہ بشرف قرابت حضرت کے مشرف تھے فرماتے تھے کہ ایکوقت مجھکو حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ نے جبہ خاص اپنا عطا کیا میں نے ترتیب شکرانہ کی کی ایک نے احباب میں سے کہا کہ یہ جبہ تمکو فینا
پڑیگا میں غصہ ہوا جب شکرانہ خدمت میں حضرت کی لیگیا میں اپنے خادم کو فرمایا ایک میرے عزیز
اس سے لیلو عرض کیا میں نے یہ سب قبول ہو تبسم کیا اور فرمایا کہ جبہ تمکو فینا ہوجائیگا نقل ہے
کتاب سیر الاولیا سے کہ ایکوقت ایک دوست دوستوں میں سے سلطان المشایخ کے دلمیں گذرا
کہ اگر شیخ بقیہ آب کہ جس سے افطار فرماتے مجھکو عنایت فرماویں کرامت ہو حضرت شیخ نے اسی
نقل
وقت بقیہ آب اون یار کو دلوایا وہ متحیر ہوئے نقل ہے کتاب چشتیہ بہشتیہ سے کہ ایک
روز مولانا وجیہ الدین پایلی واسطے زیارت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے جاتے تھے
ایک پیر بصورت زاہد راستے میں اونسے ملا اور چند مسئلہ بطریق دانشمندانہ ہر ایک علم سے
سوال کیئے حضرت مولانا نے کمال علم سے اپنے جواب فرمایا بعد اوسکے اوس پیر نے کہا کہ
میں نے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو بہت دیکھا ہے وہ اتنا علم نہیں رکھتے تم با
وجود اس فضیلت کے اونکے پاس کسواسطے جاتے ہو مولانا نے کہا کہ تم نہیں جانتے خاص

اونکو علم لدنی ہے اوسنے کہا شیخ جاہل ہیں مولانا نے جانا کہ یہ پیر ابلیس ہے کلمہ لاحول ولا قوۃ
پڑھا وہ اونکے روبرو سے غائب ہوا جب خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی پہونچا فرمایا
کہ مولانا اوس پیر کو خوب پہچانا تمنے والا نہ راہ تمہاری مارتا تھا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے
مولانا بہرام کہ بندگان سے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل کے ہیں فرماتے تھے سلطان المشایخ
قدس سرہ کو زیارۃ حضرت خواجہ قطب الاقطاب قدس سرہ میں نہایت مشغول پایا میں نے جب روز ہو دیکھا
میں نے کہ خوش ہیں پوچھا کہ یہ خوشی کس سبب سے ہے فرمایا کہ آجکی رات مجھکو دکھلایا ہے کہ جو تمکو
ایکبار دیکھے اوسکو بخشا میں نے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے ایک بزرگ نے حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کو معاملہ میں بیچ بہشت کے اوپر تخت کے بیٹھا دیکھا پوچھا خدا تعالیٰ نے
تمہارے ساتھ کیا کیا فرمایا خلق کو دنیا میں مجھسے وظیفہ دلواتا تھا اوسکو قبول کیا عوض
اوسکے واسطے میرے ہر روز ہر روز ہزار ہزار دوزخیونکو بخشتا ہے اور داخل بہشت کرتا ہے نقل ہے امیر
خسرو قدس سرہ کہ ایک مریدان خاص سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں دہ دیباچہ کتاب
افضل الفواد میں جسمیں الفاظ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو جمع کیے ہیں لکھتے ہیں جس روز بندہ خدمت
میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حاضر ہوا دلمیں یہ اندیشہ کیا میں نے اول اوپر
دروازہ حضرت خواجہ رستی کے جاؤں باہر دروازہ سے کے بیٹھوں گا اگر حضرت خواجہ
ہمکو یاد فرمادینگے اور اندر طلب کرینگے اوسوقت شرف ملازمت سے مشرف ہونگا میں اور
ارادت لاؤنگا الغرض جب اوپر دروازہ دولت خانہ خواجہ بندہ نواز کے پہنچا میں بیٹھا میں ایک
ساعت نگذری تھی کہ مبشر خدمتگار خواجہ کے باہر آئے اور آواز دی کہ ترک خسرو نام جو آیا ہے
حکم ہوتا ہے کہ اندر آوے اوٹھا میں اور برابر اونکے اندر گیا میں اور سر اوپر زمین کے لایا
میں حکم ہوا سر اوٹھا سر اٹھایا میں نے رحمت کی اور فرمایا اچھے آئے تم آؤ بیٹھو جب یہ کرامت
میں نے دیکھی اوسیوقت سعادت بیعت سے مشرف ہوا میں اور اپنے تئیں اونکے پلہ میں باندھا
میں نے خواجہ نے بارانی خاص اور کلاہ چار ترکی کہ جو سر مبارک پر تھی بندہ کو عنایت کی اور
شفقت فرمائی نقل ہے حضرت امیر حسن علا سجزی قدس سرہ سے کتاب فوائد الفواد میں لاتے
ہیں کہ ایک روز اس بندہ کو تھوڑا تردد دلمیں تھا اس گمان سے کہ کسی شخص نے بدی اسکی پیچھے کی

نقل
نقل
نقل

خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے بیان کی ہے جب دولت ملازمت میں حاضر
ہوا اسکا کشف کیا فرمایا اگر ایک ساتھ ایک مرد کی برائیاں کرے سننے والے کو اسقدر چاہیے
کہ فہم کرے یہہ بات سچی ہے یا جھوٹی یا کوئی غرض رکھتا ہی جب بندہ خدمت سے خواجہ کی
یہہ بات سُنی عرض کیا کہ بجنسہ خدمتگاروں کا حال اپنا کیا عرض کروں کہ باطن مخدوم اسپر آگاہ ہی

نقل

نقل ہے کتاب افضل الفواد سے کہ ایکروز حضرت سلطان المشایخ اوپر دروازہ اپنے خانقاہ
کے رونق افروز تھے کہ ملک محمد غیاث پوری مع اور تین یاروں کے پہنچا اور سرا وپر زمین کی
رکھا فرمان ہوا بیٹھو وہ تسلیمات بجالاکر بیٹھے حضرت نے خواجہ اقبال کو فرمایا وہ خربزہ کہ تم نے
رکھا ہی لاکر ملک محمد کے روبرو رکھو انھوں نے ایسا ہی کیا بعدہ فرمایا وہ نبات اور خرما کہ موجود
ہے ان تین یاروں کو دو دو مٹھی میں لائے بعد چاروں شخص اُٹھے اور سرا وپر زمین کے رکھا
اور عرض کیا پایا ہم نے جو کچھہ کہ دل میں رکھتے تھے نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے ایک وقت

نقل

شیخ رکن الدین فردوسی نے تین یاروں کو اپنی خدمت میں سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کے بھیجا کہ واسطے ارواح پاک حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر قدس سرہ کے لئے
میں نے کہانا تیار کیا ہی حضرت شفقت فرماویں اور یہاں تشریف لاویں ایک نے اون تینوں
میں سے کہا کہ اگر حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو کرامت ہی مجھکو کھانا اور چاندی عنایت
کرینگے دوسرے نے کپڑا تیسرے نے کہا کہ میں بزرگوں سے کرامت کا امتحان نہیں کرتا جب خدمت میں
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی پہنچے پیغام شیخ رکن الدین قدس سرہ کا پہنچایا فرمایا میں نے بھی کھانا
بروح اقدس حضرت شیخ الشیوخ العالم کے ترتیب کیا ہے آ نہیں سکتا لیکن دل میرا طرف تمھاری
ہوگیا اسمیں ایک مرد ایک دیگ دہی کی اور چار ٹنکہ سیم کے نذر لایا حضرت شیخ نے خادم

نقل

کو فرمایا اوس شخص کو دو کہ جس نے کہانا اور چاندی اپنے دلمیں طلب کیا تھا اور گھر سے ایک
جامہ لاؤ اور آگے اس مرد کے رکھو تیسرے کو فرمایا درویشوں فقرا کے اسیطرح آنا چاہیے کہ جیسا کہ
تم آئے ہو اور دو ٹنکہ طلا یعنی دو اشرفی خاص اونکو عنایت کی نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے
کہ شیخ رکن الدین فردوسی قدس سرہ کو محبت میں حضرت سلطان المشایخ کے چنداں اخلاص نہ تھا انھوں
نے شہر سے باہر آکر کنارہ دریائے جمن کے برابر آنحضرت کے مقام بنایا اور شیخی کی بنیاد کی

اور فرزندان اور ملازمان اونکے ساتھ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے عداوت سخت رکھتے تھے چنانچہ اکثر اوقات بیٹے اونکے کہ جوان تھے کشتی میں سوار ہوئے اور سماع کہتے ہوئے اور رقص کرتے ہوئے نیچے خانقاہ آنحضرت کے گذرتے تھے اور تقلید صوفیاں کرتے تھے ایکروز حضرت سلطان المشایخ اوپر بام خانقاہ اپنے کے مشغول بیٹھے تھے کہ شور سماع گوش مبارک میں حضرت کے پہنچا چشم مبارک کھولی دیکھا کہ پسران شیخ رکن الدین کشتی میں سوار ہیں تقلید سماع کرتے ہیں بنظر تیز نگاہی طرف کشتی کے فرمایا سبحان اللہ ایک اس راہ میں خون کھاتا ہے دوسرے اونکی تقلید کرتے ہیں پس دست غضب آستین سے کھینچا اور اشارہ واسطے ڈوب جانے کشتی کے کیا کشتی اوسیوقت دریا میں غرق ہوئی نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے کہ ایک وقت ایک دانشمند یعنے عالم خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ارادت بیعت کی لائے حضرت خواجہ نے مطلب سوائے اس کے دوسرا نہ تھا نور باطن سے دریافت کر کے فرمایا کہ شیخ کہو کس نیت سے آئے ہو اول وہ ساکت ہوئے آخر ظاہر کیا کہ ناگور میں ایک زمین رکھتا ہوں میں حاکم مزاحمت کرتا ہے حضرت شیخ نے تبسم کیا اور کہا اگر رقعہ سفارش کا لکھو دو میں ترک ارادت کر دوں گے کہا اچھا اوسیوقت رقعہ لکھ کر غرض اوسکی حاصل کی نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے کہ ایک شب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ مطالعہ میں کتاب اسرار الٰہی کے مشغول تھے اور وہ معانی کہ عالم غیب سے الہام ہوتے تھے قید قلم لاتے تھے یکایک قلم ہاتھ سے گرا اور نوک اپنی زمین پر رکھی اور کھڑا ہوا حضرت شیخ قدس سرہ نے جانا کہ امشب شب قدر ہے اور سعادت اوس شب کی پائی بیت

امشب شب قدر است دریاب — قدر شب قدر خویش دریاب

نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے ایک شب دلمیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے یہ بیت القا ہوئی تھی بیت

در نمانیم عذر ما بپذیر — ای بسا آرزو کہ خاک شدہ

جب حضرت نے اس بیت کا تکرار کیا ایک عورت روبرو آئی اور عاجزی بہت اور الحاح بشمار کیا اور کہا آپ کو نچاہیئے اس بیت کا پڑھنا حضرت شیخ قدس سرہ نے جانا کہ یہ دنیا ہے اور نہیں چاہتی کہ مجھسے جدا ہو روئے مبارک اوس سے پھیرا نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے کہ خواجہ مبارک

گویا موئی کہ ایک مخلصان قدیم سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے فرماتے ہیں ہر بار
گویا موسی پاس سلطان علاء الدین کے آتا خلعت فاخرہ پاتا ایک بار کر اوسکے پاس پہنچا میں دو تی سعید
مجھکو وہی میں متعرض ہوا جب خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حاضر ہوا منہ میری طرف کیا
اور فرمایا بیت

تحفۂ شاہ بس عزیز شود	گرچہ دینا ربا پشیز بود

بندہ کو سننے سے اس بیت کے تسلی حاصل ہوئی نقل ہے کتاب فوائد الفواد سے ایک وقت حضرت
امیر حسن علا سجزی قدس سرہ کو بسبب توقف مواجب دلتنگ تھے جب خدمت میں حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے پہنچے انھوں نے نور باطن سے معلوم کیا اور حال تباہ کو اونکے ظاہر کیا
اور یہ حکایت مناسب حال اونکے فرمائی کہ ایک برہمن تھا شہر میں مال و منال بہت تھا والی شہر نے
اوسکو ساتھ تہمت کے قید کیا تھا اتنا کہ کل مال اوسکا لے لیا اور اوسکو چھوڑ دیا ایک روز وہ
برہمن راستہ میں جاتا تھا ایک دوست اسکے دوستوں میں سے ملا پوچھا کیا حال ہے کہا خوش و خرم ہوں کہا سب چیز
تجھسے لے لی پھر خوشی کہاں سے ہے کہا زنار میرے پاس ہے بعد فرمانے اس حکایت کو سلطان المشایخ قدس سرہ نے طرف حضرت امیر حسن
علا سجزی کے کیا بعد فرمانے اس حکایت کے استظہار باطن پیدا ہوئے یعنے اگر سب جہان جاتا رہے
جاتا رہو چاہئے کہ محبت باری تعالی برقرار رہے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کہ ایک وقت میں نے ارادہ کیا تھا اور نیت بالجزم کی تھی کہ واسطے اپنے کوئی کتاب
نہ لکھواؤں اور نہ بقیمت خرید و نہیں اونہیں دنوں ایک مرد کتاب اربعین محمد علی میرے پاس
لایا اور مجھکو اچھی معلوم ہوئی چاہا میں نے کہ خریدوں یاد آیا کہ قرار دوسرا ہے پھیر دی ہیں نے
لیکن دل میرا اوسمیں رہا چند روز نگذرے تھے کہ ایک مرد وہی کتاب میرے پاس لایا بطریق
ہدیہ کے بھیجے ہوئے خدا تعالی کی جانب اور قبول کی نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے خواجہ
منہاج کہ مرید خاص حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے فرماتے تھے ایک رات میں دھلیز
میں اون اولیاء کی بیٹھا تھا اور چارپائی واسطے آنحضرت کے صحن میں بالاخانہ اور خانقاہ
مقام مقررہ میں بچھائی تھی اور شبنم گیرا اوپر ڈالا تھا حضرت خواجہ صاحب اوپر سوئے تھے
جب زیادہ رات گذری پلنگ پر حضرت خواجہ کے ایک ستون نور کا طالع ہوا اور آسمان تک پہنچا

[illegible]

نقل

صحن ہکان سے تالب دریا روشن ہوا مجھکو ہیبت اتنی گوشہ میں گیا اور اپنے کو سویا ہوا پایا نقل ہے
کتاب جامع الکلم سے کہ مولانا بدرالدین زنجانی کہ ایک مریدوں سے حضرت سلطان المشایخ کے تھے
دریائے جمنا کے کنارے پر جاتے تھے اور کلاہ مبارک کہ حضرت شیخ سے پائی تھی غرق ہوئی وہ اوپر
کنارہ دریا کے اس خیال سے بیٹھے کہ جان اپنی اوسکے غم میں کھوویں اور اپنے تئیں قربان کریں ایک
ساعت اونکو نیند آگئی حضرت شیخ قدس سرہ کو اپنے روبرو پایا اور وہ کلاہ اون کے ہاتھ میں دی

نقل

اور شفقت فرمائی جب وہ بیدار ہوئے کلاہ کو اپنے ہاتھ میں دیکھا نقل ہے کتاب جامع الکلم سے
جس زمانہ میں کہ سلطان علاؤالدین کو تشویش مغلوں کی روبکار ہوئی اور سلطان واسطے مقابلہ
کے سوار ہوا خواجہ ضیاءالدین وکیل عمادالملک کہ ایک مریدوں سے حضرت سلطان المشایخ کے
تھے خدمت میں آنحضرت کی لشکر سے عرضداشت کیا کہ مسلمانوں پر سخت حادثہ واقع ہوا ہے
اگر شیخ قدس سرہ توجہ فرماویں اونکی فتح ہو حضرت نے یاروں کو فرمایا کہ واسطے فتحیابی مسلمانوں کی
مشغول ہوں ایک دوست اون دوستوں میں سے اوسی روز خدمت میں حضرت شیخ کی پہنچا اور ظاہر
کیا کہ مجھکو عالم معاملہ میں دکھلایا ہے کہ فوج میں مسلمانوں کی ایک جوان اسپ سوار کھڑا ہے
اور مجھکو کہتے ہیں کہ اس لشکر کو واسطے اس جوان کے بخشا ہم نے حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا
اگر اوس جوان کو دیکھو گے تو پہچان لوگے کہا ہاں اس عرصہ میں خواجہ ضیاءالدین گھوڑا دوڑا کر
واسطے پہنچانے خبر فتح مسلمانوں کے پہنچے حضرت سلطان الاولیا نے اوس مرد سے پوچھا کہ کیا
یہ وہی جوان ہے وہ سر زمین پر لائے اور عرض کیا ہاں وہی ہے اور یہ خواجہ ضیاءالدین
اگرچہ مرد نویسندہ تھے لیکن نویسندگی کب مانع راہ خدا کی ہے ہاتھ کام میں اور دل یار میں
اور یہ خانقاہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی کہ غیاث پور میں اوپر کنارے دریائے جمن

نقل

کے ہے بنائی ہوئی اونکی ہے رحمۃ اللہ علیہ نقل ہے کتاب جامع الکلم سے ایک ترک کو گھوڑا
سزاوار نہ تھا جب خرید کرتا پاس اوسکے نہ رہتا اور اگر رہتا تو بھی نہ آسودہ ہوتا ایک مرتبہ
گھوڑے کی قیمت کے روپیہ خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے لائے حضرت
نے فرمایا کہ ترک کیا ہے عرض کیا کہ چند بار گھوڑے کو خرید میں نے اور نتیجہ میں نے کوئی سزاوار
نہ آیا اس دفعہ کہ گھوڑا فروخت کیا میں نے روپیہ آپکی خدمت عالی میں لایا ہوں تا قبول ہوکے

حضرت نے فرمایا مجھکو تیرے اس روپیہ کی حاجت نہیں ہے اُسکو یہ ارشاد حضور کا دشوار ہوا حضرت
شیخ نے فرمایا نگاہ طرف جیب کی کر دیکھا کہ ریزہ ہائے زر و نقرہ تمام دریا میں روان دوان ہوگئے جاتے
ہیں ترک نے سر اوپر زمین کے رکھا اور واپس ہوا

نقل

نقل ہے کتاب جامع الکلم سے کہ ایک وقت
ایک جوان خدمت میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے آیا اور رونے لگا حضرت شیخ نے فرمایا
کیا حالت ہے عرض کیا کہ باپ اسکا بہت بڑا فاسق تھا وہ اس جہان سے نقل کر گیا ہے نہیں جانتا
ہوں کہ حال اوسکا کیا ہے فرمایا کبھی میرے پاس آیا تھا کہا نہیں فرمایا کسی جگہ بار استہ میں مجھکو
دیکھا ہے کہا نہیں فرمایا غیاث پور میں میرے گذرا ہے عرض کیا ہاں بسبب روزگار کے ایک
وقت غیاث پور میں آیا تھا فرمایا واسطے نجات اوسکے اسقدر کافی ہے سبحان اللہ حضرت
سلطان المشائخ کو کیا عظمت اور کرامت دی ہے کہ جو کہ راہ غیاث پور سے کہ مسکن اون کا تھا
ایکبار گذر جائے عذاب دوزخ سے رہائی پاوے پس جو شخص مرید اونکا ہو یا اونکے سلسلۂ
عالیہ میں داخل ہوا وسکو کیا درجہ دینگے اور کیا مرتبہ بخشینگے

نقل

نقل ہے کتاب چشتیہ بہشتیہ سے ایک
سوداگر مریدوں سے حضرت سلطان المشائخ کے تھے اور کوئی وارث نہ رکھتے تھے ایک روز
آنحضرت سے درخواست فرزند کی فرمایا وقت سماع میں حاضر آنا ایک وقت حضرت خواجہ
سماع میں تھے اور تواجد کرتے تھے کہ وہ حاضر ہوئے حضرت خواجہ نے پشت مبارک اپنی اوپر
اونکی پشت کے ملی حق سبحانہ تعالیٰ نے اون کو فرزند بخشا جب لڑکیکو خدمت میں حضرت خواجہ
کے لائے گود میں لیا جب تک لڑکا گود میں رہا نگاہ اوس بچے کے جمال مبارک حضرت خواجہ کی
دیدار سے جدا نہیں ہوئی اور حضرت نے اوپر اونکے نگاہ شفقت و مرحمت رکھی چنانچہ حاضروں کو
اس امر سے تعجب بہت ہوا اور حضرت نے اپنے پیراہن مبارک سے ایک پارچہ جدا کیا اور
واسطے اونکے مرحمت فرمایا اور حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی قدس سرہ کو فرمایا
کہ اس لڑکیکو خلیفہ اعظم اپنا کرنا کہ فرزند حقیقی میرا ہے حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ
نے اونکو تربیت کر کے شرف خلافت سے پیران چشت کے مشرف فرمایا اور ساتھ مقصود کی پہنچایا
اور وہ طفل حضرت شیخ صدر الدین حکیم تھے کہ ایک مشائخ مشاہیر سے ہوئے اور سلسلہ خواجگان
چشت نے اون سے رواج پایا اور اونکو شیخ صدر الدین طبیب الہا بھی کہتے تھے مزار مبارک

بیان ولادت شیخ صدر الدین طبیب دہلوی قدس سرہ

اونکا جوار روضہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کہ پیر اوسکے ہیں زیارت گاہ خلق اللہ ہے
اور اس مولف راقم اوراق محمد تولاق نے بہت دفعہ اوپر مزار مبارک اونکے مشغول ہوکر فیض پایا
اور مقصود اصلی کو پہنچا جائے پر فیض ہے طالب چاہیے تا معائنہ کرے اور حقا کہ وہ گور میں بیٹھے ہوئے
علاج دردمندان کرتے ہیں اور قیامت تک کرینگے **فرد**

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد	ای خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب است

اجمال ذکر مراتب سلوک حضرت خواجہ ابو الحسن امیر خسرو قدس سرہ کتاب راحت المجالس میں کہ تصنیف
اونکی ہے لکھتے ہیں کہ ایک روز مجلس میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ذکر ہوا تھا کہ مراتب
سلوک کتنے ہیں فرمایا کہ بعضے مشایخ طبقات نے سلوک کو سو مرتبہ رکھا ہے اوسمیں سے سترہ مرتبہ کشف
وکرامات کے ہیں پس جوکہ سترہ مرتبہ میں اظہار کرامت کرے تو آگے مراتب کی سعادت کو نہ پہنچیگا پس
متحمل چاہئے کہ بیچ اس مرتبہ کے اپنے تئیں ضبط رکھے تو دوسرے مرتبوں کو پہنچے اور جب مرتبہ نوے میں
اوسے کرامت کرنا عادت اوسکی ہو جاوے لیکن خواجہ بایزید بسطامی اور شاہ شجاع کرمانی قدس سرہ نے
سلوک کو پچاس مرتبہ مقرر کیا ہے اور اسمیں دس مرتبہ کشف وکرامات کی ہیں پس جوکہ مرتبہ دس
میں پہنچے نزدیک اونکے روا ہو کہ مکاشفہ کرے لیکن نزدیک خواجگان چشت ہمارے کے قدس
اللہ ارواحہم سلوک میں پندرہ مرتبہ رکھی ہیں اونمیں سے پانچ مرتبہ کشف اور کرامات کی ہیں
پس جوکہ پانچویں مرتبہ میں اپنے تئیں کشف میں ڈالے دس مرتبہ اور کو نہ پہنچے پس مرد کو چاہئے کہ
تحمل کرے تا مرتبہ پندرہ کو بھی پہنچے اور جب پندرہ مرتبہ میں اوسے منجانب اللہ کشف اور کرامات
عادت اوسکی ہو اور اوسمیں ماخوذ نہو اور چاہئے جاننا کہ اولیاء کو ہم کرامت ہے اور ہم تصرف
کرامت وہ ہے کہ امور مخفی کو جانے - اور تصرف تبدیل واقعات کرے جیسے مردہ کو زندہ کرے
اور زندہ کو مردہ زر کو سنگ اور سنگ کو زر کرے اور کتاب اللہ تعالیٰ میں بھی اس مقام سے ظاہر
کیا کہ جب ولی بمقام غوثیت اور قطبیت اور فردیت کو طے کرکے مرتبہ محبوبیت میں پہنچتا ہے ذات
پاک اوسکے مظہر الٰہی ہوتی ہے اور ارادہ اوسکا ارادہ سبحانہ تعالیٰ کا ہوتا ہے پس ہر قول و
فعل کہ اوس سے ظاہر ہو مقدور اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے چنانچہ مراتب غوثیت وقطب وافراد
ومحبوبیت یعنی معشوقیت کا ذکر کیا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ -

اجمال ذکر مراتب سلوک

ذکر اجمال احوال ابدال و اوتاد و قطب و غوث و افراد وغیرہم قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

و اطوارہم حضرت شیخ محمد جعفر مکی خلیفہ خاص حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہم کتاب بحر المعانی میں کہ تصنیف اونکی ہے لکھتے ہیں بلکہ دیکھے ہوئے کو فرماتے ہیں کہ قطب عالم ہر زمانی اور وقت میں ایک ہوتا ہے اور وجود جمیع موجودات اہل دنیا و آخرت یعنے عالم علوی و سفلی بوجود قطب عالم قایم ہے اور وہ بواسطہ فیض حق تعالے سے لیتا ہے اس قطب کو قطب مدار اور قطب ارشاد بھی کہتے ہیں یعنے مدار اور ارشاد کونین اوپر اوسکے ہے اور اسم اونکا اسمان اور زمین میں عبد اللہ کہا جاتا ہے اگرچہ ظاہر میں نام اونکا دوسرا ہو اور اس قطب مدار کے دو وزیر معین ہیں ایک بدست راست اور دوسرے بدست چپ اور جو کہ دست راست کے ہیں نام اونکا عبد الملک ہے اور وہ جو دست چپ پر ہیں اونکا عبد الرب ہے اور عبد الملک فیض روح سے قطب مدار کے اوٹھاتے اور افاضہ اوپر عالم علوی کے پہنچاتے ہیں اور عبد الرب فائدہ دل سے قطب مدار کے لیتے اور اوپر عالم سفلی کے پہنچاتے ہیں اور جب قطب دنیا سے رحلت کرتے ہیں اور بعضے تنزل یا ترقی کرتے ہیں عبد الملک وزیر یمین بجائے اوسکے آجاتے ہیں اور عبد الرب وزیر یسار اوسکے بمقام عبد الملک عروج فرماتے ہیں اور ایک ابدال ابدالوں سے کہ اوپر قلب اسرافیل علیہ السلام کے ہے اور تفصیل اوسکی مذکور ہوگی بمقام عبد الرب کے آتے ہیں اسیطرح روز قیامت تک یہ سررشتہ باقی رہیگا اور جاننا چاہیے اقطاب کہ عالم میں ہیں وہ بارہ ہیں سفت اقلیم سات قطب یعنی ہر اقلیم میں ایک قطب اور پانچ قطب دوسری ولایت میں ہیں اونکو قطب ولایت کہتے ہیں اور قطب کو قطب اقلیم اور فیض قطب مدار کا اوپر اقطاب اقالیم کے وارد ہے اور فیض اقطاب اقالیم کا اوپر اقطاب ولایت کے نازل اور فیض ہر اقطاب ولایت کا اوپر اولیا کے صادر اسیطرح فیض اوٹھاتے ہیں تا قیام قیامت اور جب ولی ترقی کرے قطب ولایت کو پہنچے اور قطب ولایت ترقی کرے قطب اقلیم ہو اور یہ قطب اقلیم ابدال ہو اوپر قلب اسرافیل علیہ السلام کے اور بعد تین مرتبہ سے قطب مدار ہو یعنی قطب عالم اور جب قطب مدار ترقی کرے بمقام فردانیت کے پہنچے یعنی افراد ہو اور افراد اوپر قلب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اوپر قلب رسول علیہ السلام کے ہیں اور طریقہ افراد کی تعداد معین نہیں ہے کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتے ہیں لیکن چشم جانیں ہو

پوشیدہ ہیں قطب مدار اور بعضے اقطاب دوسرے اون کو جانتے ہیں اور جب افراد ترقی کرتے ہیں مقام قطب حقیقی میں پہنچتے ہیں اور مقام قطب حقیقی مقام معرفت ہی یعنی قطب وحدت اور اس مقام معشوقی یعنی محبوبی تک کل اولیا سے دو شخص ہیں ایک حضرت شیخ السلیس شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ دوسرے حضرت سلطان المحبوبان اللہ شیخ المشایخ خواجہ نظام الدین محمد بدایونی قدس اللہ اسرارھم اور ان اوراق دونوں بزرگوں کو جلدی جلدی ترقی حاصل ہوتی تھی اور یہی سید محمد جعفر مکی کتاب بحر المعانی میں فرماتے ہیں کہ ایک روز یہ فقیر کشتی میں بیچ دریائے نیل کے ہمراہ حضرت خضر علیہ السلام کے مصاحب تھا کلام شاہدان لایزالی میں ہوتا تھا انھوں نے فرمایا کہ شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت شیخ نظام الدین بدایونی قدس سرہ مقام معشوقی میں تھے اور یہ بھی کہا انھوں نے کہ واللہ مثل نظام الدین بدایونی اور عبد القادر جیلانی قدہما کے دوسرا نیچے آسمان کے نہ آیا ہے اور نہ آویگا اور مقام معشوقی مقام غیرت کا ہے بیان اسکا اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتا فہم سن فہم اور اسامی بارہ اقطاب کی کہ اوپر ذکر ہوا قطب اول اوپر نوح علیہ السلام کے ہے اور ورد اونکا سورہ یٰسین ہے اور قطب دوم کہ اوپر قلب ابراہیم کے ہے ورد اوسکا سورہ اخلاص ہے اور قطب سوم کہ اوپر قلب موسیٰ علیہ السلام کے ہے ورد اسکا سورہ فتح ہے اور قطب پنجم کہ اوپر قلب داؤد علیہ السلام کے ہیں ورد اون کا سورہ اذا زلزلت ہے اور قطب ششم کہ اوپر قلب سلیمان علیہ السلام کے ہیں ورد اون کا سورہ واقعہ ہے اور قطب ہفتم کہ اوپر قلب ایوب علیہ السلام کے ہیں ورد اونکا سورہ بقرہ ہے قطب ہشتم کہ اوپر قلب الیاس علیہ السلام کے ہیں ورد اونکا سورہ کہف ہے اور قطب نہم کو اوپر قلب لوط علیہ السلام کے ہے ورد اونکا سورہ نمل ہے اور قطب دہم کہ اوپر قلب ہود علیہ السلام کے ہے ورد اونکا سورہ انعام ہے اور قطب یازدہم کہ اوپر قلب صالح علیہ السلام

نوٹ یہ نہ جاننا کہ سوائے ان دو حضرات کے اور کوئی محبوب نہیں بلکہ یہ مطلب ہی کہ مقام قطبیت انکی ترک نہیں ہوا اور وہ دونوں بدرجہ ذاتیت اور قطب وحدت و عاشقی و معشوقی میں مشرف ہو گئے کیونکہ ضابطہ یہ ہی کہ جب اعلیٰ مقام میں پہنچے تو مقام ماتحت ترک ہو جاتا ہی اور اس جاکوئی دوسرا پہنچ جاتا ہی یہ جو فرمایا کہ مثل اونکی اور کوئی نہیں اونکی شرح یہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ تیس سال مقام محبوبیت میں رہے اور حضرت سلطان المشایخ خواجہ نظام الدین محمد بدایونی زیادہ تیس سال کے مقام محبوبیت میں رہے اور یہی ان حضرات کا کمال ہوا علاوہ انکے اور بھی بزرگان محبوبیت میں پہنچے ہیں اور حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن چشتی مقام محبوبیت سے کمال ترقی فرماکر درجہ حبیب میں داخل ہو مگر اونکی برابر نہیں اور مشایخ ان حضرات کو مستثنیٰ ہیں کیونکہ حضرت بابا صاحب اور خواجہ قطب الاقطاب اعلیٰ درجہ محبوبیت میں نہ تھے

کے ہے ورد اوسکا سورۂ طٰہٰ ہے اور قطب دوازدہم کہ اوپر قلب شیث علیہ السلام کے ہے ورد
اونکا سورۂ ملک ہے اور مرتبہ قطب کا وہ ہے کہ اگر ولی کو ولایت سے تغیر کرے روا ہو اور رتبہ قطب
مدار وہ کہ اگر کسی قطب کو مقام قطب سے تغیر کرے قبول ہوگا احکام اور ارکان لوح محفوظ اور
تغیر و تبدل اونکے ہاتھ میں ہے اور قطب مدار جب ترقی کرتے ہیں بمقام فردانیت پہنچے ہیں وہ
مقام انبساط اور تسلیم کا ہے پس اونکو کچھ مراد باقی نہیں رہتی مراد اونکی مراد حضرت غوث کی ہوتی
ہے اور بعضے اولیا کو قابل دیکھ کر مقام فردانیت میں بھی پہنچاتے ہیں بغیر اسکے کہ بمقام قطب کی
پہنچے یہ مرتبہ اقل مشائخ کو ہوتا ہے اور قاعدہ یہہ ہے کہ ولایت سے قطبیت میں اور قطبیت سے فردانیت
میں لیجاتے ہیں اور وہ کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے بدلا لے متی یعنی ابدال امت میں بہری
ساتھ ہیں یہ سات ابدال ہفت اقلیم میں ہوتے ہیں اور ہر اقلیم میں ایک ابدال اور مدد اور معونت
بیچ حق خلق اوس اقلیم کی کرتے ہیں اور حراست اور محافظت اوسکی کرتے ہیں جب انمیں سے ایک دنیا سے جاتے
ہیں ایک صوفی کو لیجاتے ہیں اور بجاے اونکے نصب کرتے ہیں اور یہ ہفت ابدال مشارب میں سات
نبی کے ہیں اور اسم معین رکھتے ہیں ابدال کہ اقلیم اول میں ہے وہ اوپر قلب ابراہیم علیہ السلام کے
ہیں اور اسم اونکا عبد الحی ہے اور ابدال دوم کہ اقلیم دوم میں ہے وہ اوپر قلب موسی علیہ السلام
کے ہے اور اسم اونکا عبد العلیم ہے اور ابدال سوم اقلیم سوم میں ہے اوپر قلب ہارون علیہ السلام
کے ہے اسم اون کا عبد المجید ہے اور ابدال چہارم کہ اقلیم چہارم میں ہے وہ اوپر قلب ادریس
علیہ السلام کے ہے نام اونکا عبد القادر ہے اور ابدال پنجم کہ اقلیم پنجم ہے وہ اوپر قلب یوسف
علیہ السلام کے ہے اور اسم اون کا عبد القاہر ہے اور ابدال ششم اقلیم ششم میں ہے وہ اوپر قلب
عیسی علیہ السلام کے ہے اور اسم اونکا عبد السمیع ہے اور ابدال ہفتم اقلیم ہفتم میں ہے اوپر قلب
آدم علیہ السلام کے ہیں اور نام اون کا درمیان ابدالونکے عبد البصیر ہے لیکن یہ ابدال ہفتم حضرت خضر
علیہ السلام ہیں اور ہر ایک ان ابدالوں سے عارف اور کامل ہوتے ہیں اور ایک لحظہ میں ربع مسکون
کی سیر کرتے ہیں اور طیر بھی رکھتے ہیں اور اسرار جو کہ سات ستاروں میں اچھے اور بڑے ہیں حق
تعالی نے اپنی طاقت لایزالی کی جیسے آبادی اور خرابی آفاق کی وجود مبارک پر اونکے موقوف ہی مثلاً
اگر چاہیں کسی ولایت کو معمور کریں پس ان ابدالونسے دو ابدال ایک عبد القادر دوم عبد القاہر

کوکہ تاثیر زحل و مریخ کی رکھتے ہیں سفر کرتے ہیں تو خرابی اوس ولایت کی اونکے واسطے سے ہو
اور جانو کہ چھ سو ستاون ابدال اور ہیں سوائے ان سات ابدال کے کہ جنکا ذکر ہوا لیکن مسکن ان
کے کوہسار ہیں اور خورش پتے درختوں کے اور پھل بیابان اور ساتھ کمال معرفت کے مقید ہیں
اور سیر و طیر نہیں رکھتے اور تین سو شخص ان ابدالوں سے اوپر قلب آدم علیہ السلام کے ہیں نام انکی
درمیان ابدالوں کے صفی اللہ ہے اور چالیس شخص اوپر قلب موسےٰ علیہ السلام کے ہیں نام اون سبکی
موسیٰ ہیں اور سات شخص اوپر قلب ابراہیم علیہ السلام کے ہیں نام اونکے بھی ابراہیم ہیں اور پانچ
شخص اوپر قلب جبرئیل علیہ السلام کے ہیں جمال الدین نام رکھتے ہیں اور چار شخص کہ اوپر قلب
میکائیل علیہ السلام کے ہیں محمد نام رکھتے ہیں اور ایک کہ اوپر قلب اسرافیل علیہ السلام کے ہیں نام
اونکا ابدالوں میں احمد ہے اور جب یہہ شخص وزارت میں قطب مدار کے پہنچتے ہیں عبدالرب نام
پاتے ہیں الیٰ آخرہ اور چالیس ابدال دوسرے ہیں سوائے ان ابدالوں کے کہ مذکور ہوئے
اور رسول علیہ السلام نے بھی ان ابدالوں سے مراد رکھ کے فرمایا ہے بدلاء امتی اربعون
یعنی ابدال امت میری میں چالیس ہیں لیکن بارہ شخص اونمیں سے ملک شام میں مسکن رکھتے ہیں
اور اٹھائیس عراق میں ساکن ہیں اور اسم ہر ایک ابدال کے احمد ہیں اور صاحب کشف المحجوب اور بعضے
مشایخ دوسرے ان چالیس ابدالوں کو چالیس ابرار کہتے ہیں ہر دو حال مقبول ہیں اور جانو کہ چار
اوتاد ہیں کہ چار رکن عالم میں ساکن ہیں ایک طرف مغرب کی کہ نام اونکا عبدالودود ہے دوسرا
طرف مشرق کی کہ نام اونکا عبدالرحمن ہے تیسرا طرف جنوب کی کہ نام اون کا عبدالرحیم ہے اور
چوتھا طرف شمال کی ہے کہ نام اونکا عبدالقدوس ہے اور قیام عالم موقوف اوپر وجود مبارک
اونکے کے ہے اور جو ایک ان چاروں میں سے دنیا سے رحلت کرتے ہیں ایک صوفی کو لیجاتے
ہیں اور بجائے اونکے پہنچاتے ہیں اور دوسرے تین سو نقبا اور ستر نجبا اور سات اخیار اور
چار عمدا کار عالم میں ہیں کہ اونکی تفصیل اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتی اور ایک غوث کہ تمام
آفاق میں ہے نام اوسکا عبداللہ اور مسکن اونکا مکہ ہے لیکن ایک لحظہ میں تمام عالم کی سیر
کرتے ہیں اور ہر جا حاضر ہوتے ہیں اور جب غوث اس عالم سے جاتے ہیں ایک عمدا کو بجائے
اوسکے پہنچاتے ہیں اور بجائے عمدا کے اخیار کو پہنچاتے ہیں اور بجائے اخیار کے ایک نجبا کو

اور بجائے نجبا کے ایک نقبا سے ایک صاحبوں سے مسکن نقبا کی زمین مغرب ہے اور سکونت نجبا
کے مصر میں اور اخیار ہمیشہ سیاحت میں ہیں اور اونکو سکون اور قرار نہیں ہے اور عمدا ہیچ گوشہ
زمین کے اپنے کام میں ہیں اور بارہ اقطاب مذکور اکثر قصبات اقالیم میں رہتے ہیں اور قطب الاقطاب اور
اور قطب ارکل اقالیم میں بھی سب قطبوں کے تصرف رکھتے ہیں اور ہر گاہ ہیکہ ترقی کام میں اوسکے پہنچتی
ہے اور بمقام فرد انیت پہنچے ہیں ترتیب سکون کی اوس سے ساقط ہوتی ہے اور جس جگہ کہ چاہیں
ہیں رہتے ہیں خواہ گانو میں خواہ شہر میں اور قطب حقیقی اور معشوقی کی ہے ترتیب ساقط ہے
اور صاحب کشف المحجوب لکھتے ہیں چار سو تن دوسرے مکتومان ہیں کہ کوئی شخص عالم سے اوپر
حال کمال اونکے کے مطلع نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے اور ہمیشہ پوشیدہ سیر میں
رہتے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور بھی صاحب کتاب سیر الاولیا کہتے ہیں کہ جب ولی کامل مراتب
قطبیت و فردانیت وغیرہ طے کرکے مرتبہ محبوبیت یعنی رتبہ معشوقی میں پہنچتے ہیں ذات پاک
اونکی مظہر اسرار الٰہی ہوتی ہے اور ارادہ اون کا ارادہ سبحانہ تعالی ہوتا ہے اور جسم پاک
اونکا سرتاپا خوشبو قدرتی سے معطر ہو جاتا ہے اور جو کچھ اونکے پاس پہنچے وہ خوشبو جلدی
ایسی اثر کرکے معطر کردے دوسرے مسکن میں اونکے بوسے عنبر وغیرہ کی آتی ہے اور قبر
میں جاتے ہیں قبر کو معطر کرتے ہیں چنانچہ امروز وہ علامت رتبہ محبوبی مزار مبارک حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ سے ظاہر ہے طالب چاہیے تا ملاحظہ کرے اور صاحب سیر الاولیا
نے حکایات بہت اور نقول بیشمار اسرار مرتبہ محبوبی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ میں
ذکر کیا چونکہ اس مختصر میں گنجائش نہیں رکھتا پس دو تین نقل تبرکاً مذکور ہوتی ہیں کہ گویا

نقل

نمونہ از انبار ہے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ ایک وقت مولانا ظہیر الدین کو توال دہلی
خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے پہنچے دیکھا کہ بوئے عود کی آتی ہے جانا
کہ اندر حجرہ کے عود روشن کیا ہے خادم نے دروازہ حجرہ کا کھولا دیکھا تو وہاں کچھ
نہیں ہے حیران رہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے روئے مبارک طرف اون کے
کرکے فرمایا کہ مولانا یہ بوئے عود نہیں ہے یہ دوسری چیز کی ہے بیت

عطار گو بہ بند دکان ز الحسن زود		بوئے کشیدہ ام کہ بنافہ و عبیر نیست

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ ایک وقت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے گلیم مبارک اپنا
استعمال کیا ہوا حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ کو مرحمت فرمایا اوسمیں سے بوئے خوش
آتی تھی حضرت قاضی نے سر و دیدہ پر اپنے رکھکر گھر میں لائے اور بجائے جان کے نگاہ رکھتے تھے
اور اوسکے بوئے خوش سے اپنے دماغ جان کو معطر رکھتے تھے اور گمان حضرت قاضی صاحب کا یہ
کہ یہ بو عارضی ہے جب مدت اسپر گذری اور ذرہ بو بھی کم نہوئی پس ایک روز بطریق امتحان
اور تجربہ کے اوسکو دہونے لگے جب اوس سے نہ گئی حضرت قاضی کو تعجب ہوا خدمت میں حضرت
سلطان المشائخ قدس سرہ کے حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت نے چشم مبارک کو پر آب کیا اور فرمایا
کہ قاضی یہ بوئے محبت باریتعالی ہے کہ ذات میں اپنے محبان کی پیدا کی ہے بیت

این بوئی نہ بوئی بوستانست
این بوئی ز کوئی دوستانست

الغرض جب حضرت سلطان المشائخ ان بزرگوں سے ہیں کہ گور میں بیٹھے ہوئے تصرف کرتے
ہیں اور نظم و نسخ کونین اونکے ہاتھ میں ہے چنانچہ روضہ منورہ اون کا امروز حاجت روائے
خلق اللہ ہے طالب چاہیے تا فیض لیجاوے رحمۃ اللہ علیہ

مطلب ۱۲ دوازدھم بیان سننے میں سماع حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے اور بعضے اداب
اوسکے اوپر طالبان راسخ الاعتقاد والانقیاد کے پیدا ہو کہ شرح شوق سماع حضرت سلطان المشائخ
قدس سرہ اور ادب اوسکا نہ اتنا ہے کہ اس رسالہ موجز اور مختصر میں آوے لیکن ضرورت دیکھ کر بعضے نقول
جنکو بطور اختصار کے ہر ایک کتاب سے کہ نام اونکے بجائے خود لکھے جاینگے ذکر کئے جاتے
ہیں تا بکار طالبان آوے نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے کہ ایک وقت حضرت خواجہ امیر خسرو
رحمۃ اللہ علیہ نے خانقاہ میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے مجلس سماع نذر کی اور یاران
و درویشان حاضر آئے اور سلطان المشائخ قدس سرہ اوس حالمیں بسبب آزار کے چارپائی پہ
رونق افروز ہوئے کہ حسن بیدے قوال نے یہ بیت الحان دلکشا اور آواز جان فزا سے
شروع کی بیت

سعدی تو کیستی کہ در آئی درین کمند
چندان فتادہ اند کہ ما صید لاغریم

حضرت سلطان المشائخ کو اس بیت نے بیا ذوق اور شوق پیدا ہوا اور چشم پر آب ہوئی حضرت

نقل

خواجہ اقبال قدس سرہ اوس حال میں پائین پلنگ کھڑے تھے اور دستارچہ جابجا پارہ پارہ سے پارہ کرتے تھے اور حضور کے دست مبارک میں دیتے تھے اور آنحضرت اون پارچوں سے چشم مبارک پونچھتے اور طرف حسن میمدی قوال کے ڈالتے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں بیت

اشک تارہ چشم رنجوران عشق ‖ گر فرو ریزند جو آید بجوئی

اگرچہ مجلس سماع آخر ہوی لیکن سینہ مصفا حضرت سلطان المشایخ کا آتش عشق سے ہنوز مانند تنور کے جوش کرتا تھا امیر حاجی فرزند امیر خسرو قدس سرہ نے جب یہ حال دیکھا ایک غزل پڑھنا شروع کیا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ پھر جوش میں آئے رونے لگے اس عرصہ میں چند دستارچہ حضرت امیر حاجی کو بخشے لیکن ہر دستارچہ آب چشم سے تر تھا حسن میمدی نے جانا کہ حضرت شیخ کا شوق سماع باقی ہے وہی بیت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی پھر الحان میں کہنے لگے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو ذوق از سر تازہ ہوا اور پانی چشم مبارک سے جاری تھا اور آہ دل سے کھینچتے تھے تمام روز اسی حالت میں تمام ہوا رحمۃ اللہ علیہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ ایک وقت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ دستار مبارک اپنے قوال کو بخشی جب مجلس آخر ہوئی حضرت مولانا قاضی محی الدین کاشانی نے التماس کیا کہ دستار مبارک کو حضرت شیخ کی عظمت اور کرامت دوسری ہے نہ چاہئے کہ قوال کو دیں حضرت سلطان المشایخ نے اس بات سے گریہ کیا اور فرمایا اے قاضی میں چاہتا تھا کہ اپنے سر کو نثار اوس یار کا کروں جب ہاتھ سر پر گیا میں دستار ہاتھ میں آئی لاچار اوس سہل چیز پر اکتفا کیا میں نے شرمندہ ہوا میں نقل ہے کتاب جامع الکلم سے کہ ایک وقت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ راستہ سے تشریف لیئے جاتے تھے نزدیک ایک کنوئیں کے پہنچے ایک مرد کو بیں سے پانی کھینچتا تھا اوسنے یکایک دوسرے ساتھی کو اپنے کہ چل چلاتا تھا آواز دی باہرای بہیا باہرای یعنی پھر آ اے بھائی پھر آ آنحضرت کو اس کلام کی اس شخص کے اثر کیا اور رونے لگے حضرت خواجہ اقبال اور خواجہ مبشر خادم کہ سخن داودی سے برابری کرتے تھے ہمراہ آنحضرت کے تھے اس لفظ کو ساتھ آواز دلربا اور صوت دلکشا کے وزن کرکے تمام راہ میں کہتے ہوئے برابر حضرت شیخ کی دولت خانہ پہنچے اور شیخ کو اوس ایک کلمہ سہی سے تمام روز شوق اور ذوق غالب تھا اور ایک دم گریہ اور آہ سے نہیں آسودہ ہوتے تھے

نقل

نقل

نقل ہے کتاب جامع الکلم سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے حالت مرض موت میں شیخ شہاب الدین امام کو کہ خلیفہ خاص اونکے تھے وصیت فرمائی کہ تین روز اوپر جنازے میرے کے سماع کرنا اور چوتھے روز قبر میں رکھنا انھوں نے موافق وصیت حضرت کے قوالوں کو جنازہ مبارک پر حاضر کیا اور طرح سماع کی ڈالی حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس سرہ ہمراہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اور اُسی مجلس میں حاضر تھے سماع کو منع کیا اسواسطے یہ کام عمل میں نہ آیا اور کتاب سنابل میں لائے ہیں کہ جب جنازہ حضرت سلطان المشایخ کا اُٹھایا اور طرف خطیرہ کی روانہ ہوئے قوالاں جمع ہوئے اور یہ غزل حضرت شیخ سعدی کی روبرو جنازہ مبارک کے صوت میں شروع کی

غزل

سرو سیمینا بصحرا میروی ۔۔۔ نیک بد عہدی کہ بی ما میروی
کس بدین شوخی و رعنائی نرفت ۔۔۔ خود ببینی یا بہ عمدا میروی

دیباچہ اس بیت پر پہنچے

ای تماشہ گاہ عالم روی تو ۔۔۔ تو کجا بہر تماشا میروی

شوق سماع نے اوپر سلطان المشایخ کے غلبہ کیا اور ہاتھ جنازہ مبارک سے اٹھائے اور چاہا کہ حرکت میں آئیں حضرت شیخ رکن الدین نے قوالوں کو منع کیا فرمایا حضرت سلطان نے ہاتھ بلند کیے تھے نیچے کئے اور باقی ابیات غزل کی یہ ہیں

ابیات غزل

میتوانی بندہ را ایا بخشی ۔۔۔ می نشینی یک نفس یا میروی
باید شنام از تو راضی بودہ ام ۔۔۔ ور دعائے ما نبود میروی
ملک شیرازت مسخر شد بحسن ۔۔۔ شہر گیر فتی بصحرا میروی
دیدہ سعدی و دل ہمراہ تست ۔۔۔ تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

نقل ہے کتاب خیر المجالس سے ایک روز حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ حجرہ میں اپنے مشغول تھے کہ ایک حالت اوپر اونکے استیلا ہوئی چنانچہ سر مبارک اپنا برہنہ کیا اور حجرہ میں رقص فرماتے تھے اور رنگ روئی اونکا متغیر ہوا (طاری ہونا چھا جانا) ان ابیات کو باآواز بلند پڑھنا شروع کیا

ابیات

خواہم کہ ہمیشہ در وفائی تو زیم ۔۔۔ خاکے شوم و بزیر پائی تو زیم

مقصود من خستہ ز کونین توی | ہم بھر کہ تو میرم و از برای تو زیم

اور ہر بار کہ ابیات تمام کرتے تھے سر مبارک کو ساتھ نیاز کے زمین پر رکھتے تھے حضرت سلطان المشایخ
نے جب ایسا حال دیکھا متحیر ہوئے اندر حجرے کے گئے اور پائے مبارک میں حضرت شیخ کے سر رکھا
چونکہ حضرت شیخ قدس سرہ کا وقت خوش تھا فرمایا اے نظام مانگو کیا مانگتے ہو جو کچھ حضرت نے چاہا
پایا لیکن اوسوقت سے تمام عمر تک پشیمانی اٹھائی کہ کسواسطے میں نے چاہا کہ سماع میں مروں میں

نقل

نقل ہے کتاب جامع الکلم سے کہ ایک وقت حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ کو شوق سماع نے غلبہ کیا تھا
اور عین ذوق میں فرمایا کہ روز قیامت آمنا وصدقنا کہ صادق میں لوگ بہشت پہلے گی جس باغ
میں کہ پہنچے گی حساب اوپر اونکے آسان ہوگا اسی عرصے میں شوق اوپر حضرت کے غالب تر ہوا فرمایا
شتم ہے خرقہ فقر کی کہ وہ بو اس مجلس میں حاضر ہے اور اوسیوقت یہ بیت اوپر زبان مبارک کے
لائے بیت

یادی کہ سحر از سر کوے تو آید | جانہا ش فدا یاد کہ از بوئے تو آید

اوسوقت حضرت سلطان الاولیاء خوش تھے دونوں ہاتھوں کو اوپر بلند کیا اور چاروں طرف متغیر
پھرنے لگے اور چشم نم کیں اور اشارہ واسطے دوات وقلم کے فرمایا حضرت خواجہ اقبال قدس سرہ
خادم نے کہ محرم راز آنحضرت کے تھے دوات اور قلم اور پارہ کاغذ حاضر کرکے دست مبارک پر اونکی
رکھا اون حضرت نے اوس شوق میں اوپر پارہ کاغذ کے کچھ لکھا اور خواجہ اقبال قدس سرہ کو
دیا یاروں نے چاہا کہ اوسکو دیکھیں حضرت خواجہ اقبال صاحب قدس سرہ نے اوسیوقت منہ میں
ڈالکر حلق میں اتار لیا جب ایک روز ایک عزیز نے اس حال کو خدمت میں حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کے سوال کیا حضرت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا مصرع نامہ نوشتن چہ سود چوں رسد سوی دوست

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے ایک وقت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ دہلیز میں خانقاہ شریف
کی بیٹھے تھے حضرت صامت قوال آئے اور گانے لگے اور کوئی یار حاضر نہ تھے کہ شروع رقص کریں
اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ ابتدا اس کام میں ہرگز نفرماتے تھے مگر ساتھ متابعت کے اس
عرصہ میں ایک مرد دروازہ سے آئے اور سر زمین پر لائے اور رقص کرنے لگے حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ بھی اٹھے اور اونکے ساتھ موافقت فرمائی جب سماع موقوف ہوا وہ مرد باہر گئے اور

غائب ہوئے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا یہ شخص مردان غیب سے تھا کہ اللہ تعالی
نے واسطے موافقت میرے اوسکو تعین کیا سبحان اللہ اگر محب یا عاشق یار پیدا ہوے کہ غرق محبت
اوسکے ہیں اوسکی یاد میں حرکت کرے اور حظ میں اوے اللہ تعالی ایکبارگی کو مردان غیب سے واسطے
موافقت اوسکے مقرر فرماوے تا دل اوسکا ہاتھ میں لاویں نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے تھے ایک خواجہ سرا تھا کافور نام ایکوقت روز جمعہ کو ابتدائے
حالمیں کہ بہت فقر رکھتا میں میرے پاس آیا اور دو تنکہ نذر لایا قبول کیا میں نے اوسنے کہا مجھکو
حکم ہے کہ ہر جمعہ کو واسطے روح سلطان غیاث الدین بلبن کے کچھ چیز درویشونکو دیتا ہوں اگر فرماویں
دو تنکہ ہر جمعہ کو خدمت میں آپکی غیاث پور میں پہنچاؤں میں لاچار اختیار کرنا پڑا ایک روز مجلس سماع تھی
گانیوالے بیت کو صوت میں کہتے تھے مجھکو لیا جب میں رقص میں آیا اور ہاتھ بلند کئے ان دونوں تنکوں
نے دامن دلکو میرے اپنی طرف کھینچا پھر میں ہوش میں آیا اور توبہ کی میں نے کہ بعد اسکے واسطے
سعیں روانہ کہوں گا پس سماع میں ہوا میں ایک ذوق وشوق تمام پایا میں نے بیت

	کاستیں از دو عالمے افشاں		رقص قتی زتو خوش ست انجیاں	

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ ایک وقت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو خانقاہ میں
حضرت شیخ ابابکر طوسی حیدری کہ حوالی موضع اندرپت میں ہے استدعا کی اور بزرگان بہت اس
مجلس میں حاضر تھے کہ ہر چند سماع کیا گیا لیکن اثر شوق ظاہر نہوا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
نے سماع کو منع فرمایا اور حکایات میں بزرگان سلف کی مشغول ہوئے اس سبب سے شوق
اور ذوق مجلس میں ہوا اسی عرصہ میں شیخ علی زنبیلی نے سمت طرف شیخ نظام الدین پانی پتی کے
کہ جمال باکمال اور آواز عدیم المثال رکھتے تھے کیا اور کہا ہم تم سے سماع مطلوب رکھتے ہیں
وہ اٹھے اور مجلس میں آئے اور بجائے قوالوں کے بیٹھے اور چاہا کہ شروع ساتھ سرود کے کریں
چونکہ وہ تنہا تھے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے حضرت خواجہ محمد بن مولانا بدر الدین
اسحاق نبیرہ حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کو کہ مرید خاص اُنکے
ہیں فرمایا تم مدد دو وہ اپنی جا سے اُٹھے اور برابر شیخ نظام الدین پانی پتی کے اجلاس کیا اور پھر
وہ دو بزرگ باتفاق یکدیگر ایک غزل کو صوت میں پڑھنے لگے جب اس بیت پر پہنچے بیت

نقل

ازمن ہمہ درگذار تا روز		ہر بیخبرے کہ بینی امشب	

حضرت سلطان المشایخ کو اس بیت نے لیا اور بھی تمام مجلس میں اثر ذوق وشوق کا ظاہر
ہوا ایسا کہ ہر ایک حضار حظ وراحت پائی صاحب دلان عالم کو ظاہر ہو کہ حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کو شوق سماع بہت تھا تمام یاران اور مریدان اور طالبیان اونکے اور بعضی بیگار
اور ہمشیگان حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کی خدمت میں اونکی ارادت رکھتے تھے
اور پرورش پاتے تھے علم موسیقی کو واسطے خوشدلی اونکے ایسا کسب کیا تھا کہ پرندہ کو طیرے
اور چرندہ کو سیر سے روک رکھتے تھے اور دوسو قوال خوش مقال اور ہنبال ملازم سرکار اور وظیفہ
خوار آنحضرت کے تھے چنانچہ مجملاً ذکر کیا جاتا ہے ۔ نقل ہے کتاب سیر اولیا سے حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ جب چاہتے کہ سماع سنے اول حضرت امیر خسرو قدس سرہ حاضر ہوکر سامنے بیٹھتے بعد از
داہنی جانب اونکے حضرت امیر حسن اعلا سنجری قدس سرہ اور بائیں جانب اونکے حضرت خوا
بشیر قدس سرہم اجلاس فرماتے اور یہ تینوں حضرات فن سرود یعنے باقاعدہ گانے میں ہنبال
اور بے نظیر تھے اور حسن صوت میں ساتھ لحن داؤدی کے برابری کرتے تھے حضرت امیر خسرو
قدس سرہ ایک غزل پڑھنی شروع کرتے جس جس بیت پر کہ حضرت سلطان المشایخ سر ہلا
یہ تینوں بزرگ قوت حوصلہ سے اپنی اسیوقت ہوا پر اوسکا نقش باندہ سکتے اور آواز دل
میں کہتے تھے بعدہ میر حقانیت اور حسن بقیدی فرزند اونکے اور قوالان دوسرے کے اگر موافقت
اونکی کرتے اور مدد دیتے اور کبھی ہوتا کہ حضرت خواجہ محمد اور حضرت خواجہ موسے نبیرگان حضرت
شیوخ الشیوخ العالم قدس سرہ شریک ہوتے اور وہ دوسو قوال کہ ملازم سرکار تھے ان
حضرات سے اس فن میں برابری کرتے تھے اور کتاب تذکرۃ الاتقیا اور چشتیہ بہشتیہ میں
لاتے ہیں کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو پردہ پوربی بہت پسند خاطر تھے جب اس
سوال کیا فرمایا کہ میں نے روز میثاق کو آواز الست بربکم کے اسے پردہ پوربی میں سنا
اور ہنوز مزہ اوسکا دلمیں اور کان میں میرے باقی ہے اور اکثر زبان مبارک پر جاری
کہ میں پیر ہوا پوربی پیر نہوے نقل ہے کتاب تذکرۃ الاتقیا سے کہ ایک روز حضرت شیوخ
الشیوخ العالم قدس سرہ نے دستار مبارک سر اقدس سے اپنے اقدام سے اور چنی اور

نقل

حال قوالان مجلس سلطان المشایخ

دست مقدس سے اوپر فرق ہمایوں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے سلط کی چونکہ وہ
دستار تمام سات پیچ تھے بوقت باندھنے کے حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین
گنجشکر قدس سرہ نے فرمایا اے نظام آج کے روز انتظام سات اقلیم کا ہے سات ان سات پیچ
دستار تمھاری کے باندھا میں نے اور نسخ اسکا اوپر اسکے موقوف کیا میں نے کہتے ہیں ایک وقت
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سماع میں تھے کہ ایک پیچ دستار مبارک سے کھلا جلدی سے
حضرت نے خبردار ہوکر اوسے مضبوط کیا جب مجلس سماع موقوف ہوئی ایک بزرگ نے اوس حال
سے سوال کیا فرمایا مدت ہے کہ یار ینغا سے لنے انتظام ہفت اقلیم کا ساتھ ان سات پیچ دستار
میری کے موقوف رکھا ہے پس اسلئے ڈرتا ہوں میں کہ مبادا کوئی پیچ برہم ہو تو ایک اقلیم ابتر ہوگی
نقل ہے کتاب بحر المعالی سے کہ جب غیاث الدین تغلق شاہ نے بہ سبب سماع کے ساتھ حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کے خصومت ظاہر کی اور چاہا کہ کسی حجت سے ملازمان کو اونکے آزار پہنچاوے
اور تکلیف دے مگر اس واقعہ کو شخص سیاح نے شہر ملتان میں روبرو حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح
نبیرہ شیخ بہاء الدین زکریا کے ساتھ تقریب کی ذکر کیا چونکہ اون کو خدمت میں حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کے بہت محبت اور اخلاص تھا تاب نہ لائے اور انہیں دنوں میں ارادہ شہر دہلی کا
کیا تا حضرت سلطان المشایخ کو اوس کار سے کہ سبب آزار کا اونکے ہوا باز رکھیں بعد طے مسافت
جب شہر دہلی میں پہنچے اوسیوقت فیض ملازمت سے حضرت سلطان المشایخ کے مشرف ہوئے اور
ماجرا پوچھنے لگے اسمیں ساعت قوال آئے اور گانا شروع کیا آنحضرت کو مقام تواجد واقع ہوا
سماع میں اٹھے شیخ رکن الدین نے آستین مبارک اونکی پکڑی اور بیٹھایا جب دوسری مرتبہ اوٹھے
دامن انکا کھینچا اور بٹھایا تیسری دفعہ کہ حضرت سلطان المشایخ اٹھے رقص میں ہوئے اور شیخ
رکن الدین قدس سرہ نے قیام نماز کا کیا اور نفل میں مشغول ہوئے بعد انقطاع وقت مولانا
محمد نے ساتھ شیخ رکن الدین کے سوال کیا کہ کیا بھید تھا آستین پکڑنا اور دامن پکڑنا اور تیسری
مرتبہ نماز کے پڑھتے ہیں فرمایا اے مولانا محمد اول مرتبہ کہ برادرم مولانا نظام الدین وجد میں
اٹھے قدم ساتویں آسمان پر رکھا آستین اونکی پکڑی میں نے اور بٹھایا ہیں اور دوسری
مرتبہ کے اٹھے پاؤں سقف عرش پر رکھے ہاتھ میرا آستین تک نہ پہنچا دامن کو کھینچا میں نے اور

بیٹھا یا میں نے تیسری بار جو اٹھے نہ دیکھا میں نے کہ کہاں گئے لاعلاج عالم ناسوت میں مشغول ہوا

میں نقل ہے کتاب چشتیہ بہشتیہ سے خانقاہ میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی بیٹھ کر کے سماع

کیا تھا کہ شیخ ضیاء الدین نامی محتسب شہر دہلی مع دو فرزند اپنے کے پہنچے اور طنابیں خیمہ کی

بسبیل احتساب کے کاٹیں مگر خیمہ ویسا ہی بغیر طناب کے برقرار رہا ضیاء الدین کو تعجب ہوا کہا ای شیخ

مجھکو کرامت دکھلاتے ہو حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے بشاشت اور ملائمت کی پیش

لائے اور تواضع فرمائی اور جب ضیاء الدین اپنے گھر میں آئے دونو فرزند اونکے کہ بے ادب

تھے اونکو مرض مہلک لاحق ہوا اور اوسے مرض میں ہلاک ہوئے بعد ازاں انہیں دنوں میں

ضیاء الدین کو آزار موت نے لیا حضرت سلطان المشائخ واسطے عیادت اونکی کے گئے انھوں

نے دستار اپنی کو پا انداز حضرت سلطان المشائخ کا کیا حضرت نے دستار کو اٹھایا اور آنکھوں پر

رکھا لیکن انہوں نے شرمندگی سے آنکھ سامنے نکی اسقدر پوچھا کہ تونے اس فعل قبیح سے توبہ

کی حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا نیت میری ہمیشہ اس امر پر ہے کہ کوئی کار ناشایستہ مجھ سے

ہو تم بھی دعا فرماؤ تا حق تعالے مجھکو کارہاے قبیح سے باز رکھے اور امید میری بر لاوے

الغرض جب حضرت سلطان المشائخ وہاں سے اوٹھے ضیاء الدین نے بھی وفات پائی جب حضرت

نے یہ واقعہ سنا افسوس کیا اور کہا ایک ذات عزیز حامی شریعت تھی افسوس کہ وہ بھی نرہی اور

وقت میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے تین تن ضیاء الدین لقب تھے ایک برنی دوسرے

نخشبی تیسرے سنامی برنی مرید اور نخشبی بے کینہ اور سنامی منکر آنحضرت سے تھے چنانچہ ایک شاعر

نے کہا ہے اشعار

برنی و نخشبی و سنامی
نام این ہر سہ تن ضیا بود

ولیس بہ تحقیق ہیں منکر
ثانی از ہر دو بنوا بودہ

نقل ہے کتاب فردوسیہ قدسیہ سے کہ ایک مرد بسبب سماع کے ساتھ حضرت سلطان المشائخ

قدس سرہ کے عداوت رکھتا تھا اور ہمیشہ طالب میں حضرت خضر علیہ السلام کے تھا ایک بزرگ

سے نشان طلب کیا انھوں نے فرمایا کہ اگر ملاقات حضرت خضر کی چاہتے ہو دروازہ پر حضرت

سلطان المشائخ قدس سرہ کے جاؤ اوسنے ملوالغرض جب وہ در دولت پہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ

نقل

پہنچا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقی ہوا نقل ہے کتاب فردوسیہ قدسیہ سے کہ ایک بادشاہ کو
بہ سبب سماع کے ساتھ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حسد پیدا ہوا سب قوالوں کو دھمکا کر
آنحضرت کی خدمت شریف سے باز رکھا ایک روز شوق سماع نے اوپر حضرت شیخ کے غلبہ کیا حضرت نے
خواجہ اقبال خادم قدس سرہ کو فرمایا کہ لاؤ قوال لاؤ وہ متحیر ہوئے اور سراسیمہ ہوئے کہ قوالوں کو
کہاں سے پیدا کریں اس عرصہ میں ایک مطرب صامت نام ساتھ عیال اور اطفال تمام کی طرف
سے دریائے جمن کے کہ نیچے خانقاہ حضرت شیخ قدس سرہ کے جاری تھی راہ دور سے وارد
ہوئے اور نظر شیخ کی اوپر اونکے پڑی آپنے آواز دی خوش آمدی یعنے اچھے آئے تم آؤ صامت نے عرض
کی کہ کشتی نہیں ہے کیونکر اوس میں شیخ نے فرمایا اور اس دریا کی یہ قدرت نہیں ہے کہ تمکو
غرق کرے وہ اس امداد سے بے ملاح اور کشتی کے دریا سے اوتر آئے اور حضرت کے شرف قدم
بوسی سے مشرف ہوئے چونکہ آنحضرت کو شوق طاری تھا فرمایا آگے آؤ وہ چند قدم بڑھے فرمایا
آگے آؤ وہ نزدیک پہنچے فرمایا بیٹھو وہ تسلیمات آداب بجالا کر بیٹھے حضرت شیخ قدس سرہ کو جو پان اوس
اونکا پسند ہوا پان کہ نوش فرماتے تھے پس خوردہ کو منہ سے نکالکر منہ میں اونکے رکھا بمجرد اسکے
زنگار جہل سے سینہ اونکا صاف ہوگیا اور آئینہ دل اونکا روشن ہوا اور مصفا ہوا ایک غزل
اوسیوقت انشا کر کے ساتھ آواز زیبا اور الحان دلربا کے گائے جب اس بیت مقطع پر آئے مقطع

صامت از لعل تو چہ جرعہ چشید	سالہا پر خمار خواہد بود

حضرت پر وقت خوش ہوا جو ڈول خاص اپنا ساتھ لوازمات دوسرے کے خاص اون کو بخشا اور
روزینہ واسطے خویش و قبیلہ اونکے سرکار سے معین اور مقرر کیا وہ اسی روز مرید ہو کر مقصود اصلی
کو پہنچے اور کسی قوال کو مجال برابری کے اون صاحب کمال سے نرہی اور سکہ علم قوالی کا انھوں
نے شہر دہلی میں بٹھلایا اور حسن بیدی فرزند اونکے شاگردوں میں حضرت خواجہ امیر خسرو دہلوی
قدس سرہ کہ واضع فن قوالی کے ہیں آئے اور قول اور ترانہ فارسی میں تربیت ہوئے اور بعضے
سوہلا اور بدھاوا اور بار وغیرہ کہ ہندی زبان میں اونسے ظاہر ہوئے ہیں سیکھے اور اوس
وضع کو قید و مہرہ نام رکھا چنانچہ اب تک اوس قید و مہرہ کو بجز اونکے فرزندوں کے کہ روضہ
مبارک میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے قیام رکھتے ہیں اور بس عزیز اور شریف ہیں دوسرے

قوالوں سے ادا نہیں ہوتے بلکہ کسی شخص سے ادا نہیں ہوتے اور حسن بہیدی کو حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ بہت دوست رکھتے تھے اور حق میں اونکے کمال مرحمت فرماتے اور اونکو
بہیدی کہتے جسکے معنی ہندی میں محرم راز کے ہیں یعنے وہ محرم اسرار صوفیان باصفا کے تھے
اور زمرہ وہ سو قوالوں سے کہ سرکار سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے کہ وظیفہ خوار تھے
اور تفصیل اون سبکے اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتے ہیں قوال تاتار اور جنید و بہلول نام
خدمتمیں آنحضرت کے باعزت اور حرمت تمام تھے چنانچہ اسوقت تک مجلس عرس ایسی بزرگان میں
بعد صاحبونکے تاتاریان سرود کہتے ہیں اور اولاد جنید اور بہلول قوال کے باقی نہیں رہے

اجمال آداب سماع اور بعضے فوائد اوسکے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں
تین چیز چاہیے تا سماع میں لطف زیادہ آئے زمان و مکان و اخوان جسوقت کہ سماع سُنے چاہیے
کہ خوش ہو یعنے اوسوقت میں صاحب سماع مکدر نہوا ور خاطر اوسکا جمع ہوا ور مکان یعنی مقام
وکشا اور راحت افزا چاہیے اور یہی اوس مقام میں سنگ اور خشت اور چوب وجہ حلال سے
ہو اور اخوان یعنے مجلس میں مریدان ایک پیر یا ایک خاندان سے ہوں تو دلمیں کسی کی انکار
اور مخالفت پیدا نہ ہو اوسے اور کافر اور فاسق اور منافق اور امرد اور عورت مجلس میں نہوں

ادب حضرت سلطان المشایخ کتاب افضل الفوائد میں فرماتے ہیں صوفیاں کہ بیچ وقت
سماع کے نعرے مارتے ہیں اور آہ کھینچتے ہیں مناسب نہیں کہ یہ کام ناقصوں اور مجنوں کا ہے
اور اوس حال میں آواز با فریاد کرنے فعل شیطانی ہے نہ رحمانی یعنی اوسوقت حرکت اور جوش
منظور نہیں ہے صاحب سماع کو چاہیے آتش عشق سے مانند زر کے بوتہ میں گلے اور نہ دم مارے
چنانچہ کتاب تذکرۃ الاتقیا میں مذکور ہے کہ ایک وقت حضرت سلطان المشایخ سماع سنتے تھے
اور شوق عشق الہی میں رقص کرتے تھے اسی عرصہ میں ایک صوفی پہنچے اور سماع میں مشغول ہوئے
جب آتش عشق نے اوپر اوسکے غلبہ کیا ایک آہ کھینچی اور اوسہیں جلکر خاکستر ہوگئے حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ جب اپنے میں واپس آئے دیکھا خاکستر بستر پہ ہے پوچھا
یہ کیا ہے خادمان نے عرض کیا صوفی حاضر ہوا تھا جب آتش شوق سماع نے اوپر اوسکے
غلبہ کیا ایک آہ کھینچی اور خاکستر ہوئے فرمایا پانی لاؤ جب پانی حاضر کیا ایک دعا پڑھی اور پانی

اجمال آداب سماع

کے پھونکی اور اوپر خاک کے چھڑکا صوفی نے اوسیوقت حیات پائی اور اوٹھے حضرت سلطان المشائخ
قدس سرہ نے انکو فرمایا کہ بار دیگر ہماری مجلس میں حاضر نہونا کہ ہنوز خام معلوم ہوتے ہو کسواسطے کہ
ایک آہ سے سوختہ اور خاکستر ہوئے اور نہیں جانتے کہ سر پر صوفیوں کے کیا تلواریں چلتی ہیں
اور یہہ اوسپر صابر و شاکر رہتے ہیں ایک آہ نہیں لاتے اور فریاد نہیں کرتے اور یہہ فعل کہ تم سے
واقع ہوا یہہ بچوں کا ہے اور ناقصوں کا ہے وہ شرمندہ ہوئے اور باہر مجلس سے گئے۔

ادب

ادب چاہیئے کہ مجلس سماع میں خوشبو استعمال کرے اور عود اور اگر روشن کریں اور لباس تازہ
پہنیں اور وضو میں کوشش کریں ادب چاہیئے کہ مجلس میں سماع کے شروع قرآن شریف سے
کرے پانچ آیتہ پڑہے یا سیپارہ پڑہیں بعد ختم فاتحہ پڑہیں واسطے روح اوس بزرگ کی کہ جسکا
عرس ہے بعد اسکے گانیوالے اور قوال آویں اول ایک قول اقوال صحابہ یا مشائخ سے کہ حضرت
امیر خسرو قدس سرہ نے اوسکو ساتھ زیور نقش و نگار کے آراستہ کیا ہے اور خالی رحمت سی نہیں
ہے گاویں بعد اوسکے جو کچھ کہ صاحب مجلس یا اہل وجد فرماویں اوسکو کہیں اور جب مجلس آخر
پہنچے ایک قول اون اقوال سے پڑھیں اور ختم آیت پر کریں تا شروع اور ختم مجلس ساتھ کلام اللہ

نقل

کے ہو چنانچہ نقل ہے کتاب آداب السالکین سے کہ ایک شب خواجہ مشاد علوی دینوری نے حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا یا رسول اللہ آپ منکر ہیں سماع کے
فرمایا نہیں لیکن کہو صوفیوں کو شروع کریں مجلس سماع کو ساتھ پڑھنے قرآن شریف کے اور بھی
ختم کریں ساتھ تلاوت اوسکی کے تو ثواب عظیم ہے ادب مجلس سماع میں حکایت نکریں اور کلام

ادب

میں مشغول نہوں اور پانی اور پان نکھاویں اور باد نکراویں اور بازی و خندہ نکریں اور اگر
حاجت پانی کی ہو اور تاب تشنگی نلاوے مجلس سے باہر جاکر پانی پیوے اور پھر آوے
اور سماع کو گوش ہوش سے سنے اور دائیں اور بائیں نہ دیکھے ادب چاہیئے کہ ابتدا میں سماع

ادب

میں سبقت تواجد کی نکرے یعنے جب شوق غلبہ کرے اول تواجد میں نہ اوٹھے کہ جو کچھ سماع میں واقع ہو ساتھ
ہر ذلت اور ضلالت کی کہ اوس مجلس میں واقع ہو اوسکا حساب اوس سے پوچھیں اور اوسمیں
ماخوذ کریں ادب جب صوفی سماع میں اوٹھے حاضروں کو چاہیے تعظیم اوسکی بجا لاویں

ادب

اور اوٹھیں اور آداب اوسکا نگاہ رکھیں چنانچہ کتاب سیر الاولیا میں لاتے ہیں کہ جب شیخ

بدر الدین سمرقندی رحمت حق میں واصل ہوئے تیسرے روز اونکے حظیرہ میں سماع ہوا او چند مجلسیں قایم ہوئیں اور ہر مجلس میں صوفیان اور قوالان علیحدہ تھے حضرت سلطان المشایخ بھی واسطے فاتحہ سیوم کے اوس مجلس میں تشریف لے گئے جب سماع شروع کیا ایک درویش کو مجلس میں ذوق اور شوق پیدا ہوا اور واسطے تواجد کے اوٹھے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اگرچہ دوسری مجلس میں اجلاس رکھتے تھے لیکن واسطے تعظیم اونکے کھڑے ہوگئے اسمیں بعض لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت یہیں صوفی دور نزدیں اور یہ مجلس بھی جدا ہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا کہ موافقت شرط ہے۔

فائدہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کتاب سیر الاولیا میں فرماتے ہیں کہ سماع کی چار قسم ہیں حلال اور حرام مباح اور مکروہ حلال وہ کہ صاحب سماع کو میل طرف حق کی ہو اور یاد سے اوسکے غافل نہو اور ریا اور نمود کو دخل نہو اور حرام وہ کہ اہل سماع معنی ابیات اور دوسرہ کو حمل اور قیاس پر مجاز کے کرے یعنے دل اوسکا مایل عشق امرد یا عورات کا ہو اور فہم معنی کو اوپر ناز و کرشمہ کے کرے اور مباح وہ کہ احتمال اوسکا بیشتر ساتھ اوصاف الٰہی کے ہو اور کمتر طرف مجاز کے اور مکروہ وہ کہ میل اوسکا تھوڑا طرف حقیقت کے ہو اور اکثر مجاز کیطرف۔

فائدہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کتاب فوائد الفواد میں فرماتے ہیں کہ سماع میں چند چیزیں درست چاہئیں تا راحت کو زیادہ کریں مسمع مستمع و مسموع و آلات سماع یعنے گوینده مرد کامل ہو امرد یا عورت نہو مستمع یعنی سننے والا جو کچھ سننے ساتھ حق کے حمل کرے نہ مجاز پر او مسموع وہ کہ جو کچھ کہویں یعنے گاویں ہزل اور فحش نہو لیکن اسباب سماع مزامیر ہے چاہئے کہ مجلس میں نہو اور حرام ہے اور اوسی کتاب میں مذکور ہے کہ سماع ایک آواز ہے اچھے مضموں کی اوسکو حرام نہ کہنا چاہئے اور جو کچھ گاتے ہیں وہ ایک کلام ہے وزن کیا ہوا اوسکو مکروہ نہ کہنا چاہئے اور مدار اوپر حرکت قلب صوفی کے ہے اگر متحرک ساتھ یاد حق کے ہو سماع حلال ہے اگر حرکت طرف مجاز کے ہو تو ہے حرام چنانچہ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں بیت

سماع ای برادر بگویم کہ چیست	اگر مستمع را بدانم کہ کیست

فائدہ کتاب آداب السالکین میں لاتے ہیں مشغولی خانوادہ چشت کے دو رکن ہیں ایک رکن نما

فائدہ

حال اقسام سماع

فائدہ

فائدہ

دوسرا رکن سماع نماز باخودی ہو یعنی ہوش چاہیے رکھنا قیام اور قرأت اور رکوع اور سجود میں تاکہ نماز فاسد نہو لیکن سماع تمام بیخودی ہے یعنی صاحب سماع کو چاہیے کہ بیچ وقت سماع کے خودی کو اپنی سے دور کرے بلکہ سوائے حق کے دل سے محو کرے کہ اولی مرتبہ سماع کا جلا دینا ماسوی اللہ کا ہے یعنے جب صوفی سماع میں آوے سوائے محبت حق کے ویسی اوسکے اور کچھ نہو پس مرتبہ خودی اور بیخودی میں فرق عظیم ہے فہم من فہم

فائدہ: بیچ کتاب آداب السالکین کے مذکور ہے کہ حضرت کعب زبیر شاعر نے قصیدہ ساٹھ بیت کا ہجو میں رسول علیہ السلام کے کہا تھا جب آں حضرت کو فتح مکہ حاصل ہوئی صحابہ رضوان اللہ علیہم کو فرمایا کہ کعب زبیر کو جس جگہ پاؤ مار ڈالو انھوں نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا اور گوشہ تنہائی کو سنوارا جب ایک مدت اسپر گذری اور وہ تنگ ہوئے ایک روز لباس عورتوں کا پہنکر اور منھ چھپاکر خدمت میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آئے اور کلمہ توحید پڑھا اور ایمان لائے آنحضرت نے فرمایا تو کون ہے کہا میں کعب زبیر ہوں فرمایا اس لباس میں کسواسطے آئے ہو عرض کیا صحابہ کے خوف سے تاکہ مجھکو نہ پہچانیں فرمایا اچھا کیا تو نے عرض کیا کہ قصیدہ ساٹھ بیت کا کہ ہجو میں رسول خدا علیہ السلام کے کہا ہے میں نے اب کفارہ میں اوس قصیدہ کے ایکسو بیس بیت مدح میں انشا کی ہیں میں نے اگر حکم ہو تو پڑھوں فرمایا پڑھو انھوں نے اوس قصیدہ کو ساتھ الحان زیبا اور دل ربا اور پر سوز اور جاں فزا کے پڑھنے لگے جب اس بیت پر پہنچے شعر یہ ہے

شعر

ان الرسول الله لسیف یستضاء به تحقیق رسول اللہ کے پاک ہیں	والعفو عند رسول اللہ مامول اور بخشنا نزدیک رسول اللہ کے عادت ہے

حضرت رسول علیہ السلام کو سماع تواجد واقع ہوا فرمایا اس بیت کو پھر پڑھو انھوں نے پھر پڑھا یہاں سے ہے کہ صوفیاں قوالوں کو واسطے تکرار بیت یا دوہرہ کے حکم کرتے ہیں الغرض حضرت رسول علیہ السلام اوسوقت چادر مبارک دوش اقدس پر رکھتے تھے حضرت کعب زبیر کو عطا فرمائی یہاں سے سند کے گئے ہیں کہ جو قوالوں کو صوفی خرقہ دیتے ہیں اور وہ ردائے مبارک بہت مدت تک کعب زبیر کے پاس تھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں چار ہزار دینار کعب زبیر کو عوض میں اوس ردا کے دیتے تھے مگر انہوں نے قبول نکیا بعد مرنے کے اونکے جب فرزندوں کو اونکے ملی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار دینار اونکو دیکر ردائے مبارک لی یہاں سے سند لی گئی کہ مریداں

اور یاران مشائخ قوالوں سے خرقہ اونکا شکرانہ دیکر لیتے ہیں۔

تحقیق

فائدہ کتاب آداب السالکین میں لکھتے ہیں کہ ایک وقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتھ یاران اپنے کے دولتخانہ میں بیٹھے تھے کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام آیۂ رحمت لائے آنحضرت کو تفریح حاصل ہوئی یاروں کو فرمایا کہ بیٹھو یاروں سے ایک شعر کو ساتھ صورت زیبا اور آواز دلربا کے شروع کیا آنحضرت کے مقام تواجد واقع ہوا اوٹھے اور رقص کرنے لگے ردائے مبارک اوپر کتف مبارک کے تھے گرے اور یہ حکایت مشہور ہے کہ اوس مجلس میں سو شخص یاران رسول علیہ السلام سے حاضر تھے پس اوسکو سو ٹکڑے کئے اور ٹکڑہ ٹکڑہ لے گئے یہاں سے ثابت ہے کہ جو کچھ حالت سماع میں صوفی کے پاس سے گر جاوے وہ حق قوالوں کا ہے اور یہ حدیث بھی اسی بھید پر واقع ہے مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ یعنے جو کوئی کسیکو قتل کرے اسباب اوسکا قتل کرنیوالا لیوے

فائدہ

فائدہ کتاب آداب السالکین میں لکھتے ہیں کہ ایک وقت حضرت رسول علیہ السلام ساتھ یاروں اپنے کے بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ صلعم حکم ہے کہ فقرائے امت تمہارے پانسو سال پہلے اغنیائے امتوں دوسری سے بہشت میں جاوینگے پس رسول علیہ السلام اس بشارت سے خوشدل ہوئے فرمایا کوئی ہے کہ کھوئے جو حاضر تھا عرض کیا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰه یعنی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا کہو انھوں نے ایک شعر ساتھ آواز موزوں کے پڑھا تب رسول علیہ السلام پر وقت خوش ہوا اوٹھے اور تواجد فرمایا پس یہ حجت ہے اوپر سننے سماع کے مشائخ کو اور اصل اس کام میں درد ہے اور جس کسیکو درد سے دور کیا ہے لذت سماع سے محروم فرمایا ہے عشق ایک مرغ ہے کہ سوائے دل دردناک کے دانہ نہیں چنتا اور بغیر جان مشتاقان کے آشیانہ نہیں قبول کرتا اور لذت سماع دردمندوں کو ایسی ہے کہ وہ ہی جانتے ہیں چنانچہ کتاب سیر الاولیا میں لاتے ہیں کہ ایک صوفی کو بعد نقل کرنیکے خواب میں دیکھا بہشت میں لیکن غمگین پوچھا یہ غم کس سبب سے ہے کہا کہ جو شوق اور ذوق کہ اوس عالم میں یار رکھتا تھا میں بہشت میں نہیں پایا ہے یعنی جو راحت اور جو خوشی کہ صوفیونکو سماع میں ہوتا ہے لذتیں بہشت کی اون آنکھوں میں نہیں آئیں فہم من فہم ادب کتاب فوائد فواد میں فرماتے ہیں کہ ایک روز حاضرین میں سے ایک نے خدمت میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی عرض کیا کہ ان دنوں بعضے درویشان نے دف

ادب

اوس مجلس میں کہ رباب و چنگ تھے سماع سنا ہے اور رقص بھی کیا ہے فرمایا اچھا کیا ہے
جو کچھ نا مشروع ہے حرام ہے اسی اثنا میں دوسرے نے عرض کیا کہ جب درویشان اوس مقام
سے باہر آئے ایک عزیز نے اونسے سوال کیا کہ تم نے کس واسطے مزامیر کے کہ حلال نہیں ہے سماع
کو روا رکھا اور رقص کیا جواب دیا کہ ہم ایسے مستغرق سماع تھے کہ خبر مزامیر کی نرکھتے تھے پھر
حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ یہ سنا فرمایا یہ بات درویشوں کی نامہ معصیت میں ان سبکے چاہیے
لکھنی بعد ازاں فرمایا کہ سماع کسوٹی ہے قوی اون مردونکے واسطے کہ اہل اس کار کے ہیں
اور جو لوگ کہ صاحب ذوق ہیں اگر ایک بیت کہنے والوں سے سنیں ذوق اور شوق پیدا ہو
مزامیر درمیان ہوویا نہو اور وہ سب عالم عشق سے بیخبر ہیں مزمار سے کیا فائدہ یہہ کام موقوف
اوپر درد دل کے ہے نہ مزامیر پر بعدہ فرمایا ایک وقت گاینوالے یہہ بیت کہتے تھے بیت

محرام بدین صفت مبادا		گر چشم بدت رسد گزندے	

مجھکو اوصاف حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے یاد آئے اور حمل معانی کو اوپر اونکے کیا
میں نے آخر اس بیت سنے مجھکو پکڑا قوال چاہتا تھا کہ دوسری بیت کہوے میں نے کہا اسیکو
کہو وہ دیر تک اس بیت کو تکرار کرتے رہے مجھکو شوق اور ذوق دلمیں زیادہ ہوتا تھا اسی عرصہ
میں حضرت امیر حسن علا سجزی نے عرض کیا اگر علما باب سماع میں بحث کریں اور حرمت میں اوسکی کوشش
فرماویں درست ہو لیکن وہ کہ جو لباس فقیری میں ہیں اونکو نچاہیے کہ نفی سماع کریں اور جو شکوک نہیں
خود نہ سنیں لیکن دوسرونکو ساتھ حضوریت جایز رکھے کہ حضوریت صفت درویشونکی نہیں ہے
اور بندہ اوس گروہ کو کہ منکر سماع ہیں خوب جانتا ہے کہ اوپر مزاج اونکے وقوف کلی رکھتا ہے
کہ اگر یہہ سب سماع کو حلال جانتے تب بھی نہ سنتے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے اوپر اس
حرف کی تبسم کیا اور کہا کہ ہاں جب اونکے دلمیں وجد نہیں ہے کیونکر سنیں کہ یہہ کام تعلق درد سے
رکھتا ہے اسی معنی میں یہ رباعی زبان مبارک پر لائے رباعی

دنیا طلبا جہان بکامت بادا گفتی کہ بنزد من حرامست سماع		وین جیفۂ مردار بداست بادا گر بر تو حرامست حرامت بادا	

اودیب کتاب سیر الاولیا میں لکھتے ہیں کہ شیخ حمید الدین ناگوری قدس سرہ جبکو سماع میں اضطراب

اور بے اصول دیکھتے مجلس سماع سے اونکو باہر کر دیتے چنانچہ انھوں نے ایک وقت مجلس سماع کی تھی کہ ایک درویش پہنچے اور رقص کرنے لگے بے ضرب اور بے اصول حضرت قاضی حمید الدین قدس سرہ نے ایک یار کو فرمایا اوسکو باہر کریں اوسنے ہاتھ سینہ پر اوس مرد کے رکھا اور مجلس سے باہر کیا جب سماع موقوف ہوا وہ مرد روبروے قاضی حمید الدین قدس سرہ کے آیا اور کہا کہ جسوقت میں نے سماع شروع کیا تہا پانوں بہشت میں رکھا تھا اور دروازہ آسمان کے اوپر میرے کہل گئے تھے کہ تمنے مجھکو باہر کیا اور سماع کو منع کیا پس بہشت سے مجھکو محروم رکھا اور دور ڈالا قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ بہشت جاسکے بے ضربان اور بے اصولوں کے نہیں ہے پس صاحب سماع کو چاہیے کہ رقص اور تواجد بے ضرب اور بے اصول نکرے یعنے تال اور سول میں ساتھ قوالونکی موافقت کرے تا رونق سرود کی برہم نہو اور لذت اوسکی جاتی نرہے اور ضرب کو تال اور اصول کو سول زبان ہندی میں کہتے ہیں

مطلب سیزدہم بیان میں خشوع اور خضوع اور بعضے ریاضات وعبادات آخر عمر حضرت سلطان المشائخ اور ترتیب اور توصیت نماز و روزہ اوراوراد کہ معمول آنحضرت اور سب پیران چشت کا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اوپر طالبان راسخ الاعتقاد والانقیاد کے روشن اور ظاہر ہو کہ مدت بیش سال جوانی کہ عیش و عشرت خوشی اور کامرانی کا ہے مجاہدہائے سخت اوپر ذات ملک صفات حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے واقع ہوئے تھے کہ تھوڑا اوس سے مطلب فقر اور فاقہ میں لکھا گیا آنحضرت کے نظرت صاحب نظروں کے گذرا ہوگا اور جب عمر ضعیفی میں حضرت پہنچی مجاہدہ سخت تر اوپر اپنے لازم کئے اور عبادات اور ریاضات شاقہ کو اختیار کیا اور عمر شریف کو خشوع میں بسر فرمایا چنانچہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جبکہ عمر شریف حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اسّی برس سے زیادہ کو پہنچی جسم اقدس پر ناتوانی غالب ہوئی باوجود اسکے واسطے ہر نماز کے بام خانقاہ سے کہ بیچ اوسکے رہتے تھے تشریف لاتے اور جماعت کو ترک نکرتے اور ساتھ درویشوں اور صالحوں کے نماز ادا کرتے اور باوجود اس کبرسن کے صوم دوام رکھتے اور بوقت افطار کچھ تھوڑا کھانا تناول فرماتے ایک نان یا نصف نان یا سبزی بے مزہ پکی ہوئی تلخ اور کبھی قدرے شوربا یا چاول اسکو موافقت یاروں کی نوش فرماتے اور مقابلے دستر خوان کے بیٹھا رہتا ہوں سو درویشوں کی دلداری کرتا اور طرح طرح کا کہانا کو فرماتے اور جن عزیزوں

مہربان ہوئی محک خاص اور نوید اختصاص سے اپنے بالخصوص حق تعالیٰ اپنی سعادت کون ومکان نقل ہے کتاب سیرالاولیا سے مولانا شمس الدین یحییٰ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز وقت افطار کے دسترخوان پر حضرت شیخ المشایخ قدس سرہ کے حاضر تھا دیکھا میں نے کہ وقت شروع طعام کے پہلے ہاتھ کاسۂ شوربے پر لے گئے اور ہاتھ اٹھانے دسترخوان کے طرف منہ کے نہ لے گئے اور یہ بھی واسطے موافقت درویشوں کی اور برعایت خاطر اونکے تھا کہ دست مبارک طرف کاسہ کی دراز فرماتے اور شوربے میں آلودہ کرتے والا نان جویں ہمراہ ساگ اور سبزی کی تناول فرماتے۔

مترجم عرض کرتا ہے کہ سیرالاولیا سے بروایت انہیں حضرت مولانا شمس الدین یحییٰ قدس سرہ کے ثابت ہے کہ حضرت مولانا فرماتے ہیں کہ میں زاید تیس سال حضرت کے ہمراہ دسترخوان پر حاضر رہا اور قصداً دیکھا کیا مگر کبھی حضرت کو نوالہ منہ تک لیجاتے نہیں دیکھا پس یہاں سے ثابت ہو کہ حضرت کا جسم اقدس بالکل نورانی ہو گیا تھا یعنی محض روح تھے جیسی خبر حضرت مخدوم شرف الدین بہاری فردوسی قدس سرہ معدن المعانی میں فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی خواب اور بیداری یکساں تھی اور یہ مقام الطف ہے سوائے آنحضرت کے اور کسی ولی کو شاید ہوا ہو نقل ہے کتاب فردوسیہ قدسیہ سے جو خادم کہ روبرو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے کھانا پیش کرتے تھے فرمایا ہیں چند بقیہ لقمہ ادہ چبے دسترخوان پر دیکھے جاتا کہ پس خوردہ آنحضرت کا ہے بحفاظت رکھا ایکوقت محل پاکر عرض کیا کہ چند روز علی التواتر لقمہائے نیم خوردہ اوپر دسترخوان کے پائے ہیں میں نے سبب اوسکا معلوم نہوا فرمایا جو لقمہ مجھکو لذت دیتا تھا اوسکو نیچے رکھدیا تھا میں نے تا نفس فربہ نہوا اور پھر اوسکے درپے نہو خادم نے جب یہ بات سنی اون لقموں کو تبرک جان کر کھالیا اوسیوقت مکاشف اسرار الٰہی ہوگیا نقل ہے کتاب سیرالاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی عادت تھی کہ بعد نماز شام اوپر کوٹھے خانقاہ شریف کے جاتے اور یاران اور آیندگان کو بھی بالا خانہ پر طلب فرماتے اور روبرو ہر ایک کے میوہائے تر و خشک رکھتے اور مشروبات و ماکولات لذیذ اور لطیف روبرو لاتے اور خود اوسوقت کوئی چیز نہیں کھاتے لیکن بیٹھکر ہر کسی کی دلداری کرتے اور ثواب ہائے بیشمار لیتے جب وقت نماز عشا کا آتا امام خانہ سے نیچے تشریف لاتے اور نماز ساتھ جماعت کے ادا کرتے اور پھر اوپر تشریف لیجاتے اور وہاں

نقل

دیر تک مشغول ہوتے اور بعد اسکے واسطے خواب کے اوپر چارپائی کے استراحت فرماتے دیر تک وہاں مشغول رہتے اوسوقت تسبیح لاتے اور دست مبارک میں حضرت شیخ کے دیتے اوسوقت کسیکو مجال نہوتی کہ اوس محل میں حاضر ہو مگر حضرت امیر خسرو قدس سرہ کہ اوسوقت میں حاضر ہوتے اور بزانوئے ادب روبرو آنحضرت کے بیٹھتے اور زبان فصاحت کھولتے اور حکایات عجیب و غریب شروع کرتے اور سلطان المشائخ قدس سرہ واسطے خاطرداری اونکی کے منہ کو طرف اون کی کرتے اور سر مبارک اونکے کلام پر ہلاتے اور کبھی کبھی فرماتے اے ترک کیا حال ہے وہ اس وسیلہ سے اپنی زبان کو نکتہائے نادر سے کھولتے اور داد فصاحت دیتے اور کبھی اوسی محل میں بعضے بچے اور خواہرزادگان آنحضرت کے اور بعضے نبیرہ گان اور نبیسگان حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے کہ ساتھ مرحمت خاص کے مخصوص تھے پہنچتے تھے اور قدم مبارک کو سر اور آنکھوں سے ملتے تھے اور سعادت لیتے تھے حضرت امیر خسرو قدس سرہ فرماتے ہیں بیت

نخفت خسرو مسکین ازین ہوس شبہا	کہ دیدہ برکف پایت نہد بخواب رود

جب حضرت امیر خسرو قدس سرہ اور وہ بچے وہاں سے حسب عادت ہو وہ کے اٹھتے حضرت خواجہ اقبال قدس سرہ حاضر ہوتے اور چند آفتابہ پانی سے بھر کر وہاں رکھتے اور خود باہر جاتے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اوٹھتے اور دروازہ کو زنجیر کرتے اوس حال میں بجز شوق الٰہی کے اور کچھ مونس نہونا خدا جانے کہ باقی شب کیا راز و نیاز اور ذوق و شوق اپنے پروردگار کے ساتھ رکھتے اور دل غمگین کو اس سے تسلی دیتے چنانچہ بارہا یہ بیت اوپر زبان مبارک کے فرماتے بیت

عشقے کہ ز تو دارم ای شمع چگل	دل داند و من دانم و من دانم و دل

اور اکثر اوقات اس قطعہ اور اس فرد کو اپنے حسب حال پڑھتے رباعی

تنہا منم و شب و چراغے انکاہش ز آہ سرد بخشم	سوزش شدہ تا بگاہ روزم گاہ از تف سینہ بر فروزم

فرد

شبہا من و شمع در گدازیم	اینست کہ سوز من نہانست

جب وقت طعام سحر کا ہوتا خادم حاضر ہوتے اور دستار حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ اٹھا

اور دروازہ کو دست مبارک سے اپنے کھولتے خادم ہمنشین کا کھانا روبرو رکھتے حضرت خواجہ
قدس سرہ تھوڑا سا چند لقمہ تناول فرماتے اور باقی کو فرماتے کہ واسطے ہماری بچوں کے نگاہ رکھو اور
کبھی ہوتا کہ بالکل طعام سحر میں نہ آلودہ کرتے چنانچہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے عبد الرحیم خادم
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے سرانجام طعام سحر کا اونکے عہد میں تھا فرماتے ہیں کہ
سلطان الاولیا قدس سرہ بالکل طعام سحر میں نہ لیجاتے اور اگر احیانا لیجاتے تو کمتر کھاتے ایک
وقت عرض کیا میں نے یا مخدوم وقت افطار ایک نان یا نیم نان ہمراہ سبزی کے تناول فرماتے
ہیں اور اگر تھوڑا سا بھی طعام سے نکھا وینگے تو بدن مبارک کا کیا حال ہوگا حضرت نے چشم
مبارک پر آب کی اور فرمایا اے عبد الرحیم میں جسوقت کہ کھانا چاہتا ہوں یا پانی پیتا ہوں تو
مجھکو خیال زار عزبا اور فقرا کا کہ گوشہ صحرا میں بھوکے سوتے ہیں یاد آتا ہے ہوش جاتے ہیں
پس کہو کوئی چیز کیونکر میرے منہ میں جاوے اور کھائی جاوے اور حضرت خواجہ عبد الرحیم
قدس سرہ روایت کرتے ہیں ہر سحر کو کہ روبرو حضرت کے کھانا لیجاتا ہوں مگر یہ حضرت پر غالب
ہوتا ہے میں باہر لاتا ہوں صبح کو بچوں اور خواہر زادہ گان و ملازادگان کو تقسیم کر دیتا ہوں
نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی چشم مبارک بسبب شب
بیداری اور روزہ داری کے ہمیشہ سرخ رہتی اور گریہ وزاری سے نہ آسودہ ہوتی اور جو
انحضرت کو دیکھتا بالیقین جانتا کہ نعوذ باللہ مخمور شراب سے ہیں حضرت سید محمد کہتے ہیں ابیات

شکار چشم تو جاں ہا بہ یکبار		اسیر زلف تو دلہا بہ زنار
خیال زلف تو خواب از سرم برد		دو چشم مست تو خون دلم خورد

باوجود اتنے مجاہدہ کے کہ انحضرت نے اوپر اپنے لازم پکڑے تھے ہرگز تغیر روئے مبارک
پر اونکے نظر آتا اور ہر کوئی کہ نظر اوپر جمال جہان آرا اونکے کرتا ہرگز دلمیں نہ لاتا
کہ یہ ہر شب چار سو یا پانسو رکعت نماز ادا کرتے ہیں و یا ہر روز روزہ رکھتے ہیں نقل ہے۔
کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ تمام رات ہمیشہ طاعت باریتعالی
میں بیدار رہتے اور چشم مبارک کو خواب میں نہ آلودہ کرتے اور جب صبح ہوتی اوپر خانقاہ سے
نیچے پہنچتے اور نماز فجر کو ساتھ جماعت کے ادا کرتے اور بعد نماز کے سجادہ مشایخ کبار اور اولیای

نقل

نقل

نقل

نامدار کے بیٹھتے اور جو کہ وضع شریف اوس وقت آتا موافق استعداد اوسکے کلام فرماتے اور دلداری اوسکی کرتے اور دل ڈھونڈھتے اگرچہ ظاہر میں اوسنے مشغول ہوتے لیکن باطن میں من کل الوجوہ مشغول یاد میں اپنے دوست کی ہوتے چنانچہ ایک بزرگ اس معنی میں فرماتے ہیں بیت

ہرگز وجود حاضر غائب شنیدہ	او در میان جمع و دلش جای دیگر است

اور جو کوئی کہ واسطے ملازمت آنحضرت کے آتا ہرگز محروم نہ جاتا کوئی چیز پاتا چینل یا جامہ اور جو کچھ اوس روز نذر اور فتوح پہنچتی شام تک خرچ ہو جاتے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ ایکوقت سلطان المشایخ قدس سرہ قیلولہ میں تھے ایک مسافر خانقاہ میں راہ دور سے پہنچا اخی مبارک خادم نے اوسکو محروم واپس کر دیا حضرت خواجہ قدس سرہ نے اوسیوقت حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کو خواب میں دیکھا دوڑ سے تا خدمت کریں انھوں نے اپنے تئیں کھینچا حضرت نے عرض کیا یا مخدوم مجھ سے کیا گناہ صادر ہوا کہ موجب آزردگی کا ہوا فرمایا اے نظام کیونکر روا رکھو ہیں کہ آنیوالا تمہارے دروازہ سے محروم جاوے اور تمکو اسکی خبر ہو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ جب بیدار ہوئے حال آنیوالے کا دریافت فرمایا حضرت اخی مبارک قدس سرہ نے التماس کیا کہ ایک مسافر پہنچا تھا کوئی چیز موجود نہ تھی کہ ہم خدمت کرتے وہ ابھی جاتے ہیں خواجہ نے اون کو طلب فرمایا اور خوشنود کیا اور کہا بعد اس سے اگر آیندہ آوے چاہئے کہ مجھکو قیلولہ ہی میں خبر کر دو کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کو اسی سبب سے خواب میں پر عتاب دیکھا ہے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ قیلولے سے بیدار ہوتے دو باتیں پوچھتے ایک یہ کہ سایہ پھرا ہے دوسرے یہ کہ کوئی آیا ہے اور جب نماز پیشین سے فارغ ہوتے یاران اور آیندگان کو حضور میں اپنے طلب فرماتے اور دلداری کرتے اگرچہ خود صایم ہوتے لیکن واسطے احباب اور مسافرون کے طرح طرح کا کھانا موجود کرتے اور احوال کو ہر ایک کے سنوارتے اور بعد از طعام زبان مبارک کو ساتھ کلام کے کھولتے اور محاورہ دلکشا اور روزمرہ جان فزا میں داد بلاغت کی دیتے اور کچھ کسیکو اوس حال میں مجال نہوتی کہ دم مارے و یا سر اونچا کرے اور بطرف روئے مبارک

نقل

آنحضرت کے دیکھے اگرچہ علامہ دہر ہوتے چنانچہ نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے کہ حضرت مولانا شمس الدین یحییٰ کہ اوستاد شہر اور مرید حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے روایت کرتے ہیں جس وقت کہ بندہ اور علمائے دیگر خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حاضر ہوتے تھے ہم یہ مجال نہ رکھتے کہ سر اونچا کریں اور روئے مبارک کو اونکے دیکھیں اگرچہ کلام میں ہم مخاطب ہوتے تھے مگر سر نیچے کئے ہوئے جو کچھ کہ فرماتے ہم قبول کرتے اور جو ہمکو علم میں مشکل ہوتی وہ نور باطن سے اوسکو دریافت کرکے جواب دیتے اور تمام فضلا و علمائے شہر کہ تعصب میں اہل تصوف کے مشہور تھے پیشانی عقیدت کی اونکے آگے زمیں ادب پر گھستے تھے اور واسطے خدمتگاری اونکی کے کمر اخلاص کی باندھے تھے اور مرید اور بندہ اوس درگاہ کے ہوتے تھے

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیاء سے کہ دل مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا دریا محبت الٰہی کا تھا ہمیشہ موج پر موج اٹھتی تھی اور ہوتی ابدار گریہ بسیار سے براہِ چشم کہ چشمہ اسرار ہے جاری ہوتے تھے بیت

دل چشمۂ شوق در محراب ۔۔ چشمۂ آفتاب و چشمۂ آب

اور ہمیشہ تشنگان بادۂ محبت کو شراب شوق سرمست سے سیراب کرتے اور آوارگان بیابان عشق کی رہبری کرکے منزل مقصود تک پہنچاتے بیت

پیر سایند بمقصود و منازل ہمہ را ۔۔ لطف او ورنہ کجا ما کہ بہم دل بر دوست

اور گرمی کے مارے ہوئے گناہگاران کو سایۂ مرحمت میں اپنے پرورش کرتے اور سوختگان ہوا و ہوس نفس کو بیچ سایہ مکرمت اپنی کے ترتیب فرماتے بیت

خدایا برحمت نظر کردہ ۔۔ کہ این سایہ بر خلق گستردہ

مجملاً فوائد ترتیب اوراد و صلوٰۃ و صوم و زکوٰۃ کہ معمول حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ و غیرہ پیران چشت کا ہے اور بر طالبان راسخ الاعتقاد کے روشن اور ظاہر ہو جو کہ یہ مطلب بیان میں ریاضات اور عبادات آخر عمر حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھا سوا اسکے یہ فقیر حقیر راقم اوراق محمد نواق نے لازم دیکھ کر فوائد ترتیب لکھنے اوراد اور صلوٰۃ اور آداب اور توصیف صوم اور زکوٰۃ کہ معمول حضرت سلطان المشایخ و غیرہ پیران چشت قدس سرہم

کا ہے ملفوظات ان سب کے چنکر اور اختیار کرکے اس مطلبیں ضبط کیا تا طالبوں کی کام
آوے اور سعادت حاصل کریں اور امید ہے کہ ہر طالب مطلب کو پہنچکر جامع کو ساتھ دعا
کے یاد فرماویں مجملاً فوائد و تذکرہ جس کسیکو کوئی مشکل درپیش آوے اور چاہے کہ واسطے
برآنے کے اسکے دعا بکار نہ آوے چاہیے کہ ان تین شرطوں کو یاد رکھے اور بجالاوے
اول وہ کہ جو دعا پڑہے واسطے اللہ کے پڑہے دوم وہ کہ واسطے دعا کرنے کے ایک
مکان لازم کرے کہ وہاں گذر عورت کا نہو تا دل اوسکا خطرۂ شیطانی سے محفوظ رہے تیسری
وہ کہ پہلے دعا سے موافق استعداد کے صدقہ دیوے تو دعا درجۂ قبولیت کو پہنچے اور بعد
برآنے کار کے صدقہ بہت درویشوں کو دیوے تا بار دیگر دعا اوسکی بارگاہ اللہ تعالی میں
مقبول ہو اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں کہ جو کہ پاس بادشاہوں کے
جاتا ہے واسطے اپنے حاجت کے البتہ دربانوں کو ساتھ انعام کے خوشنود کرتا ہے
درویش بھی دربانان بارگاہ الٰہی کے ہیں اور جو ایک واسطے برآنے اپنی حاجت کے صدقہ
اونکو ندے ہرگز وہ حاجت اوسکی روا نہو اور یہی امام موصوف نے فرمایا ہے کہ بوقت
دعا کے جو گناہ کہ کئے ہیں دلمیں نہ لاوے کہ یقین دعا میں سستی لاویں گے اور بھی جو عبادت
کی ہے یاد نکرے کہ عجب پیدا ہوگا اوسوقت نظر خاص اور پر رحمت الٰہی کے چاہیے کہ وہ
اجابت دعا کے واسطے ہے اور وقت دعا کے دونوں ہاتھ اپنے متصل اور اچھے بلند
رکھے اور منتظر رہے کہ اسیوقت آسمان سے کوئی چیز میرے ہاتھ میں پہنچے گی جو کہ اس
آیہ کریمہ کو ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب تا آخر ہمیشہ پڑہے
جو کام اور مطلب اور جو مشکل کہ رکھتا ہو جلدی حاصل ہو اور کشایش رزق کی ہووے
جس کسیکو معاش تنگ ہو چاہیے کہ ہر شب سورۂ جمعہ پڑہے جلدی کشایش ہو اور فتح
نصیب ہو اسکی اور اگر ہر شب نہ پڑہ سکے تو شب جمعہ ہی کافی ہے اور جو کہ قید میں
سورۂ یسین باوضو پڑہے قید سے اور اضطرار سے خلاصی پاوے اور اگر وضو نہو تو تیمم سے بھی جائز ہے ایکوقت ایکمرد
کو بغداد میں آگے شیر کے ڈالا یہاں تک کہ سات روز پڑا رہا اور شیر نے اوسکے اوپر
دانت تیز نہ کئے اور یہ واقعہ اس سبب سے بکار آیا کہ یہہ دعا پوشیدہ وہ شخص اپنی پاس

شرط دعا

بیان اوراد

دعا برائے حصول حاجات و فراخی روزی

برائے خلاصی از قید

رکھتا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا دایم بلا فنا ویا قایم بلا زوال ویا شیر بلا وزیر ویا صانع بلا نصیر اور بھی اگر اس دعا کو بعد ہر نماز کے کوئی شخص سو بار پڑہے شر سے دشمنوں کے بے غم ہو اور ہر دشمن اوسکا دوست ہو جس کسیکو غم یا الم در پیش اوے چاہئے کہ اس آیت کو پڑھے تا حق تعالے اوسکو جلدی غم و الم سے رہائی بخشے آیۃ کریمہ یہ ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اور جو کسیکو کوئی ظالم یا دشمن آزار دے چاہئے کہ اس دعا کو پڑہے حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر بہت پڑہے تو جلد اوس سے رہائی پاوے اگر ایک دوسرے پر ملاحظہ تعدی اور ظلم کا واقع ہو چاہئے کہ افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد بہت پڑہے تا اوس سے خلاصی پاوے اور کثرت شغل ہر دعا میں وضو شرط نہیں ہے تیمم ہی کافی ہے اور اولے یہ ہے کہ با وضو پڑہے جس کسیکو طلب بہشت دل میں اوے چاہے کہ اس کلمہ کو بہت پڑہے تا لایق بہشت کا ہوئے ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ جو چاہے کہ اعمال اوسکے شرف قبولیت حضرت حق جل شانہ کے اوے اور آراستہ ہو چاہئے کہ اس آیۃ کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ پڑہے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم جو کہ چاہے نیکی دنیا اور آخرت کی اوسکو دیوین اور آتش دوزخ سے رہائی دیں چاہئے کہ اس آیت کو بعد ہر نماز فرض کے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ پڑہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا ربنا عذاب النار جو کہ چاہے کل حالمیں صابر ہو اور قدم اوسکے اوپر اوس کے ثابت رہیں اور تصرف اوپر اوسکے پردہ کھولے چاہئے کہ اس آیت کو بہت پڑہے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین جو چاہے کہ دل اوسکا روشن ہو اور ہدایت اوسکو نصیب ہو اور رحمت حق نثار اوسکے ہو تو چاہئے کہ اس آیت کو بہت پڑھے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب اور جو کہ اس آیت کو بہت پڑہے خداوند تعالے اوس کو فرزند شایستہ عطا کرے رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعا کہتے ہیں حضرت زکریا علیہ السلام کو حق تعالی نے بہ سبب پڑھنے اس دعا کے پسر صالح مانند یحیے علیہ السلام کے عنایت کیا تہا اور یہی جو کہ خدمت میں حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنج شکر

قدس سرہ کے واسطے طلب فرزند نیکبخت کے رجوع کرتا اس آیت کو عطا فرماتے اور جس کسی کا
کہ غلام بھاگ جاتا اگر اس آیۃ کو چند روز صبح اور شام پڑھے بندہ بھاگا ہوا واپس ہو جاوے
مجرب ہے اور جو کہ اس آیت کو بہت پڑھے ساتھ دوست مہجور کے ملاقی ہوئے اور یہ اوسکے
پاس پہنچے یا وہ اوسکے پاس پہنچے ربنا انك جامع الناس ليوم لا ريب فيه ان الله
لا يخلف الميعاد جو کہ چاہے روزی اوپر اوسکے فراخ ہو اور باقی عمر محتاج نہو جائے کہ
اس آیت کو بہت پڑھے ربنا انزل علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا لا
ولنا واخرنا واية منك وارزقنا وانت خير الرازقين اگر کوئی ظالم کے ہاتھ
گرفتار ہو جائے کہ اس آیۃ کو مداومت کرے تا جلدی خلاصی پاوے ربنا لا تجعلنا
فتنة للقوم الظالمين ونجنا برحمتك من القوم الكافرين حضرت شیخ الشیوخ
العالم خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ اس دعا کو بہت پڑھتے یا دائم الفرح والبقاء
يا ذو الجلال والجود والعطايا الله يا رحمن يا رحيم بحق اياك نعبد واياك
نستعين اور فرماتے کہ جو کچھ مجھکو دیا ہے اس دعا میں دیا ہے اور حضرت سلطان
المشائخ قدس سرہ بھی واسطے مداومت اس دعا کے امر فرماتے تھے اور بھی اونکو در دارہ
دولت کے اس سے کھلے جو کہ اس آیت کو توفنی مسلما والحقني بالصالحين مداومت
کرے مسلمان اوسکو ماریں اور صالحوں میں پہنچا دیں جس کسیکو کوئی مشکل پیش اوے اور
چاہے کہ واسطے بر آنے اوسکے کوشش بیکار نہ آوے چاہیے کہ ان تین شرطوں کو یاد رکھے
اور بجا لاوے اول یہہ کہ جو دعا پڑھے بسم اللہ کر پڑھے دوسرم یہ کہ واسطے دعا کرنیکے ایک
مکان لازم کرے کہ وہاں گذر عورت کا نہوتا ہو تا دل اوسکا خطرہ شیطانی سے محفوظ رہے تیسری
یہہ کہ پہلے دعا سے موافق استعداد اوسکے صدقہ دے تا دعا قبول ہو اور بعد حصول کار کے
صدقہ درویشوں کو دے تا بار دیگر دعا اوسکی بارگاہ والا میں جلدی مقبول ہو اور امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جو کہ بادشاہ کے پاس جاتا ہے واسطے حاجت اپنی کے البتہ
دربانوں کو انعام سے خوش کرتا ہے تا اوسکو دروازہ سے بادشاہ کے نہ نکال دیں
پس درویش ہیں دربان بارگاہ الٰہی کے اور جو کوئی واسطے بر آنے حاجت اپنے کے

درویشوں کو صدقہ دے ہرگز اوسکی حاجت روا ہووے اور یہی امام موصوف نے کہا ہے کہ بوقت دعا کی گناہ جو کئے ہیں دلمیں لاوے کہ دعا میں سستی ہوگی اور طاعت جو کی ہے اوسکو یاد نکرے کہ عجب پیدا ہوگا اوسوقت ہیں نظر خاص رحمت الٰہی پر رکہے تاکہ وہ دعا قبول ہو اور وقت دعا کے دونوں ہاتھ اپنے متصل اور خوب بلند رکھے اور جانے کہ اسیوقت کوئی چیز آسمان سے میرے ہاتھ میں پہنچیگی اور مقصود میرا حاصل ہوگا جس کسی کی معاش تنگ ہوجاوے چاہیے کہ ہر شب سورۂ جمعہ پڑہے جلدی کشایش اوسکی ہو اور فیروزی نصیب ہو اگر ہر شب نہ پڑہ سکے شب جمعہ ہی کافی ہے جو کہ قید یا اضطرار میں ہو سورۂ یسین با وضو پڑہے قید اور اضطرار سے خلاصی پاوے اور جو وضو نکر سکے تیمم بھی جائز ہے اور جس کسیکا ذہن سقیم ہو اور چاہے قرآن مجید یاد کرے چاہیے کہ اول سورۂ یوسف یاد کرے تا برکت سے اوسکی حفظ قرآن اوپر اوسکے آسان ہو اور جو کہ سورہ فاتحہ کو چالیس بار واسطے حاصل ہونے مہم متصل ساتھ بسم اللہ کے پڑہے اور جب ساتھ کلمہ الرحمن الرحیم کے پہنچے تین مرتبہ کہو کر اور لفظ آمین بھی تین مرتبہ کہے تا حق سبحانہ تعالیٰ اوس مہم کو اوسکی جلدی ساتھ کفایت کی پہنچاوے اور غم و الم سے خلاصی ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ سات روز اس عمل کو کرے اور دل اپنا نہ اٹھاوے جو کہ وقت سفر کے آیت الکرسی پڑہ کے گھر سے باہر آوے حق سبحانہ تعالیٰ اوسکو صحیح اور سلامت اور کامیاب واپس گھر میں لاوے اور اگر وقت آنے کے گھر میں پڑہے پس جو بلا کہ گھر سے اٹھی اوس سے محفوظ رہے اور گھر میں اوسکے برکت ہو جیسی کہ وہ چاہے ایک شب گھر میں ایک درویش کے چور آئے اوس درویش نے آیۃ الکرسی کو پڑہ کر گرد اپنے گھر کے پہوں کا تھا تمام چور اندہے ہوئے اور گرفتار ہوئے جس کیسی کی معاش تنگ ہو چاہیے کہ ہر صبح کلمہ لاحول کو تا آخر سو مرتبہ پڑہے تا اوسکو فراخی ہو اور مال بہت غیب سے اوسکو ملے اور غم و الم سے رہائی پاوے اور جو کہ سورہ مزمل کو بعد ہر نماز فریضہ کے پڑہے آفت فقر اور فاقہ سے محفوظ رہے اور شر سے دشمنوں کے ایمن ہو اگر اپنے اوپر دم کرکے روبرو بادشاہ کے جاوے حرمت پاوے اور غصہ اوسکا جاتا رہے جو کہ اس دعا کو آخر جمعہ اللہ من یہود ما اللہ نیا ویرزقہ من حیث لا یحتسب مداومت کرے باہر اوسے دنیا کے غموں سے اور رزق دیویں اوسکو اوس جگہ سے کہ اوسکے گمان میں نہو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں جو کہ شب پنجشنبہ یوم جمعہ کی طرف

صبر کرے دو رکعت الوسیطے اور دس ہزار بار اِس آیت کو پڑہے واللہ المستعان علیٰ ما تصفون
اور ہر مرتبہ کہ ہزار بار تمام کرے سر سجدہ میں رکھے اور بیس مرتبہ کہوے آمین آمین آمین بعد از فراغ جو
حاجت کہ چاہے حاصل ہو اور جو کہ چاند رات کو بیس بار سورہ فاتحہ یا بسم اللہ پڑہے اون تین روز
مہینہ تمام آفت دنیا و عقبیٰ سے سلامت رہے لیکن کہ اولے یہ ہے کہ جب چاند نیا دیکھے اوسیوقت
پڑہے اگر یہ ہو سکے بعد نماز مغرب کے پڑہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں جو کہ اس
آیتہ کو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانًا مع ایمانھم وللہ جنود
السموات والارض وکان اللہ علیمًا حکیمًا سات روز سات بار پڑہے ہر پریشانی سے محفوظ
رہے اور حق سبحانہ تعالیٰ اوسکو جمعیت اور تسکین دل عطا فرماوے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
فرماتے ہیں جو کہ اِس دعا کو اللھم انی اسئلک الا اسئلک سو بار پڑہے جمعیت تمام پاوے
اور ہر پریشانی اور سرگردانی سے خلاص ہو اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بھی اس دعا کو ہمیشہ
پڑھتے تھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں جو کہ اوپر مریض کے کھانے اور پینے
میں درود اور صلوٰۃ کو مداومت کرے جلد جلد شفا حاصل ہو اور صحت کلی پاوے مجرب ہے حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں جو کہ ان تین کلمہ کو اللہ شافی اللہ کافی اللہ معافی لکھ کر بازوے مریض
یا حلقوم میں اوسکے باندہے جلدی شفا پاوے اور جو کوئی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
سے تعویذ طلب کرتا آنحضرت یہی تین کلمہ بابرکت لکھ کر عطا فرماتے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
روایت کرتے ہیں کہ تعویذ کو بازو پر یا گلے میں سخت چاہیے باندھنا کہ اویزاں اور معلق رکھنا تعویذ
کا بموجب حدیث رسول علیہ السلام کے ممنوع ہے اور اولیٰ وہ ہے کہ تعویذ کو بازو میں باندہے
جو کہ اسم یا سلام کو ایک سو گیارہ بار پڑہ کر مریض کو دم کرے امید صحت کی ہو اور جو طرف مریض
غایب کی پڑہ کر پھونکے وہ بھی صحت پاوے مجرب ہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے
ہیں خواجہ علی حکیم ترمذی نے ہزار بار حضرت رب العزت کو خواب میں دیکھا اور ہر بار پوچھا کہ
اِس دنیا میں کیا دعا پڑہوں تا آفات سے اوسکی محفوظ اور محروس رہوں میں ہر بار فرمایا
کہ اِس دعا کو پڑہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی یا قیوم یا حنان یا منان یا بدیع السموات
والارض یا ذوالجلال والاکرام اسئلک ان تحی قلبی بنور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ

اور یہی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جوکہ مابین سنت اور فرض بامداد اس
دعا کو اکتالیس بار ہر روز پڑہے باقی عمر میں محتاج جبر کا نہو حق تعالی اوسکو رزق بیواسطہ پہنچاوے
اور ہرگز محتاج دوسرے کا نہو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں جوکہ ایکبار درود
پڑہے حق تعالی اوسکو جملہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک کرے اور جوکہ اولیائے کبار اور مشایخ نامدار
کہ خدا سے واصل ہیں اور پہنچے ہیں وظیفہ اون کا درود تھا چنانچہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب
محبوب آلہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوسی چشتی قدس سرہ ہرشب تین ہزار بار درود
پڑھتے اوسوقت سوتے اور وہ درود یہ ہے اللھم صل علی محمد عبدک ونبیک وحبیبک
ورسولک النبی الامی وعلی آلہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بہی اس درود اور سورہ
اخلاص کو ہزار بار ہرشب پڑہتے اوسکے بعد سوتے اور حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین
گنجشکر قدس سرہ درود بہت پڑہتے اور خواجہ ثنائی قدس سرہ بجز درود کے دوسرا وظیفہ نرکھتے تھے چنانچہ
نقل ہے ایک شب حضرت خواجہ ثنائی قدس سرہ نے رسول علیہ السلام کو خواب میں دیکھا دوڑے تا
کہ خدمت کریں حضرت رسول علیہ السلام نے روئے مبارک اپنا چھپایا خواجہ ثنائی شرمندہ ہوئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تقصیر میری کیا ہے کہ مجھ سے رخ چھپاتے ہو رسول
علیہ السلام نے اونکو گلے لگایا اور فرمایا کہ اے ثنائی تو نے اسقدر درود پڑھا کہ میں تجھسے شرمندہ
ہوں کہ کس چیز سے عذر تیرا چاہوں

فوائد توصیف نماز میں اور وہ اوپر پانچ قسم کے ہے قسم اول دربیان توصیف نماز روزینہ
قسم دوم دربیان نماز ہفتہ قسم سوم دربیان توصیف نماز ماہیانہ قسم چہارم دربیان نماز سالیانہ
قسم پنجم دربیان توصیف نماز متفرقات کتاب افضل الفواد میں فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت
رسول علیہ السلام بیٹھے تھے کہ جماعت جہودیونکی پہنچی سوال کیا یا رسول اللہ یہ پانچ نماز کہ ان
پانچ وقت میں اوپر امت تمہاری کے فرض ہوئے ہیں سبب اسکا کیا ہے فرمایا حق تعالی نے
وقت نماز پیشین یعنے ظہر کے خلقت کو پیدا کیا ہے اور وہ وقت رحمت کا ہے پس میری امت کو
فرمایا تا اسوقت اوسکی بزرگی اور یگانگی کو اونکی یاد کریں تاکہ وہ وقت رحمت کا ناتہ سے نجاوے
اور وقت نماز دیگر یعنی عصر وہ وقت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام گیہوں کہا کر بہشت سے باہر آئے

پس باریتعالی نے میری امت کو حکم دیا کہ اسوقت نماز چہار رکعت سے اوسکو یاد کریں تا سختی سے اس وقت کی محفوظ رہیں اور وقت نماز شام وہ وقت ہے کہ بعد تین سو سال کے توبہ حضرت آدم علیہ السلام قبول ہوئی اور مرحمت اوپر فرمائی گئی پس حق سبحانہ تعالی نے میری امت کو حکم دیا کہ اوس ساعت میں تین رکعت نماز سے اوسکو یاد کریں اور امیدوار مغفرت اوسکی کے رہویں اور وقت نماز عشا کا وہ وقت ہے کہ انبیاء علیہ السلام اور اولیا نے ہرگز ہاتھ سے ندیا ہے پس خدائے تعالی نے اوس ساعت میں چہار رکعت نماز میری امت پر فرض کی ہے اور اونکے درجہ میں اونکو پہنچایا اور وقت نماز صبح وہ وقت ہے کہ نزول رحمت ہوتی ہے اور توبہ قبول ہوتی ہے پس حضرت رب العزت نے میری امت کو فرمایا کہ اسوقت میں ساتھ دو رکعت نماز کے اوسکو یاد کریں اور گناہوں سے توبہ کریں تا مرحوم اور مغفور کریں کافروں نے کہا سچ کہا تم نے یا رسول اللہ کتاب توریت میں اسیطور سے مذکور ہے پھر کافروں نے عرض کیا یا رسول اللہ ثواب واسطے اون لوگوں کے کہ تمہاری امت سے یہ نمازیں ادا کریں کیا ہوگا فرمایا کہ جو کہ نماز پیشین کو ادا کرے آتش دوزخ اوپر اوسکے حرام ہے کہ اوسوقت دوزخ کو آگ سے جھکائیں گے اور جو کہ نماز عصر ادا کرے غضب باریتعالی سے محفوظ ہے کہ اسوقت میں حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت سے باہر کیا تھا اور جو کہ نماز شام ادا کرے جو حاجت کہ حق تعالی سے چاہے پاوے کہ اس وقت میں توبہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبول ہوئی تھی اور حاجت اونکی روا ہوئی اور جو کہ نماز عشا کو یاد کرے حق سبحانہ تعالی جانے اوسکی گروہ انبیا اور اولیا میں کرے کہ یہ وقت اونکی عبادت کا ہے اور جو کہ نماز صبح ادا کرے حق سبحانہ تعالی اوپر اوسکے رحمت کرے اور جاے اوسکی بہشت میں بناوے کہ یہ وقت مرحمت کا ہی کافروں نے کہا سچ فرمایا آپ نے یا رسول اللہ کہ کتاب توریت میں بھی اسیطرح لکھا ہے

فائدہ ترتیب نمازہائے معمول پیران چشت کہ بوقت فجر تعلق رکھتی ہیں جو کہ سنت میں صبح کی وہ دو رکعت ہیں رکعت اول میں بعد فاتحہ کے الم نشرح اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے الم ترکیف پڑھے علت سے بواسیر کی بے عذر ہے امام کو چاہئے کہ دونوں رکعت نماز فرض میں صبح کو سورتہائے مغفرت اور مرحمت اور یا آیتیں کہ اوسمیں ذکر عذاب دوزخ کا نہو پڑھیں تا اسکو اور سب مقتدیکو مبارک ہو اور اگر کوئی فال لیوے تو اچھی ہو اور برائی نہو اور بعد نماز کے پلہ دعا

فائدہ ترتیب نمازہائے معمول پیران چشت

پڑھے کہ عمل پیران چشت کا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم زد نورنا و سرورنا و زد حضورنا
و معرفتنا و زد رزقنا و زد نعمتنا و زد طاعتنا و زد محبتنا و زد عشقنا و زد
شوقنا و زد صحبتنا و زد علمنا و زد حلمنا برحمتک یا ارحم الراحمین درویش کو چاہیے کہ
وقت صبح سے طلوع آفتاب تک غنیمت جانے اور اپنے تئیں مصلے سے جدا نکرے اور ساتھ حق کے
مشغول ہو اور جب آفتاب یک نیزہ بلند ہو اوٹھے دو رکعت نماز اشراق ادا کرے اور اول رکعت
میں پڑھے بعد الحمد کے آیۃ الکرسی تا ھم فیھا خالدون تک اور رکعت دوم میں آمن الرسول تا آخر
سورہ اور آیۃ اللہ نور السموات والارض تا کل شیء علیم اور جب نماز سے فارغ ہو سر سجدہ
میں رکھے اور جو حاجت رکھتا ہو درخواست کرے تا حق سبحانہ تعالی روا کرے اور اسکو مقصد تک
پہنچاوے بعد اسکے دو رکعت نماز استعاذہ ادا کرے پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ کے قل اعوذ
برب الفلق اور رکعت دوم میں بعد فاتحہ کے قل اعوذ برب الناس بعد اسکے دو رکعت نماز
استخارہ ادا کرے پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ کے قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد
فاتحہ کے قل ھو اللہ احد اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں نماز استخارہ کہ ہر روز
ادا کریں واسطے خیریت اوس روز کے ہے اور ہر جمعہ کو جو ادا کریں تو واسطے خیریت اوس ہفتہ کی
ہے اور ہر غرہ ماہ کو جو پڑھیں واسطے خیریت اوس مہینہ کے ہے اور بعضے کہ ہر عید کو جو پڑھتے
ہیں خواہ عید الضحی ہو خواہ عید الفطر واسطے خیریت اوس سال کے ہے اور یہ تین دوگانہ یعنی دوگانہ
اشراق اور دوگانہ استعاذہ اور دوگانہ استخارہ معمول پیران چشت تھا چنانچہ حضرت شیخ الشیوخ العالم
خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو یہ تین دوگانہ بجا
تلقین کئے اور سلطان المشایخ قدس سرہ نے حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ کو ایک وقت
ارشاد فرمایا کہ درویش کو چاہیے کہ بعد ادائے ان تین دوگانہ کے دوگانہ صلوات النور
ادا کرے پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ کے آیتیں اول سورہ انعام تا یکسبون اور رکعت
دوم میں الھکم التکاثر تا یشعرون حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں
کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس وقت روز روشن ہوتا ہے اور آفتاب طلوع ہوتا ہے فرشتہ آسمان
سے بیت المقدس کی چھت پر آتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ اے بندگان خدا اور اے امت محمد مصطفی صلی اللہ

حق تعالی نے تمکو آج کے دن ایک روز بخشا ہے اور روز دوسرا درپیش ہی وہ روز قیامت ہی
پس واسطے خلاصی اوس روز کے ایک کار کرو اور وہ کار یہ ہی کہ دو رکعت نماز شکر النہار ادا
کرو پڑھو رکعت اول میں بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون پانچ بار اور رکعت دوم میں بعد فاتحہ
کے قل یا ایہا الکافرون پانچ بار تا روز قیامت کو حساب آخرت تمہارے اوپر آسان ہو اور
پھر جب رات ہوتی ہے وہ ہی فرشتہ اوپر بام بیت المقدس کے آتا ہے اور ندا دیتا ہے کہ اے بندگان
خدا وامی امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم حق سبحانہ تعالی نے تمکو آجکے رات ایک رات دی ہے اور رات دوسری
درپیش ہے اور وہ شب گور ہے پس واسطے اوس رات کے اس رات میں ایک کام کرو تا وہ رات
تمہاری آسان ہو وہ کار یہ ہے کہ دو رکعت پڑھو اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے پانچ بار قل ھو اللہ
احد اور اوپر طالبان اس فن کے روشن ہو جو کہ بعض مشایخ چشت سے یہ دوگانہ روز کہ مذکور
ہوا پہلے نماز اشراق سے ادا کیا ہی اور بعضے بعد صلوۃ النور اور دوگانہ شب کو پہلے نماز حفظ الایمان
اور اوابین وغیرہ سے اور بھی بعد صلوۃ حفظ الایمان غ بہر حال یہ دونوں دوگانہ ہاتھ سے نہ دینے
چاہییں اور بھی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیران نے اکثر ان نمازوں
اور نفلوں کو ساتھ جماعت کے ادا کیا ہے اور نماز نوافل جماعت سے اولی تر ہے اور امت ماضیہ
میں نماز بجز جماعت کے جائز نہ ہوتی تھی اور بھی حدیث میں ہے کہ جو نماز تنہا ادا کیجاوی ابلیس اسکے
ساتھ موافقت کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پس ہر نماز جماعت سے بہتر ہے جب وقت چاشت کا
پہنچے درویش کو چاہیے کہ نہ چھوڑے بارہ رکعت نماز چاشت کے ساتھ تین سلام کے ادا کرے
اور اگر نہ کر سکے چار رکعت ایک سلام سے ہی کافی ہیں اور پڑھے ہر چار رکعت اول میں بعد فاتحہ کے
انا فتحنا و انا ارسلنا و انا انزلنا و انا اعطینا یعنے یہ چہار انا کو چہار رکعت اوسے میں پڑھے
یعنی ہر رکعت میں ہر انا اور چار رکعت ثانی بعد فاتحہ والشمس و واللیل و والضحے و الم نشرح
یعنی ہر چہار سورہ کو ہر چہار رکعت ثانی میں پڑھے ہر رکعت میں ہر سورہ اور چہار رکعت ثالث
بعد فاتحہ کے چار قل پڑھے یعنی ہر رکعت میں اور ہر قل اور پڑھنے والا اس نماز کا ہرگز روٹی سے
تنگ نہوے کہ حدیث میں آیا ہے وقت چاشت بعد ایک پہر روز تا نصف روز کے مقرر اور معین ہے
درویش کو چاہیے کہ بعد نماز چاشت یہ دو رکعت نماز صحت نفس سے ادا کرے پڑھے رکعت اول میں

بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص پانچ بار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ آمن
الرسول و والضحےٰ ایک بار اور اخلاص پانچ بار تا صحت نفس اسکو حاصل آوے اور مرض پھر جاوے
جب وقت زوال کا آوے یعنے تھوڑا سایہ پھر جاوے درویش کو چاہئے کہ اسوقت کو بھی نچھوڑے
پس چہار رکعت نماز فی الزوال بیک سلام ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ اخلاص
پچاس بار یا دس بار یا تین بار اور اس وقت کو غنیمت جانے کہ نصف النہار عظمت و کرامت میں تر
نصف اللیل سے ہے اور حضرت سلطان المشائخ وغیرہ پیران چشت نے اسوقت کو ہاتھ سے نہیں دیا ہے

فوائد ترتیب نماز ہائے پیران چشت کہ بوقت ظہر تعلق رکھتا ہے فائدہ درویش کو چاہئے

بیچ ہر چہار رکعت سنت قبل ظہر بعد از فاتحہ چہار قل پڑھے کہ سنت مشائخ چشت ہے اور ثواب اسمیں زیادہ اور دو رکعت سنت بعد ظہر میں
از فاتحہ رکعت اول میں آیۃ الکرسی اور رکعت دوم میں آمن الرسول پڑھے کہ سنت مشائخ ہے درویش کو چاہئے کہ بعد از فراغ ظہر دس رکعت نماز
پانچ سلام سے صلوٰۃ الخضر ادا کرے اور اوسوقت کو غنیمت جانے اور پڑھے اون دس رکعت میں بعد
فاتحہ کے دس سورہ آخر قرآن تا خضر علیہ السلام کو پاوے اور نعمت اونسے حاصل کرے اور بعد اسکے
دو رکعت صلوٰۃ الاستقامت ادا کرے پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ کے سورہ والضحےٰ ایک بار
اور رکعت دوم میں بعد فاتحہ سورہ الم نشرح ایک بار تا استقامت ظاہری اور باطنی اوسکو حاصل
آوے اور جمعیت کلی حاصل ہو کہ معمول مشائخ ہے۔

فوائد ترتیب نماز ہائے عصر کہ بوقت عصر تعلق رکھتی ہیں اور بعضے اوراد اونکے درویش کو
چاہئے کہ قبل نماز عصر چار رکعت سنت اگر موکدہ نہیں ہیں لیکن ادا کرے کہ معمول مشائخ کا ہے
اور پڑھے ہر چہار رکعت میں سورہ اذا زلزلت الارض تا الھٰکم التکاثر کہ یہہ ہر چہار سورہ متصل
ہیں اور اگر بجائے سورہ اذا زلزلت الارض سورۃ البروج پڑھے دفع نار و اور بواسیر مجرب ہے
اور جب نماز فرض سے فارغ ہو سورہ نبا پانچ بار پڑھے تا اسیر محبت باری تعالیٰ کا ہو اور بعد ازاں
ایک بار سورہ والنازعات پڑھے تا وہ شخص اسیر محبت بارتعالےٰ کا ہو اور بعد اوسکے سورہ
والنازعات ایک بار اور پڑھے کہ معمول مشائخ ہے اور سلطان المشائخ قدس سرہ فرماتے ہیں
جو کہ سورہ والنازعات بعد نماز عصر پڑھے زیادہ ایک وقت نماز سے گور میں نرہے یعنے اوسکو
بہشت میں لیجائیں اور مقام یاراحت دیویں اور بعد از تلاوت ان دو سورہ کے جو کہ ذکر ہوا ہے پڑھے

ترتیب نماز مغرب

مسبعات عشر کہ ترتیب اوسکی اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتی اور مشہور تر ہے مشغول ہو اور اسوقت کو تا غروب ہونے آفتاب کے غنیمت جانے اور سلطان المشایخ فرماتے ہیں جو کہ بعد نماز عصر تا غروب ہونے آفتاب ساتھ ان تین اسم کے یا اللہ یا رحمن یا رحیم اپنے کو مشغول رکھے حق سبحانہ تعالی حاجت اوسکی جلدی بر لاوے اور زمرہ میں اپنے دوستاں کے شمار کرے

فوائد ترتیب نمازہاے مغرب کہ جو وقت مغرب تعلق رکھتی ہیں **فائدہ** امام کو چاہئے کہ دو رکعت نماز مغرب کہ ساتھ جہر کے قرارت ہے بعد فاتحہ دو سورہ مبارک پڑھے شاید کوئی فال لیوے تو اوسکو فال نیک آوے اور دل کو اوسکے تسلی ہووے اور درویش کو چاہئے کہ بیچ دو رکعت سنت نماز شام بعد سورہ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون وقل ھو اللہ و یا سبحان اللہ حین تمسون تا تخرجون و سبحان ربک رب العزۃ تا آخر سورہ پڑھے اور جانے کہ سنت مشایخ ہی اور درویش کو چاہئے کہ بعد فراغ صلواۃ المغرب دو رکعت نماز حفظ الایمان ادا کرے اور جانے کہ سنت مشایخ چشت کی ہے اور پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ کے اخلاص سات بار اور قل اعوذ برب الفلق ایکبار اور رکعت دوسری میں بعد فاتحہ کے اخلاص سات بار اور قل اعوذ برب الناس ایکبار بعد سلام کے سر سجدہ میں رکھے اور تین بار کہے یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جو کہ اس نماز کو بے قضا ادا کرے اوسکو ایمان بیشک نصیب ہو کہ مجرب ہے اور بعد اسکے بیس رکعت اوابین دس سلام سے ادا کرے اور کمتر اوس کی چھ رکعت ہیں ساتھ تین سلام کے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص تین بار اور بعد سلام سر سجدہ میں رکھے تین بار کہوے اللھم ارزقنی توبۃ یوجب محبتک فی قلبی یا محب التوابین بعد اوسکے دو رکعت صلوۃ البروج ادا کرے پڑھے رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۃ البروج ایک بار اور رکعت دوم میں بعد فاتحہ کے والسماء والطارق ایک بار کہ سنت پیران چشت کی ہے کہ بعد ہر نماز کے یہ دعا پڑھے حق تعالی نماز اوسکی قبول کرے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذوالجلال والاکرام جو کہ بعد ہر نماز فرض کے یہ دعا پڑھے حق تعالے اوسکو محتاج غیر کا نکرے اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد اور منقول ہے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بعد ہر نماز فرض کے یہی دعا پڑھتے جو کہ بعد ہر نماز کے یہ دعا ستر بار پڑھے باری تعالی حاجت اوسکی روا کرے

یا شفیق یا رفیق نجنی من کل ضیق ۔

فائدہ ترتیب نماز عشا

فائدہ ترتیب نمازہائے عشا جو بوقت عشا تعلق رکھتی ہیں فائدہ درویش کو چاہئے کہ پہلے نماز
فرض سے عشا کی چار رکعت سنت ادا کرے کہ معمول مشایخ کا ہے اور پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ
کے آیۃ الکرسی سے تا ہیھا خالدون اور رکعت دوم میں امن الرسول تا آخر اور رکعت سیوم میں شہد
اللّٰہ تا آخر اور رکعت چہارم میں قل اللھم مالک الملک تا آخر امام کو چاہئے کہ ہر رکعت نماز فرض
عشا میں کہ جہر سے قرات ہے سورتہائے مثنی اور مبارک ختم کرے تا واسطے تفاول کے نیک آوے
درویش کو چاہئے کہ جب دو رکعت سنت بعد فرض کے ادا کرے پڑھے رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ
کے قل یا ایھا الکافرون ایکبار اور رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ کے قل ھو اللہ ایک بار کہ معمول
مشایخ ہے اور یہی اختیار ہے واسطے اوسکے وہ شب درویش کو چاہئے کہ جب تین رکعت واجب الوتر
ادا کرے رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ کے انا انزلنا ایک بار اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے
قل یا ایھا الکافرون ایک بار اور رکعت تیسری میں بعد فاتحہ کے قل ھو اللہ احد ایک بار اور اس
رکعت میں بعد قل کے تکبیر کہے اور دعائے قنوت پڑھے بعد اسکے رکوع میں جاوے اور سجدہ کرے

صلوٰۃ السعادت

درویش کو چاہئے کہ بعد نماز واجب الوتر کے چہار رکعت صلوٰۃ السعادت ادا کرے اور ایک روایت
میں ہے پہلے وتر سے یہ نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور انا انزلنا
تین بار اور اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد سلام کے سر سجدہ میں رکھے اور تین بار کہوے یا
حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان واگر کوئی مطلب رکھتا ہو سجدہ میں حق تعالے سے طلب کرے تا پاوے
اور اگر مرے ساتھ ایمان کے مرے اور واسطے غرض مطلب کے سات روز شرط ہے اور اگر ہو سکے
ہمیشہ حسبۃً للہ اس نماز کو پڑھے کہ فیض عظیم ہے درویش کو چاہئے کہ بعد صلوٰۃ السعادت کے دو

واسطے روشنی چشم

رکعت واسطے روشنی چشم اپنے یا دوسرے کے ادا کرے تا روشنی چشم حاصل ہو پڑھے ہر رکعت میں
بعد سورہ فاتحہ انا اعطینا پانچ بار اور بعد سلام کے کہوے تین بار اللھم متعنی بسمعی وبصری
وجعلھما الوارث منی اور ہر بار کہ پڑھے اوپر دونوں انگلیوں کے پھونکے اور آنکھ پر ملے تا
روشنی زیادہ ہو اور رکم ہو مجرب ہے اور حسبۃً للہ پڑھے نہ ہے سعادت درویش کو چاہئے کہ جب
وقت آدہی رات کا ہو چہار رکعت صلوٰۃ العاشقین ادا کرے پڑھے رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ

صلوٰۃ العاشقین

کے یا اللہ سو بار اور رکعت دوسری میں یا رحمٰن سو بار اور رکعت تیسری میں بعد فاتحہ یا رحیم اور رکعت
چہارم میں یا ودود تا ایک عاشقان صادق ہوئے اور محبت باریتعالی اوسکو نصیب ہو بعدہ دو رکعت

صلوٰۃ القرب

صلوٰۃ القرب ادا کرے پڑہے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص ستر بار اور بعد سلام ستر بار
استغفار تا آخر کہوے تا قرب باریتعالی اور اوسکے دوستان کا نصیب ہو بعد ازان درود ہزار بار
اور اخلاص ہزار بار کہوے کہ معمول پیران چشت کا ہے بلکہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ
نے ہر شب تین ہزار بار اس درود کو ورد اپنا کیا تہا کہ اللھم صل علے محمد عبدک ونبیک
وحبیبک ورسولک النبی الامی وعلے آلہ وسلم اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اس درود
کو ہزار بار اور سورۂ اخلاص کو ہزار بار ہر شب پڑہتے بعد اسکے سونے درویش کو چاہیے میسر ہے

نماز تہجد

تہائی شب کو بارہ رکعت نماز تہجد تین سلام و یا چھ سلام سے ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد
سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص تین بار اور اگر نہو سکے فاتحہ اور اخلاص تین بار اور ایکبار بہی
کافی ہے اور حضرت سلطان المشایخ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے امن الرسول تا آخر پڑہے اور بعضے مشایخ
رکعت اول میں نماز تہجد کے بعد فاتحہ بارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑہ کے ایک ایک بار ہر رکعت میں
کم کیا ہے چنانچہ رکعت آخر میں ایکبار رہا اور بعضے مشایخ تہجد کی اٹھ رکعت کہتے ہیں اور بعضے چار
رکعت بہرحال اس نماز کو صالحین سے کسی نے چھوڑا نہیں اور کتاب سیر الاولیا میں مذکور ہے
کہ نماز تہجد اوپر ہمارے رسول علیہ السلام کے فرض تہی اور اوپر امت اونکی کے سنت موکدہ ہے
اور بعضے کتب میں لاتے ہیں کہ واسطے نماز تہجد کے کوئی قرارت شرط نہیں ہے جو کچھ چاہے پڑہے
الغرض نماز پڑہے تمام ہوا بیان انواع نماز روزینہ۔

فائدہ ترتیب نماز ہائے ہفتہ

فائدہ ترتیب نماز ہائے اوپر ہفتہ کہ معمول پیران چشت کا ہے حضرت رسول علیہ السلام
فرماتے ہیں درویش کو چاہیے کہ بروز شنبہ چار رکعت نماز بیک سلام ادا کرے پڑھے بعد فاتحہ
ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار اور جب نماز سے فارغ ہو ایک بار آیۃ الکرسی
پڑہے آتش دوزخ اوپر اسکے حرام ہو اور بہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

نماز یکشنبہ

اور درویش کو چاہیے کہ روز یکشنبہ چہار رکعت نماز بیک سلام ادا کرے پڑہے ہر رکعت میں بعد
فاتحہ امن الرسول تا آخر ایک بار اوسکو ثواب ہزار حج کا دیویں اور اٹھا دیں روز قیامت کو

نماز روز دوشنبہ

زمرۂ انبیا و اولیا میں رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو کہ روز دوشنبہ کو دو رکعت نماز ادا کرے پڑھے
ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیت الکرسی ایک بار اور اخلاص ایکبار اور بعد سلام کے سر سجدہ میں رکھے
اور امرزش اپنے ماں باپ کی چاہے حق سبحانہ تعالی اوسیوقت بخشے والدین کو اوسکے اور مقام

نماز روز سہ شنبہ

راحت دیوے بہشت میں حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہیں جو کہ روز سہ شنبہ ادا کرے یہ دو رکعت
نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ والتین اور اخلاص ایک ایک بار اور معوذتین ہر دو رکعت میں
ایک بار پس کھولے حق تعالی اوپر اوسکے دروازہ بہشت کے اور بند کرے دروازہ دوزخ کو

نماز روز چہارشنبہ

رسول علیہ السلام فرماتے ہیں جو کہ روز چہارشنبہ کو دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد
سورۂ فاتحہ کے اخلاص تین بار پس باری تعالی روشن کرے واسطے اوسکے تاریکی گور اور آسان کرے عذاب
منکر و نکیر اور روز قیامت نامہ سفید ہاتھ میں اوسکے دیوے رسول اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں جو کہ روز

نماز روز پنجشنبہ

پنجشنبہ کو یہ دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے اذا جاء پانچ بار پس
بخشے حق سبحانہ تعالی اسکو ستر حور اور بیجا دے بہشت میں رسول علیہ السلام فرماتے ہیں جو کہ روز جمعہ

نماز جمعہ

یہ دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص سو
بار اور بعد سلام سر سجدہ میں رکھے اور اس دعا کو سات بار زبان پر لاوے یعنی پڑھے بسم اللہ الرحمن
الرحیم یا نور النور یا اللہ یا رحمن یا رحیم افتح ابواب رحمتك و مغفرتك و من علی ید خل
الجنة اعتقنی من النار پس خواب میں دیکھے مجھکو اور نجات پاوے عذاب دوزخ اور بلیات دنیا
اور عقبے سے رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس کسیکی نمازیں بہت قضا ہوئی ہوں اور تعداد
اونکی نجانتا ہو پس چاہیئے کہ بعد نماز جمعہ کے یہ چہار رکعت نماز بیک سلام ادا کرے اور پڑھے
ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایکبار اور انا اعطینا پندرہ بار دو سو برس کی نماز قضا کا کفارہ
ہو بعضے اصحاب علیہم الرضوان نے حضرت رسول علیہ السلام سے سوال کیا کہ عمر است حضرت کی ستر اور
اسی سال کی ہے اسقدر صفت نماز کی کیا ہے فرمایا نماز اوسکی اور نماز ما اور باپ اور دادو ن
اوسکے کو کفارہ ہو اور قبول ہو نیت نماز کی یہ ہے کہ نویت ان اصلے اللہ تعالی اربع رکعت
الصلوۃ کفارت القضاء متوجها الی جهة الکعبة الشریفة اللہ اکبر رسول علیہ السلام
فرماتے ہیں درویش کو چاہیئے کہ ہر شب جمعہ کو یہ دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں

بعد فاتحہ کے اخلاص سو بار تا نجات پاوے عذاب منکر و نکیر سے اور تنگی گور سے درویش کو چاہیئے کہ
ہر شب جمعہ کو یہ دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑہے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اذا زلزلت الارض پندرہ
بار تا تنگی معیشت سے خلاصی پاوے سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں درویش کو چاہیئے تا تمام
ہفتہ میں پہلے صبح سے یہ دو رکعت نماز ادا کرے پڑھے رکعت اول میں فاتحہ سات بار اور قل یا
ایہا الکافرون ایکبار اور رکعت دوم میں فاتحہ سات بار اور قل ھو اللہ احد ایک بار اور جب
نماز سے فارغ ہو دس بار کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ تا آخر پڑہے اور دس بار ما شاء اللہ کان ما
لم یشاء لم یکن اشھد ان اللہ قد احاط بکل شیئ علما واحصی کل شیئ عددا اور دس بار درود
شریف اور دس بار استغفار تا آخر اور دس بار یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام پڑہے بعدہ
سر برہنہ کرے اور دونو ہاتھ اٹھاوے اور دس بار کہے یا اللہ یا رحمن یا رحیم پس سر سجدہ میں رکھے اور
دس بار کہے اغثنا یا غیاث المستغیثین اور جو حاجت کہ رکھتا ہو عرض کرے پس حق سبحانہ تعالی
اوس حاجت کو اوسکی روا کرے اور جلد تیر مطلب کو پہنچاوے اور بھی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
نے فرمایا ہے کہ ہر شب جمعہ کو نماز صلواۃ السعادت کہ ترتیب اوسکی انواع نماز روزینہ میں مذکور ہوئی
ادا کرے ہرگز بدبخت ہو اور کشایش رزق کی ہو کہ معمول مشایخ چشت کا ہے۔

فوائد ماہ محرم الحرام

فوائد ترتیب ہائی اور توضیف ہائی ماہ محرم اور فوائد اوسکے درویش کو چاہیئے شب اول ماہ
محرم چھ رکعت نماز ساتھ تین سلام کے ادا کرے پڑہے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی پندرہ مرتبہ
اور اخلاص تین بار اور بعد ہر سلام کے تین بار سبحان الملک القدوس کہوے تا کہ اوس تمام سال میں
اوپر اوسکے روزی تنگ ہو درویش کو چاہیئے شب اول ماہ محرم میں یہ چھ رکعت دوسری ادا کرے
تا ثواب بہت اوسکو حاصل ہو پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص دس بار اور اسی
شب واسطے کشایش رزق دروازہ خوشی اور سرور کے دو رکعت نماز دوسری ادا کرے پڑھے
رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ انعام ایک بار اور رکعت دوسری میں بعد فاتحہ سورہ یٰسین
ایکبار درویش کو چاہیئے شب اول ماہ محرم الحرام اکتالیس بار سورہ فاتحہ متصل ساتھ میم بسم اللہ کے پڑھے تا اسکو
حق سبحانہ تعالی مطلب تک پہنچاوے جو کہ ہر شب ماہ محرم سو بار یہ کلمہ کہے آتش دوزخ سے خلاصی
پاوے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت

ذو الجلال والاکرام بیدہ الخیر وھو علے کل شیٔ قدیر درویش کو چاہیے کہ عاشورا کو یہ
چار رکعت نماز بیک سلام ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیت الکرسی تین بار
اور اخلاص دس بار اور بعد سلام سورہ اخلاص پڑھے پس جو کہ حق تعالی سے چاہے پاوے
اور حاجت اوسکی روا ہو درویش کو چاہیے اور لایق ہے کہ روز عاشورا بعد طلوع آفتاب بقدر یک
نیزہ دو پہر کے پیشتر نماز ادا کرے پڑھے جو کچھ کہ جانے خدا ایتعالی سے درخواست کرے قبول ہو اور حاجت اوسکی
روا ہو اور معمول حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کا تھا کہ نماز مذکور ادا کرتے تھے اور بعد سلام
کے یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اول الاولین ویا آخر الاخرین لا الٰہ الا انت و
خلقت ولخلق آخر ما لخلق فے ھذا الیوم عاطنے خیر ما ولیت قبلہ انبیاءک و اصفیاءک
من ثواب البلایا وانھتمٗ بی مثل یا اعصم فیہ من الکرامت بحق محمد علیہ السلام
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درویش کو چاہیئے کہ روز عاشورا
کو بعد طلوع آفتاب ایک نیزہ یہ چھ رکعت نماز تین سلام کے ساتھ ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ
ایک بار اور والشمس و انا انزلنا و اذا زلزلت الارض و اخلاص و معوذتین ایک ایک بار
اور بعد فراغ ہر سلام کے سجدہ میں سر رکھے اور سات مرتبہ قل یا ایھا الکافرون میں جو حاجت کہ چاہے
روا ہو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درویش کو چاہیئے کہ روز عاشورا بعد طلوع
آفتاب ایک نیزہ یہ چہار رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور چار قل ہر چہار رکعت میں
ایک ایک ساتھ ترتیب کے ایکبار میں خوشنود کرے حق تعالے دشمنونکو اوسکے ساتھ اوسکے اور
راضی ہون اوس سے تمام سال آفات دنیا سے محفوظ رہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ سب نمازیں
ساتھ جماعت کے ادا کرے

فوائد ترتیب ہائے نماز شہر صفر حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درویش
کو چاہیئے شب اول ماہ صفر میں یہ چہار رکعت بیک سلام ادا کرے پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ
قل یا ایھا الکافرون پندرہ بار اور رکعت دوم میں بعد فاتحہ اخلاص پندرہ بار رکعت سوم
میں قل اعوذ برب الفلق پندرہ بار رکعت چہارم میں قل اعوذ برب الناس پندرہ بار
پس از سلام سر سجدہ میں رکھے اور سات بار ایاک نعبد و ایاک نستعین اور سات بار درود

پڑہے تا حق تعالے اوسکو جمیع بلاؤں سے ماہ صفر کے امان میں رکھے اور اس مہینہ میں تین لاکھ اور بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں اور سخت تریں روز آخریں چار شنبہ ہے پس درویش کو چاہئے کہ روز آخر چار شنبہ کو یہہ چار رکعت نماز بہ یک سلام ادا کرے اور پڑہے ہر رکعت میں بعد فاتحہ انا اعطینا ستر بار اور اخلاص پانچ بار پس نگاہ رکھے حق تعالی اوسکو بلیات سے اوس روز اور اس مہینہ اور اس سال کو لیکن یہہ نماز پہلے دو پہر سے پڑہے

نماز روز آخر چہار شنبہ

فوائد ترتیب نمازہاے ماہ رجب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں درویش کو چاہئے کہ اول پنجشنبہ ماہ رجب روزہ رکھے اور شب جمعہ بعد سنت نماز شام اوراوبیں بارہ رکعت نماز لیل الرغایب ساتھ چھ سلام ادا کرے پڑہے ہر رکعت میں بعد فاتحہ انا انزلنا تین بار اور اخلاص بارہ بار جب نماز سے فارغ ہو ستر بار یہہ درود پڑہے اللھم صل علے محمد النبی الامی وآلہ وسلم پس سجدہ میں جاوے اور ستر بار یہہ دعا پڑہے بسم اللہ الرحمن الرحیم سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پس بیٹھے اور ستر بار یہہ دعا پڑہے رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم الاعظم پس بار دویم سجدہ کرے اور ستر بار پڑہے سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح اور سجدہ میں جاوے اور جو حاجت کہ چاہے روا ہو لیلۃ وسکے نماز عشا ادا کرے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں درویش کو چاہئے کہ سیوم وچہارم وپنجم اور بروایتے سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم ماہ رجب بعد از چاشت تینوں تواریخ میں دنکو غسل کرے اور بارہ رکعت نماز خواجہ اویس قرنی ساتھ تین سلام کے ادا کرے پڑہے ہر چہار رکعت اول قران سے جو کہ جانے اور بعد سلام کے ستر بار یہہ دعا کہوے لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین لیس کمثلہ شی وھو السمیع العلیم اور ہر چہار رکعت دوسری سورۃ فاتحہ ایکبار اور اذا جاء نصر اللہ ایک بار اور بعد سلام کے سات بار کہوے انت القوی معین وانت دلیل محق ایاک نعبد وایاک نستعین اور چہار رکعت ثالث فاتحہ ایکبار اور اخلاص تین بار اور بعد سلام الم نشرح ستر بار پڑہے اور ہاتھ اوپر سینے کے رکھے اور جو حاجت کہ رکھتا ہو حق تعالے سے درخواست کرے تا روا ہو اور جبتک کہ غسل اور نماز سے فارغ نہ ہو کسی سے بات نہ کہوے

فوائد ماہ رجب الاصب

نماز خواجہ اویس قرنی روز سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم

کہ ممنوع ہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ شب ستائیسوں ماہ رجب کو چار رکعت
نماز بیک سلام کے آتی ہے واسطے درازی عمر کے ہیں جوکہ ان چار رکعت کو پڑھے اوسکی عمر دراز
ہووے اور دوسری یہ کہ فقر و فاقہ اوس سے دور رہوئے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے جو سورہ
کہ جانے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درویش کو چاہئے کہ شب ستائیسویں
رجب کو یہ بارہ رکعت نماز بہ یک سلام ادا کرے پڑھے بعد فاتحہ کے جو سورہ کہ جانے پڑھے
بعد سلام سو بار سبحان اللہ والحمد للہ تا آخر سو بار استغفار اور سو بار درود پڑھے پس جو
حاجت کہ چاہے روا ہو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درویش کو چاہئے کہ
شب بست و ہفتم ماہ رجب کو یہ بارہ رکعت ساتھ تین سلام کے ادا کرے تا درازی عمر ہو اور
فراخی رزق ہو پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیت الکرسی ایکبار اور اخلاص تین بار اور
بعد نماز کے دونوں ہاتھ اٹھاوے اور تین بار فاتحہ پڑھے تا حق تعالیٰ اوسکو ساتھ مطلب کے
پہنچاوے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ شب بست و ہفتم ماہ رجب رسول علیہ السلام
کو معراج تھی پس جوکہ اس تمام شب کو بیدار رہے اوسکو بھی معراج ہو اور اس شب میں سو
رکعت نماز آئی ہے جوکہ ادا کرے جو حاجت اوسکی ہو روا کرے پڑھے ہر رکعت میں الحمد ایک بار
اور اخلاص پانچ بار اور جب نماز سے فارغ ہو سو بار درود اور سو بار سبحان اللہ والحمد للہ
تا آخر کہوے اور سر سجدہ میں رکھے اور حاجت جو چاہے روا ہو۔

فوائد ترتیب نمازہائے ماہ شعبان حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درویش
کو چاہئے کہ شب اول ماہ شعبان میں یہ بارہ رکعت نماز ساتھ تین سلام کے ادا کرے تا جمیع گناہوں
سے پاک ہو پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ بار جوکہ چاہے توبہ اوس کی قبول
ہو اور مستقیم ہو پس چاہئے کہ شب دوشنبہ اول ماہ شعبان میں غسل کرے اور یہ بارہ رکعت نماز
تین سلام کے ساتھ ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے جو سورہ کہ یاد ہو حق سبحانہ
تعالیٰ توبہ اوسکی قبول کرے اور ساتھ استحکام کے پہنچاوے حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہیں
جوکہ شب برات یعنے شب پندرہویں ماہ شعبان کو یہ سو رکعت ساتھ پچاس سلام کے ادا کرے اسکو
حصول سعادت ابدی ہو اور مغفرت کی لائق ہو پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص دس بار

رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر شب برات کو یہ دو رکعت نماز ادا کرے حاجت اوسکی حاصل ہو پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص دس بار اور بروایتے بیس رکعت ساتھ سپذرہ سلام کے ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا انزلنا ایک بار اور اخلاص تین بار اور بعد سلام کے پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ تا آخر ایک بار اور سبحان اللہ والحمد للہ تا آخر ایک بار اور درود سو بار اور آیۃ الکرسی تین بار اور یہی ایک روایت میں اس شب میں دو رکعت

نماز کشایش رزق

نماز اتی ہے واسطے کشایش حال کے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص ہزار بار تا حق سبحانہ تعالے کشایش رزق کی اوسکی کرے اور مقصد کو پہنچاوے

فوائد ماہ رمضان المبارک

فوائد ترتیب نماز ہائے ماہ رمضان المبارک حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو کہ شب اول ماہ رمضان یہ دو رکعت نماز ادا کرے اوس تمام سال امان میں بار بتعالے کے رہے اور کچھ گزند اوسکو نہ پہنچے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ انا فتحنا ایک بار تا دوسرے سال محفوظ بحفظ حقیقی ہو اور آفات دنیا اوس سے دور رہوں ہر بیس رکعت تراویح میں الحمد اور اخلاص معین پڑھے کہ معمول نقصان
حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ اور مشایخ چشت کا ہے رضے اللہ عنہم تراویح میں تمام قرآن مجید کا پڑھنا باستنا معمول حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کا ہے جو کہ شب ستائیسویں ماہ رمضان کو یہ سو رکعت نماز ادا کرے اوسکو سعادت دریافت شب قدر کی حاصل ہوئے حق تعالے اوسکو اپنے دوستان سے مقرر فرمائے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ انا انزلنا دس بار اور اخلاص

نماز شب قدر

تین بار بعد ہر چہار رکعت کے سلام پڑھے تسبیح تراویح پڑھے ایک روایت میں بارہ رکعت ساتھ چھ سلام کے ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ انا انزلنا دس بار اور اخلاص تین بار بعد سلام کو کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ تا آخر صد بار پڑھے حق تعالی اوسکو ساتھ مطالب یعنی مراد کے پہنچاوے اور شب قدر میں اختلاف بہت ہے بعضوں نے کہا ہے شب اکیسویں ماہ رمضان اور بعضوں نے تیئسویں اور بعضے پچیسویں کہتے ہیں اور بہت مشائخ نے شب ستائیسویں کو مقرر کیا ہو واللہ اعلم بالصواب

فوائد ماہ شوال المکرم

فوائد ترتیب نماز ہائے ماہ شوال درویش کو چاہئے کہ شب عید الفطر کو یہ بارہ رکعت نماز ساتھ تین سلام کے ادا کرے تا ثواب عبادت یکسالہ نامہ اعمال میں اوسکے لکھیں اور جو اس سال میں

مرے تو مرتبہ شہادت کو پہنچے پڑھے ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص پندرہ بار یا پانچ بار درویش کو چاہئے کہ بروز عید الفطر بعد نماز عید اور خطبہ کے یہ چار رکعت نماز بیک سلام ادا کرے تا اوسکو ثواب ہزار روزے اور ہزار نماز اور ہزار حج کا دیویں اور جگہ اوسکی بہشت میں کریں پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ سبح اسم ایک بار اور رکعت دوم میں والشمس اور رکعت سیوم میں والضحی اور رکعت چہارم میں قل ھو اللہ احد ایک ایک بار

فوائد ترتیب نمازہائے ماہ ذالحجہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں درویش کو چاہئے کہ شب اول ماہ ذالحجہ سے یہ دو رکعت نماز ادا کرے تا بخشے حق سبحانہ تعالے اوسکو ثواب ہزار حج کا پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ کے تین آیۃ ابتدائے سورۂ انعام سے اور رکعت دوم میں بعد فاتحہ کے اخلاص ایک بار حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر چشتی قدس سرہ فرماتے ہیں درویش کو چاہئے کہ شب عشرہ اول ماہ ذالحجہ میں بعد وتر کے یہ دو رکعت نماز ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے انا اعطینا اور اخلاص ایک ایک بار تا بہت ثواب پاوے اور بخشا جاوے اور کشایش حال کی اوسکے ہو حضرت شیخ الشیوخ العالم گنج شکر قدس سرہ فرماتے ہیں درویش کو چاہئے کہ شب جمعہ ایک ہو یا دو عشرہ ذالحجہ میں چھ رکعت نماز ساتھ تین سلام کے ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص پندرہ بار اور بعد ہر سلام کے دس بار پڑھے لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین پس ثواب بہت پاوے اور بہشت میں جاوے حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درویش کو چاہئے کہ شب عرفہ ذالحجہ دو رکعت نماز ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی سو بار تا حق تعالے اوسکو ثواب ہزار حج کا بخشے اور جگہ اوسکی بہشت میں کرے حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں درویش کو چاہئے کہ بیچ روز عرفہ عید الضحے مابین نماز ظہر اور عصر یہ چار رکعت نماز بیک سلام ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے اخلاص پچاس مرتبہ اور بعد اتمام نماز کے سو بار اخلاص پڑھے تا حق تعالے اوسکو ہرگز اپنے دروازے سے نہ نکالے اور اوپر دروازے غیر کے نہ پہنچاوے اور جو حاجت ہو روا کرے درویش کو چاہئے شب عید الضحے میں یہ دو رکعت نماز ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص دس بار اور جب نماز سے فارغ ہو سو بار درود

فوائد ماہ ذوالحجہ

اور سو بار استغفار اور سو بار کلمہ سبحان اللہ آخر تک پڑھے پس جو کچھ کہ چاہے پاوے اور حاجت اوسکی حاصل ہو بحرمت اس نماز کے لیکن یہ اوپر پانچ سلام کے ہے درویش کو چاہئے کہ بیچ شب عید الضحے کے یہ بارہ[۱۲] رکعت نماز ساتھ چھ سلام کے ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص پچانوے بار تا ثواب بہت پاوے اور اوسکو نیکی حج کی نصیب ہو درویش کو چاہئے کہ بعد نماز عید الضحے کے یہ چار رکعت نماز بیک سلام ادا کرے پڑھے اول رکعت میں بعد فاتحہ والشمس ایک بار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے واللیل ایک بار اور تیسری رکعت میں بعد از فاتحہ والضحے ایک بار اور رکعت چہارم میں بعد فاتحہ کے الم نشرح ایک بار اور جب روز نماز عید الضحے سو فارغ ہوا اور گھر میں آوے یہ دو رکعت نماز ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے والشمس پانچ بار تا وہ بندہ ثواب عمرہ اور حج کا ہو درویش کو چاہئے کہ روز آخر ماہ ذالحجہ میں یہ دو رکعت نماز ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سو آیۃ قران سے جس مقام سے جانے پڑھے حق تعالے تمام گناہ اوسکے بخشے

فوائد ترتیب نماز ہائے سالیانہ اور تسخیر کواکب درویش کو چاہئے کہ جب آفتاب اول دقیقہ برج حمل سے آوے این بارہ رکعت نماز کو ساتھ چھ سلام کے واسطے پانے سعادت خوشی بارہ[۱۲] مہینے یعنے اوس سال تمام کے ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے والشمس بارہ مرتبہ بعد از ہر سلام کے سر سجدہ میں رکھے اور بارہ مرتبہ سبحان اللہ کہوے اور جب نماز سے فارغ ہو تین سو پینسٹھ[۳۶۵] بار کلمہ اشھد ان لا الہ الا اللہ آخر تک واسطے خوشی اور خرمی تمام ایام اوس سال کے پڑھے تا وہ تمام سال خوشحال اور خرم ہو درویش کو چاہئے کہ جب شرف آفتاب منھ دیکھلاوے یعنے شمس ابھی دسویں درجہ برج حمل سے میل کرے یہ دس رکعت نماز ساتھ پانچ سلام کے ادا کرے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ الم نشرح تین بار اور جب نماز سے فارغ ہو پندرہ بار سورۂ یٰسین پڑھے پس جو حاجت کہ چاہے خدائے تعالے الضرام کو پہنچاوے اور اوس سال میں خوش رہے درویش کو چاہئے کہ واسطے تسخیر کواکب کے کام آوے چاہئے کہ بوقت شرف ہر کوکب کے کہ تسخیر کو چاہے ایک نگینہ چاندی کا بناوے اور اوپر اوسکے طرح نقش مربع کی ڈالے پس تعداد کواکب مطلوبہ اور اسم اپنا بحساب ابجد کرکے یعنی شرف میں اوس ستارہ کے اوسمیں نقش مربع موافق ضابطہ کے کندہ کرے اور انگوٹھی چاندی سو ہو تیار کرکے داہنے ہاتھ کی انگلی میں ہنوز رکھے لیکن بوقت قضائے بشری ہاتھ سے نکالکر دوسرے کو

نماز ہائے سالانہ و تسخیر کواکب

سو پہنچے تا وہ ستارہ ایک سال تمام یعنے دوسرے شرف تک طلیع اور کا ہو یعنی حرکت اوسکی موافق مدعا
صاحب انگشتری کے ہوا اور اوسکے ہر کام میں مددگار ہو۔

فائدہ ترتیب نماز ہائے متفرقات حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہیں درویش کو چاہئے کہ یہ
رکعت چار نماز تسبیح بہ یک سلام تمام عمر میں اپنی ایک بار ادا کرے تا کہ اوسکو گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے فراغت
حاصل ہو اور آتش دوزخ اوسکے اوپر حرام ہو اور اگر شب اول میں ہر مہینے کے گذارے ثواب عظیم پاوے
اور جو مراد کہ چاہے روا ہو پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ جو کچھ کہ جانے اور بعد از قرات قیام میں
پندرہ بار کلمۂ سبحان اللہ آخر تک کہوئے بعد اسکے رکوع میں جاوے اور رکوع میں بعد از سبحان
ربی العظیم کلمہ سبحان اللہ پندرہ بار آخر تک پڑھے بعد اوسکے سر اٹھاوے اور قومہ کرے اور پھر سے قومہ
میں اس کلمہ کو پندرہ بار پڑھے پس سجدہ میں جاوے اور دونوں سجدہ میں پندرہ پندرہ بار اس کلمہ
کو پڑھے چنانچہ ہر رکعت میں پچھتر بار ہوا اور جب نماز سے فارغ ہو پچھتر مرتبہ کلمہ سبحان اللہ آخر تک پڑھو
بعد اسکے جو کچھ کہ چاہے پاوے اور حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ فرماتے ہیں۔ جو کہ اس نماز تسبیح
کو تمام عمر میں اپنے ایک مرتبہ ادا کرے حق سبحانہ تعالی اوسکو مغفور کرے اور جنت میں پہنچاوے حضرت
سلطان المشائخ قدس سرہ فرماتے ہیں۔ جو کہ واسطے برآنے حاجت کے سات شب صلوۃ السعادت
ادا کرے حاجت اوسکی روا ہو اور رسول علیہ السلام کو اگر مشکل در پیش آتی نماز صلوات السعادت ادا
کرتے تا مہم اور کام آسان ہوتا اور ترتیب ان نمازوں کی صدر کتاب میں مذکور ہوئی حاجت تکرار
کی نہیں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ فرماتے ہیں درویش کو چاہئے کہ یہ دو رکعت نماز واسطے
آمرزش مادر اور پدر اپنے کے ادا کرے تا چھوٹیں وہ عذاب دوزخ سے پڑھے ہر رکعت میں
بعد فاتحہ کے چہار قل حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ درویش کو چاہئے واسطے
برآنے حاجت مشکل کے دو رکعت نماز بعد تجدید وضو ادا کرے خواہ دن میں خواہ رات میں پڑھے
ہر رکعت میں جو کچھ کہ جانے اور بعد نماز کے پانچسو مرتبہ درود پڑھے اور بعد اسکے زانو تنہا اپنا
اٹھاوے اور رخسارہ داہنا اوپر اوسکے رکھے اور ایک ساعت اسی صورت سے بیٹھے تا حاجت اوسکی
روا ہو جو کہ دو رکعت نماز گذارے اور ہاتھ دونوں اٹھا کر ہزار بار یارب یارب کہوے جو حاجت کہ
رکھتا ہو روا ہو اور اکثر اوسکے ساتھ روز میں اور کم اسکے تین روز جو کہ سات روز ہر صبح کو ہزار بار

نماز ہائے متفرقات

تحیر کہے حق سبحانہ تعالے کار بستہ اوسکے آسان کرے جو کہ امر نہ قنے طیبًا واستعملے صالحًا بہت
تر ہے اسکو یہ حلال کہ پہنچے اور عمل نیک عمل ہیں اور بین حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں درویشکو چاہیے کہ جب گھر سے واسطے سفر کے باہر آوے
یہ دو رکعت نماز ادا کرے تا ہر بلا کہ راستے میں ہے حق تعالی اوسکو نگاہ رکھے اور جب گھر میں آوے چاہیے کہ یہ دوگانہ ادا کرے تا کہ جو
بلا گھر سے اٹھے باریتعالی اوس سے امان میں اپنے رکھے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی
ایک بار اور اگر یہ دوگانہ ادا نکرسکے ہر دو حال میں آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے تا سب بلاؤں سے
محفوظ رہے اور اگر آیۃ الکرسی بھی نہ پڑھے چاہیے کہ کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ کو تا آخر چار بار ہر
حال پڑھے تا وہ غرض حاصل ہووے اور سعادت پردہ کھولے اور اگر مسجد میں پہنچے اوقات مکروہ
کے تحیۃ المسجد گذار نسکے چاہیے کہ انہیں کلموں کو چار بار پڑھے تا کفارہ اوسکا ہو

فائدہ سوم

فائدہ سوم کہ معمول پیران چشت کا ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں
کہ جو کہ ماہ محرم میں بروز پنجشنبہ اور بروز جمعہ اور بروز شنبہ کو متواتر تین روزہ رکھے عبادت نوسو سال
نامہ اعمال میں اسکے لکھیں اور اسیقدر گناہ اوس سے پاک کریں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں
درویش کو چاہیے کہ شب عاشورہ کو نماز سو رکعت کہ فوائد الصلوۃ میں ذکر ہوا پڑھے اور جب روز ہووے
روزہ رکھے تا ثواب دس ہزار حج کا پاوے اور یہی حدیث میں آیا ہے من صوم یوم العاشورۃ فکانما
صام الدہر یعنے جو کہ روز عاشورا کو روزہ رکھے گویا تمام سال روزہ رکھا ہوا اور یہ روزہ ہے کہ اس
روز غم والم اور ماتم میں حضرت امامین شہیدین مغفورین یعنی امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما
کے اتوان وغیرہ جانوروں نے بچونکو اپنے صحرا میں دودھ نہ دیا ہے اور گریہ وزاری کی ہے تو ہوا آدمی
سنگدل کہ اس روز روزہ نہ رکھے اور لہو ولعب میں گذارے اور ماتم یعنی غم نکرے اور اپنے تئیں ہلاک نکرے
جو کہ روز آخرین چہار شنبہ کو روزہ رکھے حق تعالی اوسکو تمام سال بلیات زمانہ سے بچاوے درویش
کو چاہیے کہ شب ستائیسویں ماہ رجب المرجب کو جو نماز کہ آئی ہے ادا قیام کرے اور جب روز ہو روزہ
رکھے کہ یہ شب اور روز بہت باعظمت ہے اور جو کہ اس روز روزہ رکھے ثواب ہزار روزہ اور ہزار
حج کا پاوے اور بعد مرنیکے جنت میں جاوے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ
رمضان المبارک بزرگ ماہ ہے کہ اس مبارک مہینہ میں ابلیس لعین کو قید کرتے ہیں تا شر سے اوسکے مسلمان
بے خوف ہوں اور روزہ ایک بھید ہے درمیان بندہ اور مولے کے اور جو عبادت کہ ہو اوسکا بدلہ

مستحب ہے اور ثواب روزے کا اور اجرا وس کا پانا دیدار خداے تعالے کا ہے چنانچہ فرماتے ہیں الصوم لی و انا اجزی بہ یعنی روزہ میرا ہے اور اجرا وسکا میں ہوں اور مومنوں کو چاہئے کہ تمام مشغول ماہ رمضان المبارک کو تسبیح اور تراویح میں زندہ رکھے اور روزہ کو ساتھ صبر اور سکوت اور تلاوت قرآن میں آخر کرے اور مشائخ و اولیا نے شب قدر کو آخر ماہ میں پایا ہے اور اکثر ہمارے خواجگان چشت نے اس ماہ میں ساٹھ قرآن شریف ختم کئے ہیں ایک ختم ہر شب اور ایک ختم ہر روز حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ ہر شب اس مہینہ میں ایک ختم قرآن مجید تراویح میں کرتے تھے اور شیخ عبد اللہ باخرزی دو ختم اور چہار سیپارہ ہر شب تراویح میں تلاوت فرماتے تھے اور عوض ہمیں کا رسے شب بیدار رہتے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو کہ بعد عید الفطر کے چھ روزے اپنے اوپر لازم کرے اوسکو غم اور الم لاحق ہوا اور وہ بخشا جاوے اور حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ تمام گناہ اوسکے معاف فرمائے اور اوسکو اسکے مراد کو پہنچائے اسوقت ذکر فضیلت روزہائے ایام بیض کا ہو رہا تھا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت سے باہر کیا تمام بدن اونکا غم سے اوسکے سیاہ ہوا اور جب وقت اچھا پہنچا حق تعالے نے توبہ اونکی قبول فرمائی اور حکم دیا کہ تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں اس مہینہ کے روزہ رکھے اور اپنے تئیں غضب الٰہی سے نکالیں پس اول روز روزہ رکھا ایک حصہ بدن اونکا سفید ہوا دوسرے روز روزہ رکھا دو حصہ بدن اونکا اپنے رنگ پر ہوا تیسرے روز روزہ رکھا تمام بدن مبارک اون کا صفا ہو اور پھر سیاہی کو بدن پر نہ دیکھا حضرت شیخ سلطان الاولیا قدس سرہ اس حکایت میں تھے کہ حضرت امیر خسرو قدس سرہ نے عرض کیا ایک وقت حضرت مخدوم کے زبان مبارک سے سنا ہے میں نے کہ ایک یہود حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو روزہ بتلائیے کہ اوسمیں ثواب بیشتر ہو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ روزے ایام بیض کے ہر مہینہ میں رکھا کرو تا ثواب تجھکو بہت ہو اور سعادت ابدی حاصل ہو حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے ثواب روزے ایام بیض کا بلکہ اس سے زیادہ ہے حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہیں من صام الدھر لا صام و لا افطر یعنے جو کہ ملے ہوئے روزے رکھے اور افطار نکرے دو روز عیدین میں اور تین روز ایام تشریق میں کہ وہ گیارھویں اور بارھویں اور تیرھویں

ماہ ذالحجہ کی ہے گویا کہ نہ روزے رکھے اور نہ افطار کیا محنت بے فائدہ کی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ صوم الدہر اوپر اپنے لازم کرنے میں اوسکی عادت ہو جاتی ہے پس اس صورت میں ثواب قلیل حاصل ہوتا ہے پس درویش کو چاہئے کہ روزۂ داودی اختیار فرماوے تو دروازے محبت کے اوپر اسکے کھلیں اور سعادت نصیب ہو اور روزۂ داودی وہ ہے کہ ایک روز روزہ رکھے اور ایک روز افطار کرے اس روزہ میں محنت زیادہ ہے اور عادت پذیر نہیں ہوتی پس رکھنے والے کو اس روزہ کے ثواب بہت اور اجر بے انتہا ہے صوم یعنی روزہ دو طرح پر ہے صوم شریعت اور صوم حقیقت صوم شریعت یہ ہے کہ صبح سے شام تک کھانے اور پینے سے باز رہے اور صوم حقیقت وہ ہے کہ زبان کو ایسے کہنے سے کہ جو کہنا بیجا ہے اور آنکھوں کو ایسے دیکھنے سے کہ جسکا دیکھنا اور کان کو ایسے سننے سے کہ جسکا سننا شرعاً حرام ہے باز رکھے اور دل کو خطرۂ شیطانی سے بچاوے اوسوقت اپنے کو صایم جانے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ پہلی امتوں پر چوتھائی مال کی تھی اور ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیسواں حصہ صاحب مال پر مقرر فرمایا ہے اور یہی روایت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ تین طرح پر ہے زکوٰۃ شریعت اور زکوٰۃ حقیقت اور زکواۃ طریقت زکواۃ شریعت وہ ہے کہ دو سو روپیہ میں پانچ روپیہ راہ خدا میں صدقہ دیوے اور زکواۃ طریقت وہ کہ دو سو سے پانچ روپیہ اپنے پاس رکھے اور باقی کو صدقہ دیوے اور زکواۃ حقیقت وہ کہ اگر درویش پاس دو سو درہم موجود ہوں او نکو حسبتاً للہ اوسیوقت خرچ کرے کہ درویش مالدار بیجا ہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ فرماتے ہیں صدقہ میں پانچ شرط چاہئے تا قبولیت کو پہنچے دو شرط پہلے عطا سے ہیں اور دو شرط وقت عطا کے ہیں اور ایک شرط بعد عطا سے لیکن وہ دو شرط کہ پہلے عطا سے ہیں ایک یہ کہ جو کچھ راہ خدا میں صدقہ کرے وجہ حلال سے چاہیے دوسرے یہ کہ مرد صالح اور متقی کو دیوے تا فسق و فساد میں خرچ نکرے اور وہ دو شرط کہ وقت عطا کے ہیں ایک یہ کہ جو کچھ دیوے چاہئے کہ ساتھ تواضع اور بشاشت اور انشراح دل کے دیوے دوسرے یہ کہ خفیہ دیوے ریا کو اوسمیں دخل نہو اور ایک شرط بعد عطا سے ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ دیوے پھر اوسکو زبان پر نلاوے اور ذکر اوسکا نکرے اور جزا اوسکی بیجا ہے۔

بیان روزہ شریعت و حقیقت

بیان زکوٰۃ و اقسام زکوٰۃ

شرائط صدقہ

مطلب چودھواں

مطلب چودھواں بیچ بیان رحمت اُٹھانے اور تشریف لیجانے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے دار دنیا سے طرف روضہ عقبیٰ کے اور کیفیت تکفین اور تجہیز کی اونکی رحمۃ اللہ علیہ۔

اوپر طالبان راسخ الاعتقاد کے روشن اور ظاہر ہو جو کہ مدت مرض الموت اور عمر شریف حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی کتاب سیر العارفین وغیرہ مورخین اپنی تصانیف میں لائے ہیں اور اختلاف کیا ہے لیکن حضرت سید محمد کرمانی قدس سرہ مرید خاص اونکے کتاب سیر الاولیا میں کہ اتفاق و زیادہ بعض اونکی ہے سند عمر شریف اور ایام مرض الموت آنحضرت کے جسطرح پر کہ چاہیے باب چہارم فی نکتہ خلافت خلفائے معتبر اور معین کرتے ہیں کہ جب عمر شریف حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نواسی سال کے پہنچے ابتدائے ماہ ذالحجہ سنہ اربع وعشرین وسبع مائۃ یعنی بیچ سال سات سو چوبیس[۷۲۴] کے بیمار ہوئے اور چہار مہینہ اور چند روز زحمت بیماری کی کھینچکر بتاریخ اٹھارہویں ماہ ربیع الآخر سنہ سات سو پچیس[۷۲۵] ہجری میں عالم بقا کو تشریف فرما ہوئے لیکن اون سب دنوں میں کل چالیس[۴۰] روز آخر مرض میں اون کو عالم تحیر واقع ہوا اور گریہ وزاری زیادہ سے زیادہ کی اور سبب شروع بیماری کا یہ ہے کہ آنحضرت بروز جمعہ مسجد جامع کیلوکھیری میں موافق رسم قدیم کے تشریف لے گئے تھے کہ اونکو حالت بیماری کی واقع ہوئی اور دروازے رحمت الٰہی کے پردہ کھلے اور شوق وصال دوست کا دل میں بڑھا اور اثنائے نماز میں خدا تعالیٰ کو سجدہ کرنے لگے اور یہ مصرع بار بار زبان فیض ترجمان سے فرماتے تھے ع می روم دمی روم ومی روم اوسی حال میں یاران اور دوستان اون مشتاق وصال ایزدی کو اونکی خانقاہ میں لائے اور اوپر بالاخانہ کے خوابگاہ میں حضرت کی لے گئے لیکن وہ اوسیطرح عالم تحیر میں تھے اور گریہ وزاری زیادہ سے زیادہ کرتے تھے اور ہر نماز کو مکرر ادا فرماتے تھے اور آہ سرد سینۂ پر درد سے ہر دم لاتے تھے اور کبھی اس مصرع کو اوپر زبان واقعہ کے بار بار فرماتے تھے ع میروم ومیروم ومیروم

نقل

نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے چالیس روز بیماری موت میں کھانا اور پینا چھوڑ دیا تھا اور بول وغایط کرتے تھے اور تضرع اور زاری دستور قدیم سے زیادہ فرماتے تھے

پیشاب، پاخانہ

بیت

گریہ بینی گریہ زارم تو ندانی فرق کرد	کاب چشمم ہست آمیختہ بیرون آب جوست

الغرض ایسی حالت میں حضرت اخی مبارک خادم قدس سرہ کہ سرانجام طعام خاصہ عہدہ میں اونکے تھا
ایک روز شوربا سے ماہچہ روبرو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے لائے اور ایک مخلصا ل
نے واسطے پینے کے سعی کی حضرت نے پوچھا یہ کیا ہے عرض کیا شوربائے ماہچہ ہے فرمایا آب این
میں ڈالدو کاش یہ کھانا منہ میں پہنچاوے جب سید حسین قدس سرہ نے ایسا حال دیکھا عرض کیا کہ یا
مخدوم بہت روز سے جو کھانا نہیں کھایا ہے حال کیا ہوگا فرمایا اے سید جو شخص کہ مشتاق وصال
معشوق حقیقی کا ہو وہ طعام مجازی کیونکر کھاوے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جب بیماری

نقل

موت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ پر غالب ہوئی اقربا اور خلفا اور یاران و خدمتگاران
کو روبرو طلب کیا اور وصیتیں کیں اور حضرت خواجہ اقبال خادم قدس سرہ کو فرمایا کہ جو کچھ گھر میں
موجود ہے ایثار کرو اور ایک پیسہ نہ رکھو انھوں نے ایسا ہی کیا جو کچھ کہ نقد اور جنس دولتخانہ
میں موجود تھا ایثار درویشوں کو کیا لیکن چند ہزار من غلہ کہ واسطہ وظیفہ خواروں اور پرورندہ
داروں سرکار کے رکھا اور تاریخ ہندی میں لکھا ہے کہ تین ہزار دانشمند سوائے یاران اور مریدان
کے مطبخ سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے کھانا کھاتے تھے اور باقی آینوالوں کا شمار
نہ تھا اور تفصیل اس ماجرے کی مطلب بذل اور ایثار میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کے قشر تحیا بیان کی گئی طالب چاہے تو ملاحظہ کرے الغرض سید حسین کرمانی قدس سرہ نے اگر
اس امر کو خدمت میں حضرت المشایخ قدس سرہ کے ظاہر کیا کہ خواجہ اقبال قدس سرہ بجز چند
ہزار من غلہ کے کہ قوت تین روز کا وظیفہ خواروں کا ہے جو کچھ کہ نقد اور جنس ہے دولتخانہ
میں موجود تھا مسکینوں اور مستحقوں کو پہنچایا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اس بات سے
ناخوش ہوئے اور حضرت خواجہ اقبال قدس سرہ کو روبرو طلب کیا اور فرمایا کہ اس مردہ ایک کو
کس واسطے رکھا ہے تمنے اور یہ کیا مناسب ہے کہ تا ہنوز او پر تھا ڈالتم نے اور یہ تخم بخل دلمیں بو یا تنہ
جلدی جاؤ دروازہ انبارخانہ کے توڑدو تو حوض کنارہ ہو تا خلق اللہ جمع ہوا ور ایک بار گی
پہنچاوے لیے اسکے اوس گھر کو جھاڑو سے جھاڑدو اور آؤ انھوں نے اوسیوقت دروازہ
انبارخانوں کے اور اونکی دیواریں توڑدیں تا طالق دوڑے اور وہ لوگ آئے اور سب کو لے
گئے اور لکھا یا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو نیت

نقل

موت کی واقع ہوئی اور ضعف و ناتوانی جسم اقدس پر اونکے زیادہ ہوئی اوسی حالت میں ایک روز
حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس سرہ نبیرہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ واسطے عیادت
کے تشریف لائے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اوپر چارپائی کے بیٹھے ہوئے تھے اور طاقت
نیچے آنے کی نرکھتے تھے حضرت شیخ رکن الدین کو کہا آؤ پلنگ پر آرام کرو وہ ادب سے برابر
نہ بیٹھے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے واسطے اون کے کرسی طلب کی اور اوسپر بیٹھایا
لیکن سب یار اور خدمتگار حیرت میں تھے اور فکر بیحد کرتے تھے کہ حضرت سلطان المشائخ
قدس سرہ عالم تحیر میں ہیں کلام اور محاورہ ساتھ شیخ رکن الدین قدس سرہ کے کسطرح کریں گے
وہ قوت کمال تصرف سے اپنے حال میں آئے اور حکایت دلکشا اور نقلیات جانفزا ساتھ
حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہ کے مشغول ہوئے اس درمیان میں شیخ رکن الدین قدس سرہ
نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے انبیا کو اختیار ہے اگر چاہیں دنیا میں رہیں اور اگر چاہیں جاویں
اور اولیا کہ خلیفہ انکے ہیں وہ بھی اس معنی میں مختار ہیں پس مثل آپکی چاہیے کہ واسطے ہمارے درخواست
حیات کی کریں تا بہ سبب اوسکے اکثر ناقصوں کو کمال حاصل ہو حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ
نے جب یہ بات سنی ایک آہ کھینچی اور چشم مبارک پر آب کیں اور فرمایا کہ میں حضرت رسول علیہ السلام
کو ہر شب معاملہ میں دیکھتا ہوں میں کہ مجھکو ارشاد فرماتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ اے نظام
اشتیاق تیرا مجھکو بہت ہے جلد آؤ اور گود میں میری آؤ حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہ
اور کل حضار کو اس کلام سے گریہ آیا اور زار زار رونیلگے اور بیہوش ہوئے بعد عرصہ کے
حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہ واپس گئے اور حضرت سلطان المشائخ اسی رخصت میں
جوار رحمت حق میں واصل ہوئے رحمۃ اللہ علیہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جب مرض
موت نے اوپر حضرت کے غلبہ کیا اور اقربا اور خلفائے اور یاران اور خدمتگاران
کو روز بد پیش آیا عالم اونکی آنکھوں میں تار اور تاریک ہوا اور ہر ایک کو غم و الم لاحق ہوا اور
اور ہر ایک نے فریاد و زاری کی اور تضرع بیحد کی الغرض باتفاق یک دیگر کل یاران اور
خدمتگاران خدمت میں حضرت سلطان الاولیا قدس سرہ کے حاضر ہوئے اور قدم مبارک
کو آنحضرت کے اپنے سر اور آنکھوں سے ملا اور عرض کیا کہ بعد مخدوم کے حال ہم مسکینوں کا کیا ہوگا

نقل

کہ کیف حمایت میں حضرت کے عمر بسر کرتے ہیں اور بھی اس دولتخانہ سے کھاتے تھے ہم کیا ہوگا
حضرت خواجہ نے اس بات سے چشم مبارک پر آب کیں اور فرمایا کہ تمکو روضہ میں میرے اتنا پہنچیگا
کہ کفاف ہر شخص کو ساتھ فراغ تمام کے ہوگا عرض کیا کہ ہم لوگوں سے قسمت کون کرے فرمایا
جوکہ اپنے یقینے سے اٹھے اور دوسرے کے کاسہ میں ڈالے الغرض جب حضرت سلطان المشائخ
قدس سرہ نے رخت اقامت کا اس جہان سے اٹھایا چند ہزار شخص وابستگاں سے اپنے
پیچھے چھوڑے اور اُن سبھوں کو بجز روضۂ مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے
ملجائے دوسرے نظر میں نہ آئے پس ہر ایک نے ان سبھوں سے خاک روبی روضۂ مبارک کی
سعادت دارین اپنی جانکر خدمت اختیار کی سلطان محمد تغلق نے ہر کسیکو گانون اور جاگیر اپنی
سرکار سے معین اور مقرر کیئے اور بارہ پرگنہ سوائی انکو واسطے لنگر اور روشنی اور خوشبو دوسرے نیاز روضہ
کے کیئے نقل ہے کتاب سیرالاولیا سے کہ جب عنصر یون اور ذات میمون حضرت سلطان المشائخ

نقل

قدس سرہ کو رحمت موت فراحم ہوئی یاران اور خدمتگاران مثل حضرت سید حسین قدس سرہ و حضرت
سید محمد کرمانی کہ پسر خواندہ اور محبوب ترین حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے تھے اور حضرت
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ و مولانا فخر الدین زرادی قدس سرہ و حضرت خواجہ اقبال
قدس سرہ و حضرات خواجہ بشیر وغیرہ قدس سرہ عزیزان کہ اسم ہر ایک کا اس مختصر میں گنجایش
نہیں رکھتا بایکدیگر اتفاق کیا اور بیس نفر کو واسطے خلافت کے یاران اعلےٰ سے تذکرہ لکھواکر خدمت میں
حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے لے گئے انحضرت نے مطالعہ کیا اور فرمایا اتنا کیوں لکھا ہے یاروں
نے جب انشاء بے رضائی کا اس معنی میں پایا باہر گئے او تذکرہ مختصر کیا اور دس شخص کو کہ احتمال احوال ہر ایک
کا ان سبھوں کے مطالب پندرہویں میں مذکور ہوگا منتخب کیا اور کاغذ تیار کیا اور خدمت میں انحضرت
کی لے گئے اور اونکے دست مبارک میں دیا بعد ملاحظہ کے پسند فرمایا اور سید حسین قدس سرہ کو حکم
دیا کہ واسطے ان عزیزوں کے خلافت نامے لکھو اور اپنے نشانی اپنی کرو پس حضرت سید حسین قدس سرہ
نے ان خلافت ناموں کو حضرت مولانا فخر الدین زرادی قدس سرہ سے لکھوایا اور پیشانی پر کاغذ
کے دستخط اپنے کرکے خدمت میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے پہنچائے انحضرت نے جب
تذکرہ کو بہ دستخط سید صاحب قدس سرہ مزین دیکھا تبسم کیا اور یہ حکایت فی المثل فرمائی حکایت حسرت مانہ

ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر چشتی قدس سرہ نے بعضے یاروں کو
واسطے خلافت اپنی کے اختیار کیا حضرت مولانا بدرالدین اسحاق قدس سرہ کو فرمایا کہ واسطے ان سب
کے خلافت نامہ لکھو ایک یار تھے قدیم انھوں نے گفت وشنود شروع کی اور کہا کیا ہوا اگر حضرت
شیخ نے مجھکو خلافت نہدی میں بھی ایسا کاغذ لکھ سکتا ہوں اور واسطے اپنے سند بنا سکتا ہوں جب
یہہ بات سمع مبارک میں حضرت شیخ الشیوخ العالم کے پہنچی مہتم کیا اور حضرت مولانا بدرالدین اسحاق
قدس سرہ کو مامور کیا تاکہ اون خلافت ناموں پر نشان اپنے کریں تاکوئی حریص جعلی بنا وے اور
یہہ واقعہ اس سبب سے ہوا کہ آخر وقت میں حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے مولانا جمال الدین
ہانسوی ہانسی میں تھے والا نہ خلافت نامو نپر آنحضرت کے وہ ثبت نشان اپنا فرماتے تھے الغرض
حضرت سید حسین قدس سرہ نے بفرمان حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اون خلافت ناموں کو
اپنے دستخط سے مزین کیا اور ہر ایک کو اون یاران سے مجالس مختلف میں بنظر خاص آنحضرت کے
پہنچایا اور آنحضرت نے ہر ایک کو مرحمت وصیت اپنی جیسے طور اس فرقہ کا ہے مکرم کیا اور واسطے
ہر ایک کے عافرمائی لیکن یہ ماجرا ابتدائے مرض میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بتاریخ
بیسویں ماہ ذالحجہ سنہ اربع وعشرین وسبع مائتہ میں واقع ہوی اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
نے بتاریخ اٹھارہویں ماہ ربیع الاخر سنہ سات سو پچیس کو اس عالم سے رحلت فرمائی نقل ہے
کتاب سیر الاولیا سے جس مقام میں کہ روضۂ مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا ہے ایک حوض
تھا مصفا اور گرد اوسکے خواجہ جہان ایاز و مریدان ہمراز و دمساز آنحضرت کے عمارت ہائے بلند
اور عمدہ تعمیر کرائی تھیں اور اکثر یاران کہ حین وحیات میں اونکی رحمت حق میں واصل ہوتے تھے بالتما
اونکے اس جوار میں مدفون ہوئے تھے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے چبوترہ کلاں گچ
سے اور بعضے سنگ سے واسطے مقابر یاران کے ترتیب دیکر اوس جگہ کا نام خطیرہ رکھا تھا اور وہ
مشیر واسطے فاتحہ اور زیارت یاران اور سیر حوض اوس مقام میں تشریف لیجاتے اور کھانا افطار کا
اوس جا نوش فرماتے اور اوپر چھت عمارت خواجہ جہان ایاز کے کہ اتبک وہ موجود تھے اور سکن
اور ماوا اس راقم اوراق بیعنی مولف کا ہے استراحت فرماتے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ
جب مرض موت نے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ پر غلبہ کیا مریدان اور خدمتگاران نے خدمت

نقل

نقل

مولانا شمس الدین وامعالی رحمۃ اللہ علیہ کہ مصاحب آنحضرت اور جد مادری حضرت سید محمد صاحب قدس سرہ کتاب سیر الاولیا کے تھے مزاحم ہوئے اور کہا کہ آپ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سے دریافت کریں کہ ہر ایک بحیثیت اعتقاد اپنے حظیرہ اوپر حوض کے گنبدہائے بلند اور شاندار تعمیر کرائی تا ادمیں سے ایک میں حضرت آرام فرماویں پس اگر قضا پہنچے تو کس عمارت میں دفن کریں ہم تابعہ بندگان اپنی رائے ناقص پر کوئی کام نہ کریں ایک روز وقت پاکر حضرت مولانا شمس الدین قدس سرہ نے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے یہ ماجرا عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اے مولانا میں کسی کی عمارت کے نیچے سونے والا نہیں ہوں میدان میں جاتا ہوں سونا آخر یاران نے موافق وصیت آنحضرت کے عمل کیا یعنے میدان میں نزدیک حوض چبوترہ ہائے مقابر یاران کے دفن کیا لیکن انہیں دنوں میں سلطان محمد عادل بادشاہ بن سلطان غیاث الدین تغلق نے اوپر مرقد مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے گنبد عالی عمارت کرائے بعد اوسکے ہر ایک سلاطین اور خواتین دہلی نے گنبدہائے مسجد اور حجرے مرتب کئے اور کار چشمہ بائیں سال انصرام کے پہنچایا اور یہ ایوان گرد گنبد روضہ مقدس کے خلیل اللہ خان نے عہد دولت عہد دولت شاہ جہان کے بیچ سنہ ایکہزار اور ساٹھ کے بنیاد کئے چونکہ ساتھ اخلاص اور اعتقاد کے بنا ہوئے تھے زہے خوش طرح اور خوش ترکیب واقع ہوئے اور منظور نظر ہوئے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

نقل

نقل ہے کتاب جوامع الکلم سے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے حالت مرض موت میں حضرت شیخ شہاب الدین امام قدس سرہ کو کہ خلیفہ خاص اونکے تھے وصیت فرمائی کہ تیں روز جنازہ پر میرے سماع کرکے چوتھے روز دفن کریں اور انہوں نے اوپر وصیت حضرت شیخ کے قوالوں کو اوپر جنازہ مبارک کے حاضر کیا اور طرح سماع کی ڈالی لیکن حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس سرہ کہ ہمراہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور اوس مجلس میں حاضر تھے سماع کو منع کیا اس واسطے یہ کام عمل میں نہ آیا اور موقوف رہا کتاب سنابل میں لاتے ہیں کہ جب جنازہ مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا اُٹھا اور طرف روضہ کی روانہ ہوا تمام قوال جمع ہوئے اور یہ غزل شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی خوش آوازی سے شروع کی غزل

سرو سیمینا بصحرا میروی
نیک بد عہدی کہ بی ما میروی

کس بدین شوخی و رعنای نرفتا | خود چنینی یا بعهد امیروی

جب اس بیت پر پہنچے بیت

ای تماشہ گاہ عالم روئے تو | تو کجا بہر تماشہ می روی.

شوق سماع نے اوپر حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے غلبہ کیا اور ہاتھ جنازہ مبارک سے اٹھائی اور چاہا کہ حرکت میں آویں اور پاویں دوست کی جنبش کریں حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح قدس سرہٗ نے امتناع سماع کیا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ ذوکر ہاتھ بلند کیے تھے پیچھے فرمائے اور بعض کتب میں کوہے کہ جب سلطان المشایخ قدس سرہ نے ہاتھ جنازہ سے کھینچا اور متحرک ہوئے حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ اوپر نے اس مضمون سے التماس کیا شیخا باش دست در کش کہ قدم سید درمیان ست حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے جب یہ بات سنی پھر آرام فرمایا اور اپنے تیئں خاموش کیا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ امامت نماز جنازہ کی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح قدس سرہ نے ادا کی اور بعد اسکے فرمایا کہ آجکے روز مجھکو تحقیق ہوا چہار سال جو مجھکو شہر دہلی میں رکھا مقصود یہ تھا کہ شرف امامت نماز جنازہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سے مشرف کریں اور اس کرامت سے سرفراز کریں نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ تولد حضرت سلطان المشایخ بعد از طلوع شمس روز آخرین چہار شنبہ بتاریخ ستائیسویں صفر سنہ چھ سو چھتیس قصبہ بدایوں میں واقع ہوئے اور بتاریخ پندرھویں ماہ رجب المرجب سنہ خمس وخمسین وستمائۃ روز چہار شنبہ بشرف ارادت حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے شہر اجودھن شریف میں مشرف ہوئے اور بتاریخ دوسری ماہ ربیع الاول روز چہار شنبہ سنہ چھ سو چھپن میں حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ نے آنحضرت کو مکرمت خلافت پیران سے ساتھ خرقہ خاص کے مکرم فرمایا چنانچہ وہ کتاب راحت القلوب بیچ مجلس اول کے و آخر کتاب کے ثبوت کو پہنچایا ہے اور بتاریخ اٹھارویں ماہ ربیع الآخر روز چہار شنبہ بعد از طلوع آفتاب بیچ سنہ سات سو پچیس ہجری کے طرف روضہ فردوس الاعلےٰ کو تشریف لے گئے اور موضع غیاث پور متعلق شہر دہلی بعد از نماز پیشیں یعنے ظہر مدفون ہوئے اور جہاں کو آنکھوں میں عالیان کے سیاہ کیا رباعی

ماہ ور ابر احتجاب سود | عاشقاں را بدیں علم اسبا شود

نقل

پردہ از رلف لبت بر رخ خود		در دو حیرت بدیں خراب نمود	

اور خاک پاک روضہ مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی آج کے روز سرمۂ آنکھ جہانیاں اور دیدۂ عالمیاں کے ہے چنانچہ حضرت سید محمد قدس سرہ نے مدح میں آن حضرت کی قطعہ کہا ہے قطعہ

خاک درت کہ سرمۂ اہل بصارت است		بہر شفائی عالم تریاق اعظم است	

ہر ذرہ خاک کا تمہاری عاشقوں کی جان ہے بلکہ جان سے بہت بزرگ ہے قطعہ

سلمان و ہندو و ترسا و گبر		ز خاک درت جملہ اکسیر کنند	
چو کافور و صندل ازاں خاک پاک		بچشم اندر آرند و عبیر کنند	

اور ایک شاعر نے تاریخ وفات میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے یہ رباعی مناسب لکھی ہے

نظام دو گیتی شہ ما و طین		سراج دو عالم شدہ بالیقیں	
چو تاریخ فوتش بجستم زغیب		ندا داد ہاتف شہنشاہ دیں	

جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو قبر شریف میں رکھا خرقہ چشتی کو کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر سے پایا تھا موافق وصیت حضرت کے جسم مبارک پر اونکے ڈالا اور مصلائے حضرت شیخ الشیوخ العالم کا نیچے سر اور عصا کو برابر آنحضرت کے رکھا اور یہ نزدیک اس گروہ کے جائز ہے خرقہ کہ پیر سے پاتے ہیں فرزند کو یا مرید کو کہ لایق جانتے ہیں دیتے ہیں والا نہ قبر میں ہمراہ لیجاتے ہیں رحمۃ اللہ علیہم مترجم عرض کرتا ہے کہ مجکو ثابت ہوا کتب متعددہ سے کہ وہ خرقہ جو وقت یاران نے آنحضرت پر ڈالا اوسکے بعد خود بخود بلا تحریک شخصے حضرت مخدوم العالمیں خواجہ نصیر الدین محمود قدس سرہ کے زیب جسم ہوگیا

مطلب پندرھواں بیچ بیان احوال اجمال ہر ایک پیران شجرۂ عالیہ چشتیہ اور تعین وفات اور مسکن اور مدفن و مدت حیات اور تاریخ وفات اونکی قدس اللہ اسرارہم اور مجملاً چہار پیر اور چودہ خاندان

نسب نامہ حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ بن شیخ جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب ملتانی بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شہاب الدین محمد بن شیخ احمد معروف بہ فرخ شاہ کابل بن شیخ نصیر الدین بن شیخ محمود معروف بہ سجان شاہ بن سلطان شاہ بن سلیمان بن مسعود بن عبد اللہ بن واعظ الاکبر بن ابو الفتح بن اسحاق بن ثعلب العالمین حضرت سلطان ابراہیم بادشاہ بلخ بن

مطلب پندرھواں

اصل اجمال اور چودہ فروع اوسکے او پر طالبان راسخ الاعتقاد وانقیاد سے روشن ہو کہ چونکہ
وضع اس رسالہ اور تالیف اس مقالہ کی محض درمیان اجمال احوال حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ
کی ہے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ مرید اور خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین
گنجشکر قدس سرہ کے تھے اسواسطے یہ راقم اوراق فقیر حقیر محمد بولاق نے اس شجرۂ عالیہ کو شروع
ساتھ احوال حضرت شیوخ العالم کے کیا بعد اوسکے اختتام اس کلام کا ساتھ عہد دولت رسول
علیہ السلام بیان چار پیر اور چودہ خانوادہا سے اصل اور چودہ خانوادہ ہائے فروع اوسکے
پر اوسکے زیادہ کئے تا ہر طالب مطلب کو پہنچکر جامع کو ساتھ دعا کے یاد کرے اگر سہو یا خطا دیکھے
ساتھ کرم کے معاف فرماوے حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر چشتی قدس
سرہ العزیز مرید و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ العزیز کے ہیں
اور سلسلۂ نسب آنحضرت کا پہنچتا ہے حضرت فرخ شاہ کابلی عادل سے ساتھ امیرالمومنین عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے اور جد بزرگوار حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے قاضی شعیب نام ساتھ
عیال و اطفال اپنے کے تفرقہ سبب غزنین سے لاہور میں پہنچے سلطان وقت نے دیانت اور امانت
اونکی دیکھ کر قاضی قصبہ کوٹھوال کہ توابع ملتان سے ہے کیا اور بعد وفات اونکے قاضی جمال الدین
سلیمان قدس سرہ والد حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ کے قاضی قصبہ
مذکور کے ہوئے اونکے تین فرزند ہوئے پسر بزرگ شیخ اعزالدین محمود اور پسر میانگی حضرت
شیخ فریدالدین مسعود اور پسر خورد حضرت شیخ نجیب الدین متوکل قدس سرہم و والدۂ ماجدہ ان
بزرگوں کی دختر ملا وجیہ الدین خجندی کی اور بس صاحب کمال تھیں چنانچہ کمالیت اون کی
ملفوظات میں پیران چشت کی جابجا مذکور ہے نقل ہے کتاب سیرالعارفین سے کہ جب حضرت شیخ
الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین قدس سرہ واسطے تحصیل علوم کے ملتان میں تشریف لائے اور
مسجد میں مولانا منہاج الدین ترمذی قدس سرہ کے قرار کیا ایک روز مسجد مذکور میں مطالعہ میں
کتاب نافع کے کہ علم فقہ میں ہے مشغول تھے کہ یکایک حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ اوش
سے اوس مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ ایک جوان نیکو اور پاکیزہ رو مطالعہ میں کتاب کی مشغول
ہے فرمایا ایجوان کیا پڑھتے ہو انہوں نے عرض کیا نافع فرمایا جانتے ہو کہ اس نافع سے تمکو

نفع پہنچیگا اونہوں نے عرض کیا کہ مجھکو نفع نگاہ کرم سے حضرت شیخ کے ہوگا اسقدر کہا اور اُٹھے
اور پاؤں پر پڑے اور معتقد ہوئے اور یہاں سے ہمراہ حضرت خواجہ کے دہلی آئے اور مرید ہوئے
اور عبارت کتاب راحت القلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ
سیر بلخ اور بخارا کرکے اکثر بزرگوں کو دیکھکر دہلی میں پہنچے عظمت اور کرامت حضرت خواجہ قطب الدین
قدس سرہ کی دیکھ کر دہلی میں مجلس اول میں مرید ہوئے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سے
منقول ہے کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ پندرہ برس کے اور بقولے اٹھارہ برس کے تھے
کہ بیعت فرمائی اور عمر شریف اونکی پچانوے سال کی اور بقولے ترانوے سال کی تھی اور بقول صاحب
سیر الاولیا بعد از بیعت مدت اسی سال حضرت شیخ الشیوخ العالم قید حیات میں بسر فرما کر بعد اسکے
صدر نشین فردوس اعلےٰ کے ہوئے پس یہاں سے تحقیق ہوا کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم پندرہ
سال کے تھے کہ بیعت کی اور پچانوے سال کے تھے کہ اس عالم سے رحلت فرمائی نقل ہے کتاب
سیر الاولیا سے کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین کو گنجشکر اس سبب سے کہتے ہیں کہ ایک
وقت حسب الحکم اپنے پیر خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے تین روز روزہ طے کے رکھے تھے افطار
طعام خمار سے کیا اونکے معدہ نے قبول نہ کیا اوسیوقت باہر ڈالا اور اپنے تئیں مصفا کیا اوسی شب
جب اس قصہ کو خدمت میں اپنے پیر کی التماس کیا انہوں نے فرمایا اے فرزند تین روز روزہ رکھا
تم نے اور افطار اوسکا طعام خماری سے کیا تم نے عنایت ایزدی شامل حال تمہارے تھی کہ اوس
کھانے نے تمہارے شکم میں جا نکی اور ایک طے پھر کرو اور جو کچھ غیب سے پیدا ہو اوس سے افطار کرو
جب انھوں نے پیر سے یہ بات سُنی دوسرا طے کیا چنانچہ مدت چھ روز میں دانہ اونکے منہ میں نہ پہنچا
اور ضعف و گرسنگی اونپر غالب ہوئی ایک چیز غیب سے پیدا نہ آئی کہ افطار کرتے بس بے اختیار
ہاتھ اوپر زمین کے رکھا اور چند سنگریزہ اٹھائے اور منہ میں ڈالے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوسکو
شکر کیا انھوں نے اوسکو فریب شیطانی سے جانکر منہ سے باہر کئے اور جب بار دیگر ضعف پیدا ہوا
پھر ہاتھ سنگریزہ پر مے گئے اور منہ میں ڈالا وہ بھی شکر ہوئی انھوں نے پھر فریب سے جانکر زمین
پر پھینکا اسیطرح چند بار یہ واقعہ درپیش ہوا جب شب آخر ہوئی اونکو یاد آیا کہ حضرت خواجہ
فرمایا تھا کہ جو کچھ پردۂ غیب سے پیدا ہو اوس سے افطار کرو پس سنگریزوں کو اٹھاتے او

نقل

قدرت الٰہی سے وہ سب شکر ہو گئے اُس روز سے اُنکو اُنکے پیر شکر بار و گنجشکر و شکر خوار فرمایا اور کتاب سیر العارفین میں لکھتے ہیں کہ
ایکروز وہ خدمتمیں اپنے پیر کی جاتے تھے ضعف ریاضت سے پانوں اُنکا کا پنا زمین پر گرے تھوڑی گل اُس حالمیں دہن مبارک میں
اونکے پہنچی وہ شکر ہو گئی اسروز سے اُنکو گنجشکر کہتے ہیں اور کتاب اخبار الاخیار میں لائے ہیں کہ ایک سوداگر چند بیگا و شکر بار
کرکے جاتا تھا حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہٗ نے اوس سے شکر طلب کی اُسنے کہا اے فقیر یہ شکر نہیں نمک ہے حضرت نے فرمایا نمک ہے
الغرض جب سوداگر نے بار کھولے سبکو نمک دیکھا اس کرامت سے حیران ہوا دوڑا ہوا خدمتمیں حضرت شیخ کی پہنچا عجز او
الحاح ظاہر کیا اور عرض کیا کہ یا حضرت شیخ کرامت اور تصرف گرامی سے امیدوار ہوں کہ وہ نمک شکر ہو فرمایا اختیار ہے خدا کو
فرمائے اس کلام کے نمک سب شکر ہوا اُسروز سے اُنکو گنجشکر بار کہتے ہیں اور ایک عزیز نے اس معنی میں ایک بیت مناسب کہی بیت

کان نمک جہاں شکر شیخ بحر و بر — کان از شکر نمک کند و از نمک شکر

چونکہ احوال تفصیل آنحضرت کی اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتی اسواسطے برسم اختصار کے ذکر کیا وفات اُنکی شب شنبہ
پانچویں محرم سنہ چھہ سو اڑسٹھ ۶۶۸ قصبہ اجودہن عرف پاکپٹن کہ توابع ملتان سے ہے اور مسکن اُنکا تھا واقع ہوئی اور اُسی
قصبہ میں حجرہ خاص میں اپنے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ الشیوخ خواجہ فریدالدین گنجشکر قدس سرہٗ کے پانچ
فرزند اور تین دختر تھیں اور پوتے اور نواسوں کا شمار نہ تھا اور بڑے فرزند حضرت کے شیخ نصیرالدین ہیں کہ کام کھیتی کا کہ قوت
حلال ہے اختیار کیا تھا اور خلا اور ملا میں جمعیت تمام یاد خدا کرتے تھے دوسرے فرزند شیخ شہاب الدین ہیں کہ
لشکری پیشہ تھے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سے افراط محبت رکھتے تھے اور تیسرے فرزند حضرت شیخ بدرالدین
سلیمان ہیں کہ بعد وفات آنحضرت کے باتفاق بھائیوں کے بجائے والد بزرگوار کے بیٹھے اور سجادہ نشین اپنے والد کے
ہوئے اور جب حضرت شیخ بدرالدین سلیمان قدس سرہٗ نے وفات پائی اندر گنبد روضۂ منورہ میں حضرت شیخ الشیوخ
العالم قدس سرہ کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور چوتھے فرزند حضرت کے شیخ نظام الدین ہیں کہ سب فرزندوں میں
پیارے تھے اور دلاور اور جنگ آور تھے الغرض جب فوج کفار دیار اجودہن میں آئی وہ لڑائی میں مشغول ہوئے
اور شہادت پائی جب نعش کو اونکی ڈھونڈا نپایا اور یہی ارباب سیر نے لکھا ہے کہ مزار مبارک اُنکا اوپر قلعہ
رن تھمور کے زیارتگاہ خلق اللہ ہے رحمۃ اللہ علیہ اور پانچویں فرزند حضرت کے شیخ یعقوب ہیں کہ سب فرزندوں میں
چھوٹے تھے لیکن وہ سیاحت بہت کرتے تھے آخر الامر اثنار راہ میں قصبہ امروہہ کے اونکو مردان غیب لیگئے خبر نہیں
اور دختر کلان حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کی بی بی مستورہ ہیں کہ تادم آخر پردہ ستر میں اور صلاح
میں تھیں اور عبادت معبود حقیقی کی شب و روز کرتی تھیں اور دختر منجھلی حضرت بی بی شریفہ ہیں کہ وہ عنفوان

جوانی میں بیوہ ہو گئیں اور عبادت میں باریتعالی کی مشغول ہوئیں اور اسی حالمیں اس عالم فانی سے رحلت فرمائی
رحمۃ اللہ علیہ تیسری بی بی فاطمہ ہیں کہ نکاح میں حضرت مولانا بدر الدین اسحاق کی تھیں جب مولانا بدر الدین اسحاق نے
اس عالم سے رحلت فرمائی وہ بی بی ساتھ دو فرزند اپنے ایک خواجہ محمد دوسر خواجہ موسی کے ساتھ فقر اور فاقہ کے اجوڑ میں
ہیں تھیں جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے اس امر کو سنا حضرت بی بی کو مع دونوں فرزندوں کے برعایت ادائے
حقوق مولانا بدر الدین اسحاق قدس سرہ کے حضرت سید محمد کرمانی نے خدمتمیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی گذارش حال کا
کیا اور سب حال حضور میں کہا جب آنحضرت قدس سرہ نے سنا انکو اپنے حضور میں طلب فرمایا اور پرورش انکی کوشش کی اور مزار مبارک انکا پایان قبر عم
بزرگوار اپنے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل نزدیک سنڈہ دروازہ دہلی قدیم میں زیارتگاہ خلق اللہ رحمۃ اللہ علیہا اور
اگرچہ نبیرگان و نبیسگان کا حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کا شمار نہیں ہے اور اس مختصر میں گنجایش احوال
ہر ایک کا نہیں لیکن تبرکاً تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے تو بکار طالبیں آوے اول وہ قدوۃ العارفین مولانا علاء الدین
بن شیخ بدر الدین سلیمان ہیں کہ جملہ پوتونمیں حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے ممتاز اور
سرفراز تھے اور بعد وفات اپنے والد کے بیچ عمر سولہ برس کے اوپر سجادہ پیران چشت کے جلوس کیا اور چون سال حقوق انکا ادا کیا اور
یوم النار وہ رسم پیرانکی اولاد میں انکی ہے اور جب وفات پائی جوار میں روضہ مبارک اپنے جد بزرگوار حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ
کے مدفون ہوئے اور سلطان محمد تغلق نے گنبد عالی انکے مزار پر تعمیر کرایا رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا کمال الدین ابن شیخ نصیر الدین
قدس سرہ کہ نبیرہ حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کے تھے سخاوت عالی ہمت بلند رکھتے تھے چنانچہ سیر اور زنبیل میں
طعام ہمراہ رکھتے اور کسی فقیر کو انسے محروم نچھوڑتے اور بیوبرکت انکی کام میں اس سبب سے تھی کہ اوایل میں نیک خوی
مطیع حضرت المشایخ قدس سرہ کی کرتے تھے اور بعد انکے ملک مالوہ میں تشریف لیگئے اور وہیں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ حضرت مولانا
عزیز الدین بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ نظام الدین قدس سرہ کو کہ ایک بزرگتر نبیرگان سے حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ
کے ہیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ بہت دوست رکھتے تھے اور انکو تربیت کرتے اور جب وفات پائی پایان روضہ مبارک
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ باز آمدم برسر مطلب کہ وہ دربیان احوال مشایخ شجرہ چشت
کے ہے حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ بن حضرت خواجہ کمال الدین احمد بن موسی اوشی بن سید محمد بن سید اسحاق بن
سید معروف بن سید احمد بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن امام محمد جواد بن امام علی موسی رضا
بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور اوش ایک قصبہ ہے توابع ماوراء النہر سے اور بعضے کہتے ہیں ملک فرغانہ میں ہے اور لقب

ذکر نبیرگان شیخ چشتی — ذکر خواجہ قطب الدین اوشی قدس سرہ

اونکا بختیار کاکی ہی چنانچہ توجہات اِن دو نو لفظا کی بجای خود لکھی جائینگی اور وہ مرید و خلیفہ اکبر حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ
کے ہیں رحمۃ اللہ علیہما اور صاحب کتاب چشتیہ بہشتیہ نے سلسلہ نسب اجداد آنحضرت کا منتہی کیا ہی امیر المومنین امام حسین بن علی
رضی اللہ تعالی عنہ پر اور وہ قصبہ اوش میں پیدا ہوئی اور جب اڈھای برس کے ہوئے والد اونکی حضرت خواجہ کمال الدین احمد
قدس سرہ نے انتقال فرمایا والدہ صاحبہ نے پرورش اور تربیت کیا پانچ برس کی عمر میں بوساطت حضرت خواجہ خضر
خدمتمیں حضرت مولانا ابا حفص قدس سرہ کے کہ قطب وقت اور عالم متبحر تھے واسطی تحصیل علوم کی مشغول ہوئی کتاب خیر المجالس
سے لاتی ہیں کہ صحبت سے مولانا ابا حفص قدس سرہ کی حضرت قطب الاسلام کو بہت تہذیب اخلاق ظاہری اور باطنی پیدا ہوئی
اور آثار انکی ظاہر ہوئی اور کتاب سیر الاولیا میں لکھا ہی کہ حضرت قطب الاسلام قدس سرہ بماہ رجب سنہ اثنی عشر و خمسمائۃ یعنی
پانچ سنہ پانسو بارہ ہجری بیچ مسجد میں امام ابو اللیث سمرقندی قدس سرہ کی کہ شہر بغداد میں ہی بحضور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی
قدس سرہ و شیخ اوحد الدین کرمانی قدس سرہ و شیخ برہان الدین چشتی قدس سرہ و شیخ محمود اصفہانی قدس سرہ بشرف ارادت و بیعت
حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری چشتی رضی اللہ عنہم کی فایض ہوئی اور بحکم حضرت خواجہ بزرگ ریاضت شاقہ کھینچی جب
حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ قدس سرہ بغداد سے اٹھکر شہر اجمیر میں پہنچی اور مسکن اپنا اُس شہر میں کیا حضرت قطب الاسلام
قدس سرہ نے اوس سمتی کو سنا اسی واسطی خدمت ملازمت حضرت خواجہ بزرگ کی شہر بغداد سے متوجہ ہندوستان کی ہوئی جب ملتان میں
تشریف لائی حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہ اور حضرت شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہ کو اونکی خدمت میں اتحاد پیدا
ہوا اور چند روز مہمان رکھا اور خدمتیں کیں اور جب ملتان سے دہلی میں پہنچے عریضہ متضمن حقایق پہنچی کا اپنی شہر دہلی
میں رہنا اشتیاق قدمبوسی کا خدمتمیں خواجہ بزرگ قدس سرہ کی اجمیر روانہ کیا حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ نی جب عریضہ شریف
مطالعہ کی فرمایا بابا بختیار کاکی کو دہلی میں جا بہی ہونا اور وہیں جا بہی آسودہ ہونا پس حضرت قطب الاسلام قدس سرہ باشارہ آنحضرت دہلی
میں قرار پکڑا لیکن دو دفعہ واسطی دیکھنی حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ اجمیر میں گئے اور پھر واپس تشریف لائی چنانچہ کتاب
دلیل العارفین میں مذکور ہے اور سلطان شمس الدین نے او سکے آنیکو سعادت جانا اور آرزوے اعتقاد کی اونکی خدمتمیں آئی
نقل ہے کتاب سیر العارفین سے کہ حضرت قطب الاسلام قدس سرہ جب دہلی میں متاہل ہوئی آنحضرت کے دو فرزند پیدا ہوئے ایک شیخ احمد
کہ قبر اونکی پہلو میں حضرت قطب الاسلام قدس سرہ کے ہی اور انکو خواجہ احمد تماچی بھی کہتے ہیں اور وہ تا زمانہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کے زندہ تھے رحمۃ اللہ علیہ دوم شیخ محمد نام قدس سرہ کہ ایام طفلی میں رحمت حق میں واصل ہوئی اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کتاب فوائد الفواد میں فرماتے ہیں کہ وہ دونو بھائی توامان پیدا ہوئے تھے قدس سرہم نقل ہی کتاب سیر الاولیا سے
کہ جب گھر میں حضرت خواجہ قطب الاسلام کی دو تین فاقہ اکثر متواتر ہوتے اوسوقت حرم محترم حضرت خواجہ کے زن

شرف الدین بقال سے کہ ہمسایہ بھی مقدار پاید (مقدوری) قرض کر لیتیں اور خرچ متعلقان کا فرماتیں اور خواجہ قطب الاسلام قدس سرہ کو ابتدا
میں اشارہ حضرت خواجہ خواجگان قدس سرہ سے تھا کہ پانچسو درم تک اپنے واسطے قرض لیں الغرض ایک روز زن شرف الدین بقال
نے ازراہ غرور کے حضرت خواجہ قدس سرہ کی بی بی صاحبہ سے کہا کہ اگر ہم ہمسایہ تمہارے نہو تے کہاں سے کہاتے اوقات کیونکر بسر کرتے
جب یہ بات حضرت خواجہ قدس سرہ نے سنی اپنی بی بی صاحبہ کو قرض لینے سے منع فرمایا اور حجرہ میں انکی ایک طاق تھا اسکی طرف
اشارہ کیا کہ جسوقت جو چیز واسطے کھانیکے درکار ہو بسم اللہ کہکر ہاتھ اس طاق میں ڈالو اور کاک موافق قوت مردمان
خانہ کے نکالو پس وہ جسوقت ہاتھ اوس طاق میں لیجاتیں گرم کاک ہاتھ میں آتے مدتوں صرف کیا جاتا اور کسی سے کچھ
نلیا جاتا اور کتاب سیر الاولیا میں مذکور ہے کہ بسبب مصلائے حضرت خواجہ کے کاک پیدا ہوتے اوسی روز سے اون کو
کاکی کہتے ہیں اور کتاب ثمرۃ الاسرار میں مسطور ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ جب خواجہ قطب الاسلام قدس سرہ کو ازراہ
شفقت و مہربانی بختیار فرماتے اس سبب انکو بختیار کہتے ہیں نقل ہے کتاب افضل الفواد سے کہ ایکروز حضرت امیر خسرو قدس سرہ
نے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے عرض کیا کہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کو کاکی کہاں سے کہتے ہیں آنحضرت نے فرمایا
کہ ایکروز حضرت خواجہ قدس سرہ حوض شمسی پر بیٹھے تھے اور یاران گرد انکے سوا ہے خوش تھی یاروں نے عرض کیا کہ یا خواجہ اگر اس
ہوا میں کاک کہانے گرم بہم پہنچیں تو خوب ہے فرمایا کیا کرو گے عرض کیا کھاینگے پس حضرت خواجہ قدس سرہ وہاں سے اٹھے اور حوض میں تشریف
لیگئے اور کاک کہانے گرم پانی سے نکالکر طرف یاروں کی ڈالے اور خود بھی تناول فرمائے اسروز سے انکو کاکی کہتے ہیں نقل ہے کتاب
قدسیہ فرودیہ سے کہ ایکروز کاک بادشاہ کی نانبائی سے جلگئے تھے اور وہ اپنے کام میں حیران تھا کہ حضرت خواجہ قدس سرہ
وہاں تشریف لیگئے اور فرمایا اے یار کیا دیکھتا ہے بسم اللہ کہہ اور ہاتھ تنور میں ڈال نانبائی نے جب ہاتھ تنور میں
ڈالا اور کاک سنوارے سب پختہ اور پاکیزہ پائے پس کاکوں کو اٹھا کر سلطان کے پاس لیگیا اور اس کیفیت سے حیران ہوئے
اور کاک لفظ فارسی ہے بمعنی کلچہ و نان تنوری اور عربی میں اسکو کعک کہتے ہیں چنانچہ کتاب لغات میں مذکور ہے نقل
ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ روز عید تھا حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ عیدگاہ سے بعد نماز کے داہنی طرف وہ ٹیلا ہے کہ
اوس جا پہنچے کہ اب روضہ مبارک انکا ہے ایک عرصہ ٹھیرے رہے خادمان نے عرض کیا کہ آج روز عید ہے اور خلق اللہ منتظر سعادت
ملازمت کی ہوگی پس بہتر یہ ہے کہ جلد دولتخانہ میں تشریف لیچلیں فرمایا کہ مجکو اس زمین سے بو دوستی آتی ہے اور اس
بقعہ میں راحت کلی معلوم ہوتی ہے پس اسیوقت مالک کو اسکے طلب کیا اور زر قیمت ادا فرماکر مسکن اپنا قرار دیا بعدہ
دولت خانہ کی طرف تشریف لیگئے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ خانقاہ میں حضرت شیخ علی سنجری قدس سرہ کے
مجلس سماع تھی حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ بھی اوس مجلس میں تشریف لیگئے گانیوالے قصیدہ حضرت شیخ احمد جام قدس سرہ

نقل

نقل

نقل

نقل روضہ مبارک حضرت خواجہ قطب الاقطاب

کا صوفیوں کہتے تھے جب اس بیت پر پہنچے بیت

کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زماں از غیب جان دیگر ست

حضرت خواجہ کو اس بیت پر کیفیت پیدا ہوئی اور حالت دوسری پیدا ہوئی اور بیخودی ہو گئی پس فراغ مجلس کے بعد اسی حالت میں گھر میں حضر تحولائی چہار رات اور دن تک اسی حالت میں تھے اور ساعت بساعت قوالونکو تکرار اس بیت کیواسطے حکم فرماتی تھی وقت نماز حالت سے بیخودی یعنی ہوش میں پہر آتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے اور اسی حالت میں شب دو شنبہ چودہویں ماہ ربیع الاول سنہ چھ سو تینتیس ۶۳۳ عہد سلطنت میں سلطان شمس الدین التمش کے اس عالم سے رحلت فرمائی اور عمر شریف میں آنحضرت کی اختلاف بہت ہے لیکن جو کچھ کہ اس احقر العباد نے کتب تواریخ سے تحقیق کیا بیان اسکا اس مختصر میں گنجایش نہیں رکھتا اور جو نوے برس سال ہیں بعد ان لوگوں نے جو اسکا قیاس کیا ہے محض غلط ہے اور صاحب کتاب سیر الاولیا نے تقریباً عمر شریف آنحضرت کی اکیس چند سال کی لکھی ہے سطر چرکہ حضرت خواجہ قطب الاسلام قدس سرہ ماہ رجب سنہ اثنی و عشر و خمسمائۃ یعنی پانچسو بارہ میں مرید ہوئے اور بتاریخ چودہویں ماہ ربیع الاول سنہ ثلث و ثلثین و ستمائۃ یعنے چھ سو تینتیس ۶۳۳ میں عالم بقا کو رونق افروز ہوئے پس اس صورت میں درمیان سنہ بیعت اور وفات کی تفاوت اکیس اکیس سال کا ظاہر ہوتا ہے سوائے عمر شریف قبل از بیعت کی جو تھی واللہ اعلم بالصواب روضہ منور آنحضرت کا دہلی قدیم میں نزدیک حوض سلطان شمس کی زیارت گاہ خلق اللہ ہے ۔ رحمۃ اللہ علیہ

ذکر حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ بن خواجہ غیاث الدین چشتی سنجری قدس سرہ

مرید اور خلیفہ ارشد حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے ہیں اور سلسلہ نسب اجداد کا آنحضرت کے منتہی ہوتا ہے ساتھ امیر المومنین امام حسین بن حضرت علی رضی اللہ عنہم کے اور ولادت انکی قصبہ سنجر کہ ملک سجستان میں ہے کو سیستان بھی کہتے ہیں واقع ہوئی اور ملک خراسان میں نشو و نما پایا اور کتاب سیر العارفین میں لاتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ پندرہ سال کو پہنچے والد بزرگوار انکی حضرت خواجہ غیاث الدین حسن قدس سرہ کہ نہایت بزرگ اور مالک بہت اشیا کی تھے اور ایک باغ رکھتا رکھتے تھے وفات پائی وہ کل چیزیں تصرف میں حضرت خواجہ بزرگ کے آئیں ایک روز آنحضرت باغ موروثی میں اپنے بیٹھے تھے کہ حضرت خواجہ ابراہیم مجذوب قدس سرہ وارد ہوئے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ واسطے تعظیم کے اٹھے اور بشاشت کی جب وہ بیٹھے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ ایک طبق بھر کر خوشہ انگور سے روبرو انکے لیگئے انہوں نے برغبت تمام تناول فرمایا بعد اسکے ایک ٹکڑہ کھل کا بغل سے اپنی باہر کیا اور لعاب دہن سے اپنے تر کرکے دہن مبارک میں حضرت خواجہ قدس سرہ کے ڈالا حضرت خواجہ قدس سرہ کو اوسیوقت نور باطن پیدا ہوا اور دل املاک و اسباب ہے اور گھر سے سرد ہوا اور سب اونسبکو نصیب درویشان فرما کر وہاں سے بقدم تجرید اپنے گھر سے باہر کرکے مسافرت اختیار کی جب شہر بخارا میں پہنچے وہاں سے

حفظ قرآن مجید اور تحصیل علوم ظاہری کی جب دیکھا کہ ان چیزوں سے کشود کار میرا نہیں ہوتا واسطے طلب مرشد کامل کی
باہر آئے جب قصبہ ہرون کہ نواح نیشاپور سے ہے آئے خدمت میں حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کی حاضر ہوئے اور مدت
دو نیم سال تربیت پائی لیکن حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ خود کتاب انیس الارواح میں کہ تصنیف اونکی ہے اس مقدمہ کو اسطرح
ذکر فرماتے ہیں شاید صاحب سیر العارفین کو پہنچی ہو کہ جب دعاگو بعد سفر بسیار شہر بغداد میں پہنچا حضرت خواجہ عثمان ہرونی
قدس سرہ کو مسجد میں حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کی پایا اور اپنی ہستی اسیوقت اونکی پاؤں پر ڈالدیا اور مرید ہوئے حضرت خواجہ
نے دعا پڑھی اور سر پر میری مقراض رانی فرمائی اور کلاہ سر مبارک پر سے اپنے اتار کر دعاگو کی سر پر رکھی اور جو نعمت کہ
دینی تھی ہر ایک عطا فرمائی اور فرمایا تمکو چند روز میری صحبت میں رہنا چاہیے دعاگو نے بدل و جان قبول کیا اس عرصہ میں
حضرت خواجہ قدس سرہ کو اتفاق سفر حج کا ہوا بندہ ہمراہ خدمت ہوا الغرض جب زیارت خانہ کعبہ میں پہنچے ہم حضرت
خواجہ قدس سرہ نے وہاں ہاتھ میرا پکڑا اور خدا کی سپرد کیا اور نیچے ناودان کعبہ کی واسطے میری مناجات کی آواز آئی کہ معین الدین
کو قبول کیا میں نے جب مکہ سے واپس ہوئے مدینہ منورہ میں آئے ہم روضہ سرور کائنات صلعم پر جب سلام کیا میں نے روضہ
رسول علیہ السلام سے آواز آئی علیک السلام یا قطب المشائخ جب اس آواز کو حضرت خواجہ عثمان ہرونی رضی اللہ عنہ نے سنا مجھکو
فرمایا کہ جاؤ ساتھ کمالیت کی پہنچے تم لیکن یہ درویش تا مدت بیس سال اوس زمانہ میں ہمراہ خواجہ کی تھا اور ابریق مع جامہ
خواب خواجہ کا سر پر رکھکر لیجاتا تھا الغرض جب حضرت خواجہ قدس سرہ سفر سے واپس ہوئے اور بغداد میں پہنچے خود خلوت اختیار
کی اور بندہ کو بامر رسول علیہ السلام واسطے احکام دین و اسلام طرف ہندوستان کے رخصت فرمایا نقل ہے کتاب سیر الاولیا
سے جس زمانہ میں کہ حضرت خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ ساتھ چالیس احباب اپنے کی شہر دہلی میں تشریف
لائے اوس زمانہ میں دہلی تختگاہ رائے پتھورا چوہان ملعون کا تھا اور قوم چوہان منہ مسلمان کا نہیں دیکھتے تھے وہ اگر
احیاناً کسی جاپر مسلمانکو دیکھتے آزار دیتے تھے اور صاحب کتاب سیر الاولیا لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ چند روز
دہلی میں رہے تھے اوس مکان مبارک میں کہ جہاں قبر شیخ رساں رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور ایسی کان کیفیت ہے کہ اصحاب خواجہ
بزرگ قدس سرہ کے بانگ نماز کے باآواز بلند کہتے تھے اور ہرگز خوف جان کا دل میں نلاتے تھے بسکہ قران اس
معنی سے جلتے تھے اور نفاق کو سینہ میں رکھتے یہانتک کہ ایکروز ایک کافر نے ایک کارد بغل میں لیکر خدمت
میں حضرت خواجہ قدس سرہ کی پہنچے نیت کہ ہاتھ طرف آنحضرت کی دراز کرے حضرت خواجہ نے نور باطن سے دریافت کیا
اور فرمایا ای فلان کس واسطے اوس کارد کو کام نہیں فرماتی اور میری طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے اس سخن سے لرزہ اوسکے
جسم میں پڑا اور اوس کارد کو بغل سے ایکطرف ڈالا سر اپنا پاؤں میں حضرت خواجہ کے رکھا اور مسلمان ہوا اس عزیز خالق

نقل

نے منھ طرف خواجہ کی کرکے اپنے تئیں فدائی اوس کا کیا جب آنحضرت نے ابنوہ خلایق اور اژدحام خاص و عام کا دیکھا تھا
نہ معلوم ہوا اور خلاف طبیعت کو واقع ہوا متوجہ شہر اجمیر کے ہوئے اور آخر عمر تک وہاں گذرانی نقل ہے کتاب مراۃ الاسرار سے
کہ جب حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ معین الدین چشتی قدس سرہ دھلی سے شہر اجمیر میں تشریف لائے راے پتھورا وہاں تھا
جب خوارق عادت خواجہ قدس سرہ کی دیکھی حیران ہوا اور دل میں اپنے عناد اختیار کیا لیکن از راہ پختہ کاری و ہوشیاری کے
اوسکو ظاہر نہ کرتا تھا اور باطن میں ہر روز سے کہ حضرت خواجہ ملک ہندوستان میں تشریف لائے تھے اپنی سلطنت سے
ہاتھ دہویا تھا اور سبب مضطر ہونے کا اوسکا یہ تھا کہ جیپال جوگی کہ پیر و مرشد اسکی تھے دلائل دیکھکر ہاتھ پر حضرت خواجہ
قدس سرہ کے اسلام لائے اور مرید ہوئے نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ اسوقت حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی
قدس سرہ نے واسطے تحقیق تصدیق ایک مسلمان کے پتھورا کو بات کہلا بھیجی تھی اوسنے عداوت باطنی سے قبول نکیا حضرت
خواجہ قدس سرہ کو غیرت آئی اور زبان قضا جریان پر جاری ہوا کہ ہمنے پتھورا کو زندہ پکڑ کر دیا انہیں دنوں میں سلطان
معز الدین سام ملقب بلقب شہاب الدین غوری بالشکر تمام غزنین سے پہنچے پتھورا نے مقابلہ کیا آخر فتح پائی اور
زندہ گرفتار ہوا اسکو سلطان معز الدین نے ہلاک کر کے جہنم میں پہنچایا اور اوپر طالبان کے روشن ہو کہ در باب نفی
اولاد حضرت خواجہ بزرگ کے جو کچھ کہ کتاب اکبر نامہ اور اقبال نامہ جہانگیری میں مسطور ہے سب پر ظاہر ہے لیکن
عبارتسے ملفوظات پیران چشت کی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ قدس سرہ کی زنان اور فرزندان تھے چنانچہ حضرت
سلطان التارکین مولانا حمید الدین سوالی قدس سرہ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ کے اپنے ملفوظ میں لاتے ہیں کہ ایک
شب حضرت رسول علیہ السلام نے خواجہ قدس سرہ کو خواب میں فرمایا کہ اے معین الدین تو معین دین کا میرے ہے اور تعجب
کہ ایک سنت سنتوں سے میری ترک کرتے ہو یعنی نکاح نہیں کرتے جب صبح ہوئی ملک خطاب قلعہ دار گڑہ پٹیالی کہ
ایک مرید دوستی حضرت کے تھے ایک دختر راجہ کی دار الحرب سے خدمت میں حضرت خواجہ کی ارسال کی حضرت
خواجہ نے بشرط نکاح قبول کیا اور بی بی حافظہ جمال تخم سے اوسکے پیدا ہوئیں کچھ عرصہ گذرا تھا کہ حضرت
سید وجیہ الدین عم سید حسین مشہدی قدس سرہ کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے خواب میں فرمایا کہ بی بی عصمت
دختر اپنی کو نکاح میں خواجہ معین الدین قدس سرہ کی دے جب اسعقد سہ کو صد متعلق حضرت خواجہ کی ظاہر کیا حضرت نے
اوسکو بھی عقد نکاح میں قبول فرمایا اون سیدہ پاک کی بطن سے دو فرزند ہوئے ایک شیخ فخر الدین دوسرے شیخ حسام الدین
لیکن شیخ حسام الدین صغر سنی میں صحبت ابدالوں کی اختیار کی تھی تو الد اور تناسل کی وقوع میں نہ آیا لیکن حضرت شیخ فخر الدین سے اولاد
بہت ہوئی اور وہ بعد وفات حضرت خواجہ خواجگان قدس سرہ کی مدت بیس سال تک حیات رہے بعد ازاں قصبہ

سر دار کہ سولہ کوس اجمیر سے ہی وفات پائی اور نزدیک حوض کہ اس قصبہ میں واقع ہی مدفون ہوئی رحمۃ اللہ علیہا اور حضرت
شیخ فخر الدین قدس سرہ کی ایک فرزند تھی شیخ حسام الدین سوختہ نام کہ وہ اکثر خدمتمیں حضرت شیخ المشایخ قدس سرہ کی رہتی
تھی اونکی قبر قصبہ سانبھر میں طرف غرب بر سر راہ اجمیر کی ہی طالب چاہیی تا زیارت کریں اور مرقد مبارک بی بی حافظ جمال
قدس سرہا کا پایان حضرت خواجہ خواجگان معین الدین رحمۃ اللہ علیہ والہ اکبر کر واقعہ ہی اور خلق فیض انسی حاصل کرتی ہی
رحمۃ اللہ علیہا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کتاب فوائد الفواد میں فرماتی ہیں کہ خواجہ احمد نام کہ ایک پوتی تھی
حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ کے تھے بندہ نی اونکو دیکھا ہی صلاحیت تمام رکھتی تھی اور بھائی اونکی خواجہ وحید الدین
قدس سرہ مرید حضرت شیخ الاسلام فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کی ہوئی تھی اور بعض ادمی کہ اولاد سی حضرت خواجہ قدس سرہ
کی منکر ہیں شاید انکو اوپر ملفوظات پیران چشت کی عبور نہیں ہی اور سنہ عمر شریف میں حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ کی
جو بعض محققین نی اختلاف کیا ہی اور لکھا ہی کہ خواجہ بزرگ قدس سرہ چند ماہ بعد وفات حضرت خواجہ قطب الدین
قدس سرہ کی اس عالم سے تشریف لیگئی ہیں محض افترا کرتے ہیں کسواسطی کہ خواجہ قطب الدین قدس سرہ کتاب دلیل
العارفین کہ ملفوظ انکا ہی اس شک کو اس مضمون سی دفع فرماتی ہیں کہ روز پنجشنبہ مسجد جامع اجمیر میں اس دعاگو کو دولت
پابوس حضرت خواجہ معین الحق والدین قدس سرہ کی حاصل ہوئی اور بہت درویشان اہل باطن سی اوس مجلس میں حاضر تھی
سخن درباب ملک الموت کی ہوی اور حضرت خواجہ قدس سرہ اسکی بیانیں رقت کرتے تھی اور گریہ فرماتی تھی الغرض جب
بات پوری ہوئی حضرت خواجہ قدس سرہ نے طرف دعاگو کے دیکھا اور فرمایا اسو درویش جانو مجہکو کہ اس جگہ لائی ہیں مدفن
میرا اس جگہ ہی گا اور چند روز میں اس عالم سے سفر کرونگا پس خواجہ علی سجزی کو فرمایا کہ مثال خلافت لکھو کہ میں خلیفہ
اپنا قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کو کیا اور مسند سجادہ پیران چشت کی انکی سپرد کی ہیں نی الغرض جب مثال
لکھی گئی حضرت خواجہ قدس سرہ نے دعاگو کو دی دعاگو نی سر زمین پر رکھا حکم ہوا نزدیک آو نزدیک گیا تب وہ دستار
کہ جو سر مبارک پر رکھی تھی بندہ کی سر پر رکھا اور عصائی خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ اور مصحف اور مصلا اور نعلین بھی
عنایت کی اور فرمایا کہ یہ امانت تھی رسول علیہ السلام سی تمکو عطا کیا میں نی اور جاو خدا کو سپرد کیا جب میں نے واپس
ہوا میں دھلی پہنچا مدت چالیس روز کی گذری تھی کہ آیندہ اجمیر سے آیا اور خبر لایا کہ حضرت خواجہ قدس سرہ بعد رخصت
کرنے تمہارے بیس روز قید حیات میں تھی بعدہ اس سے رحلت فرمائی بس اتنی معلوم ہوا وفات حضرت
خواجہ معین الدین قدس سرہ پیشتر خواجہ قطب الدین قدس سرہ سی ہی نہ بعد وفات شریف اونکی شب پنجشنبہ چھٹی ماہ
رجب المرجب سنہ چھ سو تیس ۶۳۲ کو واقع ہوئی اور وفات حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کی بعد چند ماہ بتاریخ

چودھویں ماہ ربیع الاول سنہ چھ سو تینتیس ۶۳۳ ہجری میں رحمۃ اللہ علیہما حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ
حاجی شریف زندنی قدس سرہ کے تھے مولد انکا ہرون ہے اور ہرون ایک قصبہ ہے توابع شہر خراسان سے اور ایک قول میں ملک عجم
میں ہے اور قبر انکی ایک شہر ہے توابع ملک ماوراء النہر سے اور انکی کرامات اور خارق عادت بہت تھے اور تصرفات عالی رکھتے تھے
اور ایک کمترین تصرفات انکی سے یہ ہے کہ مثل حضرت خواجہ معین الدین شاہ باز کو قید تربیت میں لائے اور انکو بجناب باری
خدا کو سونپا اور بارہا حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ معین الدین میرا محبوب اللہ کا ہے اور مجکو اوس
سے اوسکی تفاخر عظیم ہے اور کتاب گنج الاسرار میں لاتے ہیں کہ ایکبار حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ واسطے دیکھنے خواجہ معین الدین
قدس سرہ کے شہر دہلی میں تشریف لائے لیکن یہ روایت ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ جب حضرت خواجہ عثمان ہرونی رضی اللہ عنہ بعد سفر بسیار
کے پھر آئے اور مکہ معظمہ میں پہنچے اور معتکف ہوئے اور بتاریخ چھٹی اور بقول بعضے سولھویں ماہ شوال سنہ چھ سو سات عالم بقا میں
رونق افروز ہوئے اور جوار مکہ معظمہ میں مدفون ہوئے چنانچہ الآن مزار مبارک اونکی زیارتگاہ خلق کی ہے رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ

حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ کے تھے اور تصرفات ظاہری
اور باطنی بہت رکھتے تھے اور کتاب سیر الاولیا میں لاتے ہیں کہ سلطان سنجر سلجوقی کو بعد وفات انکے ایک شخص نے خواب میں دیکھا پوچھا
کہ خدائے تعالیٰ نے تجھسے کیا کیا کہا مجھکو جب چاہا فرشتگان عذاب نے دوزخ میں لیجاویں حکم پہنچا کہ اس شخص نے ایکبار
قدمبوسی حاجی شریف زندنی کی مسجد دمشق میں پائی تھی برکت سے انکی بخشا میں نے اور انکو دوستوں میں اپنے قبول کیا الغرض
وہ پیشوائے عالم تھے اور بتاریخ تیسری و بقولے چھٹی رجب کو دنیا سے رحلت فرمائی سنہ وفات انکی معلوم نہوا اور مزار مبارک
انکا ملک شام میں زیارتگاہ خلق اللہ ہے رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ

حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ مرید اور خلیفہ اور جانشین
پدر بزرگوار اپنے کے یعنے خواجہ ابو یوسف ناصر الدین چشتی قدس سرہ کے تھے اور کرامات ظاہر رکھتے تھے اور کتاب سیر الاولیا
میں لاتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ قدس سرہ کو رحمت موت مزاحم ہوئی ایک شخص با عظمت و ہیبت خادمین نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور حریر
پارہ بخط باریک دست مبارک میں اونکی طرف سے دوست حقیقی کے پہنچایا انہوں نے مطالعہ کیا اور فرمایا نہیں شتواند
اور بعد ملاحظہ کے اوس کاغذ کو آنکھوں پر رکھا اور جان عزیز کو شاہد میں دوست کی دیا جب جنازہ کو ترتیب دیا چاہا کہ اٹھاویں
اٹھا نہ سکے اس عرصہ میں ایک آواز ہاتف کی سنی کہ تم سب دور ہو اور ہوئے بس مردان غیب پہنچے اور نماز جنازہ حضرت
خواجہ کی ادا کی بعد نماز کے جنازہ ہوا میں ہوا اور اپنے مدفن پر پہنچا وفات اونکی غرہ رجب سنہ پانچسو ستائیس ۵۲۷ میں واقع
ہوئی اور چشت میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف قدس سرہ

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف قدس سرہ نام والد کا اونکے
محمد سمعان ہے اور صاحب کتاب نفحات الانس لکھتے ہیں کہ وہ خواہرزادہ اور مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ ابو محمد

چشتی قدس سرہ کے تھے اور تصرفات ظاہری اور باطنی حد سے زیادہ رکھتے تھے اور جب وفات انکی نزدیک پہنچی اپنے چھوٹے فرزند حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ کو قائم مقام اپنا قصبہ چشت میں کہ تیس کوس ہرات سے ہے کیا اور خود بتاریخ چوتھی ماہ ربیع الآخر سنہ چار سو انسٹھ ۴۵۹ میں عالم البقا کو رونق بخش ہوئے اور چشت شریف میں مدفون ہوئے عمر شریف چھیانوے ۹۶ برس کی تھی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہ

حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہ وہ مرید اور خلیفہ اور جانشین اپنے والد یعنی حضرت خواجہ ابو احمد چشتی قدس سرہ کے تھے اور کمالات انکے اس مختصر میں گنجایش نہیں لکھنے کی وہ بتاریخ غرہ رجب سنہ چار سو گیارہ ۴۱۱ میں عالم البقا کو تشریف لیگئے اور قصبہ چشت میں مدفن پایا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہ

حضرت خواجہ ابو احمد چشتی قدس سرہ صاحب کتاب نفحات الانس کہتے ہیں کہ وہ فرزند سلطان فرسنافہ کے ہیں اور سلطان فرسنافہ شرفائے چشت اور امیران ولایت سے تھے اور خواجہ ابو احمد مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی کے ہیں اور سر حلقہ پیران چشت اور وہ بالاتفاق قطب الابدال تھے اور تمام ربع مسکون میں تصرف کرتے تھے عمر طویل رکھتے تھے چنانچہ زمانہ خلافت میں معتصم باللہ کے کہ خلیفہ ہشتم تھے بنی عباس سے اور بتاریخ تیسری ماہ جمادی الثانی سنہ دو سو ساٹھ ۲۶۰ میں پیدا ہوئے اور بتاریخ دسویں ماہ جمادی الثانی سنہ تین سو پچپن ۳۵۵ میں عالم بقا کو تشریف لیگئے اور چشت شریف میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہ

حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہ مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری قدس سرہ کے ہیں اور کتاب لطائف اشرفی میں لاتے ہیں کہ جب خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہ بہ نیت ارادت بغداد میں خدمت میں حضرت ممشاد علوی قدس سرہ کے پہنچے آنحضرت نے پوچھا کہ اے درویش کیا نام رکھتے ہو انہوں نے عرض کیا ابو اسحاق شامی فرمایا آج کے روز سے تمکو ابو اسحاق چشتی کہینگے کہ خلایق قصبہ چشت اور نواح انکی تم سے ہدایت پاوینگی اور تمہارے مرید دنکو بھی تا قایم ہونے قیامت کے چشتی کہینگے الغرض جب آنحضرت بحکم پیر اپنے کے قصبہ چشت میں کہ توابع ہرات سے ہے پہنچے خانوادہ چشتیہ پیدا کیا اور بعد مدت کے وہاں سے سفر اختیار کیا اور پھر شام میں پہنچے اور بتاریخ چودہویں ماہ ربیع الثانی کو اس عالم فانی سے طرف جہان جاودانی کے رونق بخش ہوئے اور قصبہ عکہ کہ توابع سے ہے شام کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری قدس سرہ

حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری قدس سرہ مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ ہبیرہ بصری کے ہیں رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب کتاب سیر الاولیا فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے مدت حیات میں اپنے ہرگز دن کو کچھ چیز نہ کھائی اور نہ پی تھی ابتدائے پیدائش سے شیر والدہ صاحبہ کا بھی سوائے شب کے دنکو کبھی تناول نہ فرماتے تھے یعنی وہ صائم الدہر اور ولی مادر زاد تھے اور سماع کو بہت پسند فرماتے تھے اور ملفوظات اور شجرات پیران چشت میں نام مبارک آنحضرت کا یہ ہے ممشاد علوی دینوری لکھتے ہیں لیکن از روئے کتاب نفحات الانس اور بعضے کتاب دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ ممشاد علوی دینوری نام ایک بزرگ کا سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں ہے اور آنحضرت کو علوی دینوری کہتے ہیں وفات انکی بتاریخ چودہویں ماہ محرم کے تھی اور سنہ وصال کا انکی کسی کتاب میں معلوم نہوا

حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری

رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ کی ہیں اور اونکی ریاضات
اور کمالات بہت ہیں خاندان ہبیری اونسی ظاہر ہوا اونکے مریدوں کو ہبیریان کہتی ہیں اور وہ ہمیشہ یاد حق و ہم ہیں ہمیشہ اور
ہمیشہ اپنی بیتیں با وضو رکہتی ہیں اور ہر نماز کو بحضور دل پڑہتی ہیں اور فقر اور فاقہ اور ستر حال کی کوشش کرتی ہیں اور بعد تین
چار روز کے سبزہ یعنی گھاس سی جنگل کے افطار فرماتی ہیں وفات حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس سرہ بتاریخ ساتویں ماہ شوال

حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی

اور بقول صاحب سفینۃ الاولیا اٹھارویں ماہ مذکور کو واقع ہوئی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ خلیفہ
حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم قدس سرہ کی ہیں اور مرعش ایک شہر ہے توابع شام سی کہ جسقدر نعمت کہ حضرت خواجہ ابراہیم ادہم
رضی اللہ عنہ نی حضرت خضر علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت خواجہ فضیل عیاض رضی اللہ عنہ سی پائی تھی سب انکو عطا
کی اور تمام احوال اونکا کتاب روضۃ الاحباب و روضۃ الریاحین میں مذکور ہی اور اس مختصر میں گنجایش اوسکی نہیں ہی

حضرت خواجہ ابراہیم ادہم

وفات اونکی بتاریخ چودھویں شوال کو واقع ہوئی لیکن سنہ وصال کی کسی کتاب سے معلوم نہوئی رحمۃ اللہ علیہ حضرت
خواجہ ابراہیم بن ادہم قدس سرہ کنیت اونکی ابو اسحاق ہی اور ادہم والد خواجہ ابراہیم کے اور وہ فرزند حضرت سلیمان
بن منصور بلخی قدس سرہ کے اور وہ ابنائے ملوک بلخ سے تھے اور حضرت خواجہ ابراہیم قدس سرہ نی خرقہ ارادت و خلافت
کا دست مبارک سے حضرت فضیل عیاض رضی اللہ عنہ کی پہنا اور ترک اور تجرید اور ریاضت میں بیحد کوشش کی حتی کہ مقبول بارگاہ
الٰہی کے ہوئی اور تذکرۃ الاولیا اور لطائف اشرفی میں لاتی ہیں کہ آنحضرت نی خدمت سی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی بھی خرقہ
خلافت پایا تہا اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ سی صحبت رکھی اور حکایات کمالات اور کشف کراماتکی اونکی اس
مختصر میں گنجایش نہیں ہی اور شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہیں جب وفات انکی وقت پہنچی ناپیدا ہوئی مزار مبارک اون کا
معلوم نہیں اور بعضی کہتی ہیں شہر بغداد میں پہلوی امام احمد حنبل کے آسودہ ہیں اور بعض نی کہا ہی شام میں کہ جہاں مزار شریف
حضرت لوط علیہ السلام کا ہی وفات اونکی بیچ سنہ ۱۶۱ احد و ستین ومایہ بتاریخ غرہ ماہ شوال عہد خلافت میں ابو عبد اللہ کی

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض

کہ خلیفہ تیسرے بنی عباس سے تہے واقع ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ مرید
اور خلیفہ حضرت خواجہ عبدالواحد زید قدس سرہ کی ہیں اور کتاب نفحات الانس میں لاتی ہیں کہ کنیت اونکی ابو علی اور اصل
اونکی کوفہ سے تھی اور شہر ماوردہ میں بزرگ ہوئی اور نشو و نما پائی اور کتاب تذکرۃ الاولیا میں لکھی ہیں کہ خواجہ فضیل
قدس سرہ ابتدائے حال میں سردار گروہ رہزنوں کے تھے اور جو کچھ راہزنی سے حاصل کرتے ہر جگہ مسجد بناتے
اگرچہ وہ اپنی یاراں کے ساتھ واسطے لوٹنے ایک قافلہ کے گئے ایک شخص اہل قافلہ سے اس آیۃ کو پڑہنے لگا الم
یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ یعنی وقت نہ آیا خاص اون لوگونکو پہر ہیں کہ ڈریں اور نرم

ہون دل اونکے حضرت خواجہ نے معنی اس آیۃ کو پکڑا اور اوسیوقت راہزنیسے تائب ہوے اور اسباب اور مال جس کسی سے لیا تھا پھر اوسکو واپس پہنچایا بعد اوسکے کوفہ میں تشریف لیگئے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ سے صحبت اختیار کی اور بہت سے اولیاؤں سے فیض پایا بعد ازاں مکہ معظمہ میں آئے اور گوشہ نشینی اختیار کی ایک وقت قاری نے مکہ معظمہ میں سورہ القارعہ پڑھنی شروع کی حضرت خواجہ قدس سرہ نے نعرہ کیا اور یاد دوست میں جان دی اور یہہ واقعہ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۸۷ ایکسو ستاسی میں واقع ہوا اور آنحضرت مکہ میں مزارات عالیہ میں مدفون ہوئے رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ

مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کے ہیں اور نیز ہاتھ سے حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ کے خرقہ خلافت کا پہنا تھا ولادت اونکی بصری میں ہوئی اور امام عبد اللہ تاریخ یافعی میں لاتے ہیں کہ اونھوں نے مدت چالیس ۴۰ سال تک نماز صبح کو وضوے عشاسے ادا کیا اور ریاضت کو یہانتک پہنچایا کہ مقبول بارگاہ الہی کے ہوئے اور کمالات کی اونکے انتہا نہیں ہے وفات اونکی بتاریخ ستائیسویں ماہ صفر سنہ ۱۷۷ ایکسو ستتر شہر بصرہ میں واقع ہوئی اور وہیں دفن ہوئے رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

کنیت اونکی ابو سعید اور ابو محمد ہے چونکہ وہ ابتدائے حال میں سوداگری موتیونکی کرتے تھے اس سبب سے انکو حسن لولوی بھی کہتے ہیں اور وہ مرید اور خلیفہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے تھے اور حضرت امیر المومنین امام حسن علیہ السلام اور حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ سے بھی صحبت رکھی تھی اور کتاب روضۃ الاحباب کے آخر میں لکھی ہیں کہ والد انکے سال بارہویں ۱۲ ہجری نبوی بہاتھ پر حضرت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہوئے چونکہ حضرت بہت خوبصورت تھے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے نام اونکا حسن مقرر کیا اور کتب منتخب التواریخ میں مذکور ہے کہ حضرت خواجہ ابو سعید حسن بصری قدس سرہ غرہ ماہ رجب سنہ ایکسو دس ۱۱۰ ہجری بعہد سلطنت ہشام بن عبد الملک بن مروان کے اس عالم سے رحلت فرما ہوئے اور مدت حیات اونکی نواسی ۸۹ سال کی تھی اور ایک فرسنگ باہر شہر بصرہ کے مدفن پایا رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المومنین امام المتقین علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی ابن ابطالب کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور والدہ انکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھی ولادت انکی روز جمعہ بتاریخ تیرہویں ۱۳ ماہ رجب سنہ تیس بعد واقعہ اصحاب فیل اندرون خانہ کعبہ میں واقع ہوئی اور جب بزرگ ہوئے خرقہ ارشاد اور خلافت کا دست مبارک سے حضرت رسول علیہ السلام کے لباس فرمایا اور کنیت اونکی ابو الحسن اور ابو تراب اور القاب انکے مرتضی اور خاتم الاولیا اور حیدر اور مظہر العجائب اور اسد اللہ اور ولی اللہ ہے اور جب عمر شریف اونکی پندرہ سال کی پہنچی سب سے پہلے وہ شرف اسلام سے مشرف ہوئے اور دوسرے سال ہجرت رسول علیہ السلام کے حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو عقد نکاح میں لائے اور بہ بنیاد خوبی کہ درمیان رکھی اسوقت کہ یہ واقعہ ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ چوبیس سال کے اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اٹھارہ سال کی تھیں اور کتاب روضۃ الشہدا میں لاتے ہیں اوس شب میں کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ شربت شہادت نوش فرمانیگے تمام رات عبادت معبود حقیقی میں گذرانی

ذکر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلعم

جب صبح ہوئی تجدید وضو کیا اور نماز ادا کی ہمیں نماز میں عبد الرحمن ابن ملجم نے تیغ زہر آلود او پر سر مبارک اونکے چلائی کہ سر مبارک تاک شگاف ہوا اور اکثر ارباب تواریخ نے تاریخ وفات میں آنحضرت کی اختلاف کیا ہے لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ بتاریخ انیسویں ماہ رمضان سنہ چالیس ہجری کو سر مبارک پر زخم پہنچا اور بتاریخ اکیسویں ماہ مذکور کو عالم بقا میں دلق افروز ہوا اور نجف میں مدفون ہوئے اور مدت خلافت انکی چار سال اور نو ماہ اور عمر شریف اون کی تریسٹھ سال کی اور نو بیبیان تھیں لیکن تا مدت حیات حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دوسری بی بی نتھی اور حضرت فاطمہ علیہ السلام نے سال گیارہویں ہجری میں وفات پائی اور جملہ ازواج سے اٹھارہ فرزند اور بقولے بارہ فرزند اور پندرہ دختر پیدا ہوئیں لیکن پانچ فرزند ونسے اولاد ہوئی اور باقی کو اللہ تعالی نے اولاد نہ دی اور ان پانچ فرزند ونسے کہ اولاد ہوئی تفصیل انکی یہ ہے حضرت امیر المومنین امام حسن اور حضرت امیر المومنین امام حسین علیہم السلام اور حضرت محمد حنفیہ اور حضرت عمر اور حضرت عباس لیکن حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین شکم مقدس سے حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تھے اور محمد حنیف شکم سے حضرت بی بی اسما اور عمر شکم سے حضرت بی بی خولہ اور عباس شکم سے حضرت بی بی ام البنین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف کہیں اور والدہ ماجدہ آنحضرت کی بی بی آمنہ نام بنت وہب بن عبد المناف مذکور کی تھیں اسم مبارک آنحضرت کا کتاب توریت میں احمد اور انجیل میں حامد اور لوح محفوظ میں محمود اور محمد مذکور اور مسطور ہے اور کنیت آنحضرت کی ابو القاسم ہے اور سلسلہ نسب اجداد آنحضرت کا منتہی ہوتا ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر اور کتاب روضۃ الاحباب وغیرہ کتب تواریخ میں منقول ہے کہ ولادت آنحضرت کی بروز دوشنبہ دسویں ربیع الاول بعد طلوع صبح صادق اور قبل طلوع آفتاب ابتدای سال فیل بیچ عہد سلطنت کسریٰ یعنی نوشیرواں کے واقع ہوئی اور بیچ کتاب معارج النبوۃ کے لکھتے ہیں ابتدای آدم علیہ السلام سے چھ ہزار سات سو چالیس اور حضرت عیسی علیہ السلام سے چھ سو سال گذرے تھے کہ ولادت حضرت محمد مصطفے صلعم کی ہوئی جب آنحضرت دو مہینہ کے ہوئے والد انکے حضرت عبد اللہ نے وفات پائی اور جب چھ سال کے ہوئے والدہ انکی بی بی آمنہ واصل رحمت حق میں ہوئیں اور حضرت عبد المطلب جد بزرگوار انکے متصدی تربیت اور پرورش آنحضرت کی ہوئے اور جب آنحضرت آٹھ سال کے ہوئے بعضے ملا یک سے مردان غیب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور عقد متابعت کی باندھتے تھے اور آنحضرت جب پچیس سال کے ہوئے حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اپنی نکاح میں لائے اور جب آنحضرت پینتیس سال کے ہوئے خانہ کعبہ کو کہ کفاروں نے مسمار کیا تھا باتفاق اہل قریش از سر نو بنیاد دیکے اور حجر الاسود کو بجائے اوسکے دست مبارک سے اپنی استوار کیا اور جلدی اوسکام کو سنوارا اور آنحضرت جب چالیس سال کو پہنچے آثار وحی کے ظاہر ہوئے اور جب سال اکتالیسویں کو پہنچے شرف نبوت سے مشرف ہوئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام

ساتھ سورۂ اقرا باسم ربک الذی کے غار حرا میں کہ آنحضرت نماز میں مشغول تھے وارد ہوئے اور ترتیب وضو اور نماز کی آنحضرت کو تعلیم
فرمائی اور بعد اسکے حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے آئے اور دوگانہ نماز ادا کرنیلگے حضرت رسول علیہ السلام نے اونکا اقتدا کیا اور
بعد سلام کے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ترتیب وضو اور نماز کی یہی تھی جو مخلص نے ادا کی اور اب تک وہ سنت قدیم زمرہ
مشایخ کرام میں جاری ہے کہ وقت تلقین مرید ہونیکے دو رکعت نماز اوسکے ساتھ ادا کرتے ہیں اور طریق وضو اور نماز کی ترتیب
فرماتے ہیں اور دسویں سال نبوت سے حضرت بی بی خدیجہ اور ابو طالب اس عالم فانی سے گذرے اور عالم جاودانی میں پہنچے اور اسی سال میں آنحضرت نے حضرت بی بی
عائشہ صدیقہ بنت ابابکر صدیق اور سودہ بنت زمعہ کو اپنے نکاح میں قبول کیا اور گھر میں اپنے لائے اور تیرہویں سال نبوت سے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ
میں تشریف فرمائی اور سال گیارہویں ہجرت سے بتاریخ دسویں ربیع الاول روز دوشنبہ مقام فانی سے روضۂ جاودانی کو رحلت فرمائی اور درمیان طالبان اس فنکے بعض جو کہ اکثر
ارباب سیر تاریخ میں حضرت رسول علیہ السلام کی اختلاف کیا ہے لیکن حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے بزبانی حضرت شیخ الشیوخ العالم
خواجہ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ کے کتاب راحت القلوب کہ تالیف اونکی ہے جیسا کہ چاہیے صحاح سے ثابت کرکے لکھی ہے وفات حضرت
رسول علیہ السلام کی بتاریخ دوسری ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ واقع ہوئی اور بتاریخ چوتھی ماہ مذکور روز چہارشنبہ کو حجرہ
میں حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے قبض روح آنحضرت کی وہاں ہوئی تھی مدفون ہوئے اور عمر شریف حضرت رسول علیہ السلام کی
تریسٹھ سال کی تھی مدفون ہوئے فصل اندر ذکر چہار پیر اور چودہ خانوادہ کے معہ اصل اور طالبان راسخ الاعتقاد کو معلوم
ہو کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے خرقۂ خلافت فقر چہار شخصوں کو پہنچا اور حق تعالیٰ نے اونکو مشہور چار پیر کیا اول
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تیسرے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ چوتھے
حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ لیکن بعضی کتابوں میں مذکور ہے کہ خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فقط حضرت خواجہ حسن
بصری رضی اللہ عنہ کو پہنچا اور بعض کتابوں میں مسطور ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے دست مبارک سے حضرت
امام حسن بن علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کے پہنا بہرحال ہر دو حال مقبول ہیں اور کتاب نفحات الانس میں لکھی ہیں خرقہ
کہ خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دو شخصوں کو پہنچا ہے ایک حضرت خواجہ حسن بصری دوسرے حضرت خواجہ کمیل بن زیاد
رضی اللہ عنہ اور صاحب کتاب لطائف اشرفی اور مصنف تذکرۃ الاولیاء ہند اور مولف اوراد غوثیہ وغیرہ مورخین کہ اسم
ہر ایک کا اس مختصر میں گنجایش نہیں لکھنا متفق ہیں کہ خرقہ خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے چار بزرگوں کو پہنچا ہے کہ
اونکو چار پیر کہتے ہیں اول امام حسن دوم حضرت امام حسین علیہم السلام تیسرے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ چوتھے حضرت
خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ اور چاہیے جاننا کہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کی ولایت عالمگیر تھی کہ ہر ایک چودہ
خانوادہ اصلی اونکے مرید ہونیکے سبب سے جہاں میں پیدا ہوئے چنانچہ پانچ خانوادہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ

ارکان و ترتیب وضو و نماز

بیان اسمائے گرامی چہار پیر و چودہ خانوادہ اصل

سے اور نو خانوادہ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے پیدا ہوئے اور یہ دونوں بزرگ مرید حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے تھے
اور تفصیل اِن چودہ خانوادوں کی یہ ہے اوّل خانوادۂ زیدیان کہ منسوب بخواجہ عبد الواحد بن زید یہ قدس سرہٗ مجمل احوال ان کا
مطلب شجرہ پیران چشت میں مذکور ہے رحمۃ اللہ علیہ دوّم خانوادۂ عیاضیان کہ ملتے ہیں حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ
سے اور وہ مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ تھے اور اجمال احوال ان کا اس مطلب میں لکھا گیا طالب چاہے تو
ملاحظہ کرے رحمۃ اللہ علیہ تیسری خانوادۂ ادہمیان کہ ملحق ہے حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے اور وہ مرید و خلیفہ
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے تھے اور اجمال احوال انکا اسی مطلب میں مذکور ہے رحمۃ اللہ علیہ چوتھی خانوادۂ ہبیریان
کہ منسوب ہے حضرت خواجہ ہبیرہ البصری رضی اللہ عنہ اور وہ مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی قدس سرہٗ کے اور وہ مرید و خلیفہ
حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم قدس سرہ کے ہیں الی آخرہ اور اجمال احوال انکا اس مطلب میں تحریر پایا رحمۃ اللہ علیہ پانچویں خانوادۂ چشتیان
منتہی ہوتا ہے حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری کے اور وہ مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس سرہٗ کے تھے اور وہ مرید اور خلیفہ
حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ کے اور وہ مرید اور خلیفہ ابراہیم ادہم قدس سرہ کے ہیں اور اجمال احوال ہر ایک کا ان بزرگوں
اور وجہ تسمیہ خاندان چشتیہ کی اس مطلب میں شجرہ پیران چشت میں بیچ احوال حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہٗ کے کہ مرید اور
خلیفہ خواجہ ممشاد علوی دینوری کی مفصل ذکر ہوا طالب کو اگر در کار ہووے تمام کو ملاحظہ کرے چھٹی خانوادۂ عجمیان مبدا اس
خاندان کا خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ سے ہے اور خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ مذکور خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ کے اور ہم خرقہ حضرت
خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ کے تھے رحمۃ اللہ علیہ ساتویں خانوادہ طیفوریان ہدایت اس خاندان کی حضرت خواجہ بایزید
بسطامی قدس سرہ سے ہے اور چونکہ خواجہ مذکور کا نام مبارک طیفور قدس سرہٗ تھا اسواسطے آنحضرت نے اس خاندان کو اس اسم سے مشہور کیا
لیکن خواجہ بایزید قدس سرہ مرید اور خلیفہ رشید حضرت حبیب عجمی قدس سرہ کے ہیں اور رضد ملتی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
بھی خرقہ خلافت رکھتے تھے رحمۃ اللہ علیہم ہشتم خانوادہ کرخیان ظہور اس خاندان کا حضرت خواجہ معروف کرخی قدس سرہٗ سے ہے
اور خواجہ مذکور مرید و خلیفہ حضرت خواجہ داؤد طائی قدس سرہٗ کے ہیں اور خواجہ داؤد طائی قدس سرہٗ مرید اور خلیفہ حضرت
خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے تھا اور خواجہ معروف کرخی قدس سرہ نے امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ سے بھی خرقہ خلافت کا پایا
تھا اور اسکا فخر کرتے تھے اور اکثر فقرا کو اس خلافت سے مشرف فرمائے تھے رحمۃ اللہ علیہ نویں خانوادہ سقطیان مبدا ایش
اس خاندان کی حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ سے ہے خواجہ مذکور مرید اور خلیفہ خواجہ معروف کرخی قدس سرہ کے تھے
رحمۃ اللہ علیہ دسویں خانوادۂ جنیدیان ابتدا اس خاندان کی خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ سے ہے اور خواجہ جنید مذکور
مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ کے تھے رحمۃ اللہ علیہ گیارہویں خانوادۂ گازرونیان اظہار اس خاندان کا

حضرت خواجہ ابو اسحاق گازرونی قدس سرہ سے ہے اور حضرت خواجہ مذکور مرید اور خلیفہ حضرت ابو عبد اللہ حنیف قدس سرہ
کے ہیں اور وہ مرید خواجہ محمد رویم قدس سرہ کے ہیں اور وہ مرید خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کے تھے الی الآخرہ رحمۃ اللہ علیہ دوازدہم خانوادہ
طوسیان اظہار اس خاندان کا شیخ علاؤ الدین طوسی قدس سرہ سے ہے اور شیخ مذکور مرید اور خلیفہ شیخ وجیہ الدین ابو حفص
قدس سرہ کے تھے اور چوتھے واسطے پر حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کی رحمۃ اللہ علیہ سیزدہم خاندان سہروردیان شروع
یہ خاندان حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی قدس سرہ سے ہے اور وہ مرید وخلیفہ شیخ وجیہ الدین
ابو حفص قدس سرہ کے تھے رحمۃ اللہ علیہ چودہویں خاندان فردوسیان اظہار اس خاندان کا شیخ نجم الدین کبری
قدس سرہ سے ہے کہ ایک اکابر فردوس سے تھے اور وہ مرید اور خلیفہ ابو نجیب فردوسی قدس سرہ کے ہیں اور ابو
نجیب قدس سرہ مرید وخلیفہ حضرت شیخ وجیہ الدین ابو حفص قدس سرہ کے تھے رحمۃ اللہ علیہ۔

مجملاً ذکر خانوادہ فروع کا کہ جو وہ خانوادہ اصل سے جاری ہوئے ہیں اول خانوادہ قادریہ غوثیہ سید اس خاندان
کے حضرت غوث صمدانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ اور آنحضرت مرید اور خلیفہ خواجہ ابو سعید
مخزومی قدس سرہ کے ہیں اور خواجہ ابو سعید قدس سرہ چند واسطے پر حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ الی آخرہ کے
حضرت غوث الصمدانی کو ایک خرقہ خلافت حضرت امام حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن بن حضرت علی دست مبارک سے بھی
آبا و اجداد اپنے سے پہنچا تھا وہ اس طریق کی بہت رعایت کرتے تھے چنانچہ شجرہ شجرہ انکے حضرت امام حسن
بن علی رضی اللہ عنہ پر پہنچتے ہیں اور ایک شجرہ خاندان قادریہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر بھی منتہی ہوتا ہے چونکہ
تفصیل ہر ایک شجرہ قادریہ غوثیہ کی طول عظیم تھی اس مختصر میں گنجائش نہیں تھا سوا اسطے برسم اختصار کے ذکر کیا
رحمۃ اللہ علیہ دویم خانوادہ یسویہ منشا اس خاندان کا خواجہ احمد یسوی سے ہے اور یسی قصبہ توابع ترکستان
سے ہے اور ترکستانیاں آنحضرت کو آتا یسوی سے کہتے ہیں اور آتا بزبان ترکستانی باپ کو کہتے ہیں اور
خواجہ یوسف ارادت میں چند واسطے سے حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کے الی آخرہ اور سلسلہ نسب خواجہ
احمد قدس سرہ کا منتہی ہے حضرت محمد حنیف بن حضرت علی رضی اللہ عنہم سیوم خانوادہ نقشبندی ابتدائی
اس خاندان کے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی ہیں اور وہ مرید اور خلیفہ سید علی کلال قدس سرہ کے تھے
اور سید علی کلال قدس سرہ ساتھ چند واسطے کے منتہی ہیں حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کے الی آخرہ
اور ایک شجرہ نقشبندیہ منتہی ہے حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہم چہارم خانوادہ نوریہ اظہار اس خاندان
کا حضرت شیخ ابو الحسن نوری کا ہے۔ اور شیخ ابو الحسن نوری قدس سرہ مرید اور خلیفہ خواجہ سری سقطی قدس سرہ کے تھے

مجملاً ذکر خانوادہ فروع کا

رحمۃ اللہ علیہ پانچویں خانوادہ خضرویہ انتہا اس خاندان کا حضرت خواجہ احمد خضرویہ قدس سرہ سے ہے اور وہ مرید و خلیفہ خواجہ حاتم
اصم قدس سرہ کے تھے خواجہ حاتم اصم قدس سرہ چند واسطہ پر پہنچتے ہیں حضرت امام باقر اور وہی رحمۃ اللہ علیہ مرید اور خلیفہ والد
اپنے کے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور وہ مرید اور خلیفہ والد اپنے کے حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ
ششم خانوادہ شطاریہ عقد ہدایت اس خاندان کا ہے حضرت شیخ عبداللہ انصاری قدس سرہ سے ہے اور وہ مرید و خلیفہ
حضرت شیخ محمد عارف قدس سرہ کے تھے اور شیخ عارف چند واسطہ پر پہنچے خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ اور وہ ملتے ہیں حضرت امام
جعفر صادق الی آخرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ساتواں خانوادہ چشتیہ بخاریہ کہ بواسطہ سادات چشتی کی منتہی ہوتا ہے امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ اور تفصیل اسکی کتاب لطائف اشرفی میں اسطرح لکھتے ہیں حضرت علی کہ خلیفہ حقیقی رسول کے تھے خرقہ خلافت
اپنے کو حضرت امام حسین علیہ السلام فرزند اپنے کو مرحمت فرمایا اور انہوں نے امام زین العابدین کو اور انہوں نے امام
محمد باقر اور انہوں نے امام جعفر صادق کو اور انہوں نے امام موسی کاظم اور انہوں نے امام علی موسی رضا کو اور انہوں نے
امام محمد تقی اور انہوں نے امام علی نقی اور انہوں نے سید جعفر مرتضی اور انہوں نے سید علی اصغر اور انہوں نے سید عبداللہ
اور انہوں نے سید محمود بخاری اور انہوں نے سید حسین اور انہوں سید ابو بخاری اور انہوں نے سید اعظم بخاری اور انہوں
نے سید احمد کبیر بخاری اور انہوں نے سید جلال مخدوم جہانیاں بخاری قدس اللہ سرہم و رضوان اللہ اجمعین اور سید مخدوم جہانیاں
کو ایک سو چالیس اور کئی مشائخ کبار سے خلافت پہنچی تھی اور چار خلفا سے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کو بہرہ یاب
ہوئے اور مجاز ہوئے لیکن وہ تین خلافت کی رعایت کرتے تھے اول خلافت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ دوسری
خلافت سہروردیہ کو کہ ہاتھ سے شیخ رکن الدین سہروردی قدس سرہ کے پائی تھی تیسرے خلافت چشتیہ بخاریہ کو کہ تفصیل
اوسکی مذکور ہوئی اور وہ ابا و اجداد اپنے سے رکھتے تھے الغرض مخدوم مذکور ولی مادرزاد تھے رحمۃ اللہ علیہ ہشتم خانوادہ
زاہدیہ شروع اس خاندان کی خواجہ بدر الدین زاہد سے ہے قدس سرہ اور وہ مرید اور خلیفہ شیخ فخر الدین قدس سرہ
کے تھے اور شیخ فخر الدین زاہد قدس سرہ چند واسطہ پر پہنچتے ہیں خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ نہم خانوادہ انصاریہ منبع
اس خاندان کے شیخ عبداللہ انصاری پیر ہرات کے ہیں اور وہ مرید اور خلیفہ خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ کے
تھے باطن میں روح سے خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کے فیض پایا تھا اور ظاہر میں ارادت اور خلافت شیخ ابو العباس قصاب
قدس سرہ کے تھے اور شیخ ابو العباس قصاب قدس سرہ چند واسطہ پر پہنچتے ہیں خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ دسویں
خانوادہ صفویہ ہدایت اس خاندان کی شیخ صفی الدین اسحاق دبلی قدس سرہ سے ہے اور وہ مرید اور خلیفہ اور
داماد شیخ زاہد ابراہیم گیلانی قدس سرہ کے تھے اور شیخ زاہد گیلانی قدس سرہ چند واسطہ سے پہونچتے ہیں حضرت شیخ

نجیب الدین سہروردی اور شیخ نجیب الدین سہروردی قدس سرہ ملتے ہیں ساتھ چند واسطہ کے خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ
اور یہ سب اہل ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یازدہم خانوادۂ عیدروسیہ مبدای اس خاندانکا سید عبد اللہ عیدروسی قدس سرہ
سے ہے اور وہ مرید اور خلیفہ شیخ ابو بکر قدس سرہ کی تھے اور شیخ ابو بکر چند واسطہ سے پہنچتے ہیں خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ
اور سید عبد اللہ عیدروسی سلسلہ سہروردیہ سے بھی خلافت رکھتے تھے رحمۃ اللہ علیہ دوازدہم خانوادہ قلندریہ مبدا اس خاندانکا
شاہ خضر قلندر شاہ حسین قلندر بلخی قدس سرہ سے ہے اور ہر سلسلہ جو شخص کہ بمرتبہ ابدال کی پہنچتے ہیں قلندر مشرب ہوتے ہیں
چنانچہ شمس الدین تبریزی اور مولوی روم اور شیخ فخر الدین عراقی اور خواجہ حافظ شیرازی اور سعود دباب قدس سرہم وغیرہ
ہر خاندان سے قلندر رہتے اور کتاب اخبار الاخیار میں لاتے ہیں کہ مشرب قلندریہ ملک ہند میں بسبب شاہ خضر رومی قدس سرہ
سے کہ ملک روم سے لباس قلندریہ میں آئے تھے اشتہار پایا اور وہ مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کی تھے
لیکن لباس قلندرانہ کو تبدیل کیا اور یہ خاندان کو چشتیہ قلندریہ بھی کہتے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سیزدہم خانوادہ اویسیہ انتشار
اس سلسلہ کا حضرت خواجہ اویس قرنی قدس سرہ اور خواجہ نظامی گنجوی وغیرہ مشائخ کبار سے اور جو کہ روح مطہر سے حضرت رسول
یا مشائخ کرام سے بلا واسطہ تربیت ہوا اور خلافت پاوے اوسکو اویسی کہتے ہیں اور شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ نے بھی اس مقام
سے خبر دی ہے کہ ایک قوم اولیا سے ہیں اویسی کہتے ہیں کہ انکو ظاہر میں کسی پیر کے احتیاج نہیں ہے روح رسول علیہ السلام بلا واسطے
تربیت پاتے ہیں انکو حجرہ عنایت میں اپنے جیسے خواجہ اویس قرنی قدس سرہ کو رسول خدا صلعم نے غیبت میں کسی قرن میں
تربیت کرتے تھے اور یہ رتبہ عالی ہے لوگ سکو دیویں چہاردہم خانوادہ مداریہ مبدا انتشار اس خاندانکی حضرت بدیع مدار قدس سرہ
سے ہے اور رسالہ ایمان محمودی کہ تصنیف شیخ محمود مرید بدیع الدین مدار قدس سرہ کا ہے لاتے ہیں کہ حضرت بدیع الدین مدار
بن ابو اسحاق شامی قدس سرہ ملتے ہیں موسی علیہ السلام کی فرزندان ہارون علیہ السلام اور شاگرد خلیفہ شامی قدس سرہ کی
تھے اور توریت اور انجیل و زبور کا درس کہتے تھے اور اونکو مداریہ کہتے ہیں کہ قطب مدار اپنے وقت کی تھے اور قطب مدار تمام
عالم میں ایک ہوتے ہیں اور نظام کونین اونکی ہاتھ پر ہے اور انکو قطب عالم اور قطب اکبر بھی کہتے ہیں اور انکی تکمیل
اور ارشاد روح سے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے حاصل ہوئی تھی بعضے نسبت ارادت اونکی طرف طیفور
شامی کے لاحق کرتے ہیں اور یہ درست نہیں معلوم ہوتی کس واسطہ کہ زمانہ میں حضرت طیفور شامی قدس سرہ اور بدیع الدین
مدار قدس سرہ مذکور کے تفاوت بہت ہے مگر تربیت روح سے ہوئی ہو بہر حال بدیع الدین مدار قدس سرہ مشائخ
کبار اویسی سے تہے اور یہ خاندان مداریہ کہ اونسے ظہور پایا اسکو مداریہ اویسیہ بھی کہتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ۔
مطلب شانزدہم در بیان اجمال احوال اقربائے صاحبین حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ و خلفائے راشدین بعضی

مطلب سیزدہم احوال اقربا و خلفا حضرت سلطان المشائخ

بعضے مریدین حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اور تفصیل شجرہ اس راقم اوراق کا کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ تک پہنچتا ہے
مجملا مذکور ہوا فرمایا ہے صاحب مجلس حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے نکتہ میں اور رقایق احادیث دیگر
بعضے سوا الک حضرت مولانا خواجہ محمد قدس سرہ بن بی بی جنت ہمشیرہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اور وہ خواہرزادہ
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اونکو بجائے اپنے فرزند کی پرورش فرماتے آخرالامر
انہوں نے سیاحت اختیار کی اور سیاحت میں عالم بقا کو تشریف لیگئے اور بمقام نامعلوم مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور عبارت
کتاب سیر الاولیا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلطان المشایخ کو بجز بی بی جنت کی کوئی بہن نہ تھی اور بہن دوسری پیدا ہوئی ہو اور ان
بی بی مرحومہ سے ایک پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی الغرض جب بی بی جنت نے انتقال فرمایا اپنی والدہ ماجدہ حضرت
بی بی زلیخا قدس سرہا کی پہلوئے مبارک میں مدفون ہوئیں نزدیک منڈیرہ دروازہ دہلی رحمۃ اللہ علیہم حضرت خواجہ رفیع الدین
ہارون قدس سرہ بن حضرت خواجہ محمد خواہرزادہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کہ وہ محبوب ترین جملہ اقربائے حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے تھے اور حضرت سلطان المشایخ نے مثل اپنے فرزند کے اپنی گود میں انکو پرورش کیا اور تربیت اونکو فرمائی
اور اونکی ساتھ خوشی و خورمی فرماتی تھی واگر احیاناً خواجہ رفیع الدین قدس سرہ دستر خوان پر حاضر نہوتی اسوقت تک حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ طعام تناول نفرماتے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے حین حیات میں اپنے تولیت اوقاف خانہ کی انکو
سپرد کی اور وہ اس خدمت کو ساتھ دیانت اور امانت کی بسر فرماتی تھی اور کہتے ہیں کہ وہ مرید و خلیفہ خاص حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے ہیں اور چند سال بعد وفات حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی رحلت فرمائی اور پایان روضہ
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی مدفون ہوئی تاریخ وفات انکی معلوم نہوئی حضرت خواجہ تقی الدین نوح قدس سرہ بن خواجہ
محمد برادر خورد حضرت خواجہ رفیع الدین ہارون قدس سرہ مرید اور خلیفہ خاص حضرت سلطان المشایخ کے ہیں
اور سلطان المشایخ قدس سرہ نے اونکو کمال محبت سے بجائے فرزندان اپنے پرورش اور تربیت کرتی تھی آخرالامر عنفوان جوانی
میں بعارضہ تپ دق مبتلا ہوئے ہرچند علاج کیا صحت حاصل نہوئی اور اسی عارضہ میں حین حیات میں حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کی عالم بقا کو رونق افروز ہوئے اور سرہانے روضہ مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ یاران چبوترہ
میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابابکر مصلا بردار قدس سرہ وہ شرف ارادت اور قرابت سے حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے مشرف تھے اور خدمت مصلا برداری کی رکھتے تھے اور اوقات شریف اپنی کو خدمت میں
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی صرف کرتے اور سماع میں ساتھ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی موافقت کر کے
رقص عاشقانہ فرماتے اور ذوق اور نعرہ جگر سوز سے اونکے حاضران مجلس کو ذوق کامل حاصل ہوتا اور تمام مجلس میں

ذکر حضرت خواجہ محمد قدس سرہ

منقبت حضرت خواجہ رفیع الدین ہارون قدس سرہ

ذکر حضرت خواجہ تقی الدین نوح قدس سرہ

منقبت حضرت خواجہ ابابکر مصلا بردار قدس سرہ

تاثیر کرتا یہ سب برکت محافظت کرنیکی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی تھی فرمایا تھا وقت سماع اہتزاز اور رقص میں
میری پاس ہو کر محافظت کرو چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے اور بعد وفات حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی چند سال روضہ مبارکہ
آنحضرت کی متمکن تھے اور بعضے یاران وظیفہ اور دیہات میں بعد نقل حضرت سلطان المشایخ کی مشغول ہوئے لیکن ان بزرگ نے
کسی چیز سے تعلق نکیا اور برکت سے حضرت سلطان المشایخ کی ساتھ اتباع اسوہ کی بہت اچھی طرح گذران کرتے تھے جب عمر شریف
اونکی آخر پہنچی پایان روضہ مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی مدفون ہوئے رضی اللہ عنہ نقل ہے کتاب گلزار ابرار سے
حضرت خواجہ ابابکر مصلی بردار قرابتی شیخ نظام الدین قدس سرہ کی خزانہ عزت و کرم اور کان ذوق و شوق کی تھے وقت
سماع انکے در و دیوار خانقاہ کی جنبش میں آتے اور حاضران مجلس کی فریاد اوپر آسمان کی جاتی ہرگز دائرہ توکل و استغنا
سے پانون باہر نہ رکھتے اور پانو اوپر آستانہ دنیا دار کی نہ رکھتے اور روزگار معصرون سے اچھا گذارا اونکی قبر شریف
اونکی پایان روضہ نظامیہ کے ہے نقل ہے مجمع الاولیا سے خواجہ ابوبکر مصلے بردار زبدہ متوکلان اور پیشوا اہل
اہل ورع سردار دفتر اصحاب ذوق اور سرچشمہ ارباب شوق معرض بیان میں آرہا ہے خواجہ ابوبکر مصلے بردار وہ اقربا سے
حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہ کی ہیں اور مصلا آنحضرت کو نگاہ رکھتے تھے صاحب ذوق اور عشق
اور محبت اور جود و کرم تھے سماع اور وجد کو بہت دوست رکھتے تھے اور وقت سماع اونکے در و دیوار خانقاہ کی جنبش میں
آتے اور ذوق اونکا حاضروں میں اثر کرتا اور حاضروں کی نعرہ آسمان پر پہنچے ساتھ کمال توکل اور استغنا کی موصوف تھے ہرگز گوشہ
فقر اور فاقہ سے قدم باہر نہ رکھتے اور پانو مبارک آستانہ دولت پر دنیا دار کی نہ رکھا اور ہمیشہ روزگار خوش گذرانا اور قبر انکی
پایان روضہ نظامیہ ہے خواجہ عزیز الدین قدس سرہ بن خواجہ ابابکر مصلے بردار کہ شرف قرابتی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کے مشرف تھے یہ حضرت بعد نقل حضرت سلطان المشایخ کے اوپر سجادہ طریقت کی مستقیم رہے اور چند ملفوظات حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کی ایک جا جمع کر کے اوسکا مجمع الفوائد نام رکھا اور اپنی بیٹی عبد العزیز بن ابی بکر خواہر زادہ حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ اوس کتاب میں لکھا اور عالم صغیر سے تا کبیر سن کوئی تکبیر اولے کسی عرض کی فوت نہ کی
اور جماعتخانہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی پانچون وقت امامت کرتے اور خلق خدا کو دست توبہ کا دیتے اور جو
کچھ کہ غیب سے پہنچتا آیندہ اور روندہ کے روبرو لاتے تھے اور کچھ معین نرکھتے اور کسی شخص پر آمد و شد نرکھتے اور تمام
اسوہ کے ساتھ اچھی طرح گذارتے ایکوقت ان بزرگ کو نور الدین پسر خواجہ شبر قدس سرہ خدمتمین آنحضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کی لیگئے اور کہا مخدوم خواجہ عزیز مرید آپکے ہیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی زبان گہربار سے فرمایا کہ ہان
مرید میرے ہیں اور خلیفہ میرے ہیں رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ صاحب کتاب سیر الاولیا اور اعزہ دیگر نے خواجہ ابابکر مصلا بردار

حضرت خواجہ عزیز الدین بن خواجہ ابوبکر مصلے بردار قدس سرہ

کو اور خواجہ عزیز الدین اونکے فرزند کو داخل اقربا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے کیا ہی لیکن قرابت معین نکی اور
عزیز الدین فرزند اونکے کتاب مجمع الفوائد میں کہ تصنیف اونکی ہی اپنے تئیں خواہرزادہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کا لکھتے ہیں پس معلوم ہوا کہ خواجہ ابابکر والد کو انکی نسبت دامادی اایک اولاد ہمشیرہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی تھی صاحب
کتاب سیر الاولیا لکھتے ہیں کہ مترجم بندہ سید محمد علیم الدین نظامی ولد سید شاہ کمال الدین صاحب امام مسجد آستانہ و اولاد
ہمشیرزادہ حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی خواجہ سید نظام الدین اولیا چشتی قدس سرہ العزیز یہ چند سطریں اس مقام از راہ
تحقیق کی لکھا ہی کہ نسبت قرابت حضرت خواجہ سید ابوبکر مصلے بردار کی حضرت سلطان المشایخ سے محقق و محصوص اس طرح نقشے سے ہی
کہ خواجہ سید ابوبکر فرزند خواہرزادی حقیقی و برادرزادہ عموی نادیجدی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں اور کتاب سیر الاولیا
میں لفظ خواہرزادہ چند جای واقع ہی بمعنی مختلف بیچ بیان نکتہ بعضی کرامات حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی لکھا ہی کہ
اسپ مادیان سید الحمید کی خواجہ محمد قدس سرہ خواہرزاد کو دیدی اور بیچ نکتہ بیان بعض دقایق احادیث کی لکھا ہی
کہ میری ہمشیرزادی تھی اونکا نکاح کر دیا تھا اور بیچ نکتہ بیان اقربا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ میں مناقب میں
خواجہ رفیع الدین قدس سرہ کی لکھا ہی کہ پسر خواہرزادہ حقیقی اور پھر اوسی نکتہ میں بیچ مناقب مولانا ابو القاسم کی لکھا
ہے کہ مولانا قاسم قدس سرہ یکے از خواہرزادگان حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اور پھر اوسی نکتہ میں لکھتے ہیں کہ خواجہ
قاسم ابن ابعمر قدس سرہ برادرزادہ خواجہ ابوبکر قدس سرہ مصنف لطائف التفسیر کے ہیں دیباچہ میں اپنی تفسیر کے فرماتے ہیں
کہ قاسم بن خواہرزادہ حقیقی سید نظام الحق والدین محمد قدس سرہ اور پھر اسی نکتہ میں بیچ مناقب خواجہ عزیز الملۃ
والدین ابن خواجہ ابوبکر مصلی بردار کے لکھا ہے کہ چند ملفوظات حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی جمع کی ہیں
اور اون ملفوظات کا نام مجموع الفوائد رکھا ہی اور اپنا نام اوس کتاب میں عبد العزیز بن ابوبکر قدس سرہ خواہرزادہ
سلطان المشایخ قدس سرہ لکھتے ہیں اس تمامی عبارت سیر الاولیا سے صاف ظاہر ہی کہ لفظ خواہرزادہ عام ہی یعنی
بہن کا بیٹا و بہن کی بیٹی کا بیٹا بہن کی بیٹی و بہن کی بیٹی کی بیٹی یہ سب ہمرہ خواہرزادگان میں شامل ہیں اور
یہ بھی بخوبی ظاہر ہے کہ خواجہ سید محمد خواہرزادہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں اور اونکی والدہ
کا نام خواجہ سید صالح قدس سرہ ہی اور خواجہ سید ابوبکر و خواجہ سید عمر ہر دو برادران خواہرزادگان حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں یعنی خواہرزادی حقیقی کے فرزندان ہیں اور اونکے والد کا نام خواجہ سید عبد اللہ
ہے چنانچہ کتاب فتوح الاسباب و معارج نظامی میں شاہ محمد رضا بن شاہ محمد مہدی گازرونی دہلوی قدس سرہ
نے لکھا ہے کہ حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی قدس سرہ کے سوای ایک ہمشیرہ مسماۃ بی بی جنت کے اور کوئی

دوسرا بھائی یا بہن نہیں تھا اور بی بی جنت صاحبہ کی شادی خواجہ سید صالح صاحب سے ہوئی اونسے دو اولاد پیدا
ہوئیں ایک فرزند و ایک دختر فرزند کا نام خواجہ سید محمد ہے اور دختر کا نام بی بی رقیہ ہے اور خواجہ سید محمد صاحب کے دو فرزند ہوئے
ایک مسمی خواجہ سید رفیع الدین ہارون قدس سرہ دوسرے مسمی خواجہ سید تقی الدین نوح قدس سرہ اور حضرت بی بی رقیہ خواہر
زادی حقیقی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی شادی خواجہ سید عبد اللہ برادر عموزادی یکجدی حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ سے ہوئے اونسے تین اولاد پیدا ہوئیں دو فرزند ایک دختر فرزندان مسمیان خواجہ سید ابو بکر قدس سرہ مصلے بردار
و خواجہ سید عمر اور دختر مسماۃ بی بی رقیہ کہ اونکی شادی خواجہ سید رفیع الدین ہارون صاحب سے ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ
خواجہ سید ابو بکر مصلے بردار حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی ہمشیرہ کی حقیقی نواسے اور خاص حضرت کے برادر زادہ
عموی زاد یکجدی ہیں انشاء اللہ تعالی ضمیمہ کتاب ہذا کی نسب نامجات پدری و مادری حضرت خواجہ سید ابو بکر صاحب کے تحریر کیے جاینگے

ذکر خلفائے راشدین حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ بن حضرت
شیخ یحیی اودہی قدس سرہ تھے وہ مرید اور خلیفہ اعظم حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں اور سلسلہ نسب کا انکی صاحب کتاب
فردوسیہ قدسیہ منتہی کرتے ہیں امیر المومنین امام حسین بن حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
اونکو چراغ دھلی فرماتے نقل ہے کتاب چشتیہ بہشتیہ سے کہ ایکروز چند درویش سیاح خدمتمیں حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کے پہنچے اور گرد آنحضرت کی اجلاس کیا اس عرصہ میں شیخ نصیر الدین قدس سرہ کسی مصلحت کی واسطے مجلس میں آئے اور
کھڑے ہوئے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا بیٹھو انھوں نے عرض کیا کہ درویشان پس پشت میری ہونگے
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا چراغ کی پشت و رو نہیں ہے وہ تسلیمات و آداب بجا لاکر بیٹھے اوسوقت سے پشت
و رو انکے یکساں ہوئی یعنے جو کچھ وہ آگے سے دیکھتے وہی پشت سے بھی دیکھتے اسروز سے اونکو چراغ دھلی کہتے ہیں
نقل ہے کتاب سیر العارفین سے کہ ایکوقت حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری قدس سرہ واسطے زیارت بیت اللہ
کی گئی اور وہاں صحبت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پائی انھوں نے کہا پہلے اس سے دہلی میں بزرگان بہت
تھے لیکن اب دہلی میں چراغ کو نصیر الدین محمود روشن کرتے ہیں اسروز سے وہ مشہور چراغ دھلی ہوئے نقل ہے
کتاب خیر المریدین سے کہ ایکوقت شب عرس حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی بادشاہ وقت نے از راہ حسد
تیل کو بازار میں قید کیا تھا اوسوقت حضرت شیخ نصیر الدین قدس سرہ نے چراغ شب عرس کو پانی سے روشن کیا
اوسروز سے بخطاب چراغ دہلی مخاطب ہوئے نقل ہے کتاب سیر العارفین سے کہ جد بزرگوار حضرت شیخ
نصیر الدین محمود کے اونکو شیخ عبد اللطیف یزدی قدس سرہ کہتے ہیں خراسان سے لاہور میں پہنچا اور سکونت اختیار کی

ذکر خلفائے راشدین حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ

اونکے ایک فرزند شیخ یحییٰ نام پیدا ہوئی جب شیخ یحییٰ قدس سرہ قدری بزرگ ہوئی لاہور سے آکر اودھ میں سکونت اختیار
کی حق تعالیٰ نے اونکی پشت سے حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ کو موجود کیا اور جب وہ نو سالکی ہوئی والد بزرگوار
اونکے شیخ یحییٰ نے انتقال فرمایا والدہ ماجدہ نے حضرتکی تربیت اور پرورش کی اور جب عمر بیس سالکو پہنچی تحصیل علوم
ظاہری سے فارغ ہوئی اور صحبت میں ایک درویش کی کہ ویرانہ میں اس ملک کی رہتی تھی اور برگ سنبھالو اور کریل کھاتے
تھے اور تیک وبد عالم کو کچھہ کام نہ تھا اور تینتالیس ۴۳ سالکی عمر میں دہلی پہنچے اور شرف ارادت اور خلافت سی حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے مشرف ہوئی اور مدت تک عہدہ خدمتگاری اور پرستاری کو ساتھ انجام کے پہنچایا نقل ہی کتاب
مراۃ الاسرار سے کہ شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ دس خلفا میں حضرت سلطان المشایخ کی جو مانند عشرہ مبشرہ کی تھی اعلیٰ تر
تھے اور ظاہر اور باطن میں بجز متابعت سلطان المشایخ قدس سرہ کی کوئی ذکر دوسرا دلمیں نگذرتا تھا اور حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ نے جب اس عالم سے انتقال فرمایا وہ اوپر مسند ارشاد کے بجائی آنحضرت کے اجلاس فرما ہوئی اور
مدت ۳۲ بتیس سال تک حق سجادہ کا بجا لائی اور اپنی تئیں دوسری کے دروازہ پر نہ لیگئے نقل ہے کتاب مراۃ الاسرار سے کہ جب سلطان
محمد بن تغلق روانہ طرف ٹھٹھہ کے ہوئی کل مشایخ و اکابر دہلی کو ظلم اور زبردستی سے ہمراہ اپنے لیا اور حضرت شیخ نصیر الدین
محمود کو بھی تکلیف دی اور وہ حضرت کہ کمال متحمل اور بردبار تھے اوسکے حکم سے انحراف کیا اور زبان مبارک پر لائی
کہ سلطان کو ہمراہ لینا اس سفر میں مبارک نہیں ہے وہ سلامت واپس نہ آویگا اور آخر ایسا ہی ہوا سلطان نزدیک
ٹھٹھہ کے پہنچا چودہ کوس اس طرف تھا کہ عالم بقا کو روانہ ہوا ہلاک ہوا اور بجائی اوسکی فیروز شاہ بن رجب بحکم حضرت شیخ
نصیر الدین محمود قدس سرہ بادشاہ ہوئی اور بخلاف سلطان محمد بن تغلق کے عالم کو عدل اور انصاف سی آباد و دلشاد
کیا اور وہ جو بعضے کہتے ہیں کہ سلطان محمد تغلق نے حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ کو جامہ دار اپنا کیا تھا محض کذب گفتار
عوام الناس کی ہے کسی کتاب میں نہیں لکھا ہے آخر جفا اور قفائی خلق پر موافق وصیت اپنی پیر کی صبر مائل تھی اور بدلا
اوسکا نہ لیتے تھے یہانتک کہ ایک قلندر تراب نام نے حجرہ خاص میں آنحضرت کے وقت خلوت میں آکر چھری بغل سے
نکالکر گیارہ زخم کاری بدن مبارک پر حضرت کی لگائی چنانچہ نالہ وان حجرہ سے خون باہر نکلا اور آنحضرت اوسیطرح بحر استغراق
میں مستغرق تھے اوسکی طرف ایک نگاہ بھی نفرمانے تھے پس یاران حجرہ میں آئی اور قلندر کو پکڑ لیا اور چاہا کہ مار ڈالیں
آنحضرت نے بیس ٹنکہ طلا ہاتھہ میں قلندر کے دئی اور رخصت کیا اور فرمایا کہ اگر ہاتھہ میں تمہارے آزار پہنچا ہو تو معاف فرماؤ
اور بار دیگر یہاں نہ آنا مبادا کہ تمکو کوئی آزار نہ پہنچاوے اور میری خوشنودی جاتی نقل ہے کتاب مراۃ الاسرار سے
کہ جب وقت نقل حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ کا نزدیک پہنچا دو نو خواہرزادوں کو اپنے یعنی شیخ زین الدین

اور شیخ کمال الدین کو روبرو اپنے طلب فرماکر مامور کیا کہ جب مجھکو قبر میں رکہیں چاہیے کہ یہہ خرقہ میرے پیر کا میرے سینہ
پر رکھیں اور یہہ کاسہ چوبی بجائے خشت کے نیچے سر کے رکہیں اور اس تسبیح کو بھی اونگلی میں لپیٹیں اور اس نعلین و عصا کو
برابر میری گور میں رکھیں آخر الامر جو کچہہ اُنھون نے فرمایا تھا عمل کیا گیا وفات حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ
کی شب جمعہ اٹھارہویں ماہ رمضان المبارک سنہ سات سو چھپّن ہجری زمانہ سلطنت میں سلطان فیروز شاہ کی واقع ہوئی
اور حجرۂ خاص میں اپنے شہر دہلی میں مدفون ہوئے چنانچہ خاک پاک اونکی زیارت گاہ خلایق ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت مولانا شمس الدین محمد یحییٰ قدس سرہ

حضرت مولانا شمس الدین محمد یحییٰ قدس سرہ صاحب کتاب سیر الاولیا نے دس خلفا میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کے سر حلقہ اونکا ذکر کرکے حکایات کمالات کی اونکی بہت اپنی کتاب میں لائے ہیں اس مختصر میں گنجایش نہیں کہنے کی الغرض
وہ کمالات صوری اور معنوی سے آراستہ تھے اور علوم ظاہری اور باطنی سے پیراستہ اور متابعت میں حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کی مثل فرزند کا بجا اور اوقات شریف کو خدمتگاری میں آنحضرت کی گذرانا اور ساتھ کمال تفرید اور تجرید کے
جب رحمت حق میں واصل ہوئے جوار روضہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ میں پہلو سے حضرت مولانا علاء الدین کے کہ یار و
ہمدرس اونکے تھے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ

شیخ قطب الدین منور قدس سرہ

حضرت شیخ قطب الدین منور قدس سرہ بن شیخ برہان الدین بن
شیخ جمال الدین ہانسوی قدس اسرارہم زمرہ دس خلفا سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے خلیفہ سیوم وہ
ہیں اور وہ ابتدائے حال سے تا انتہائے کمال نظر مبارک میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تربیت اور پرورش
پاکر انواع نوازش کو پہنچے اور محبت میں آنحضرت کی اس درجہ کو پہنچے کہ جسوقت نام مبارک اونکا سنتے بے اختیار روتے

	بیت	
نہ تنہا عشق از دیدار خیزد		بسا کین دولت از گفتار خیزد

الغرض جب وفات اونکی نزدیک پہنچی شیخ نور الدین فرزند اپنے کو جانشین فرماکر خود عالم بقا کو رونق افروز ہوئے
اور اپنے جد امجد حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی قدس سرہ کے گنبد میں شہر ہانسی میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ

شیخ حسام الدین ملتانی قدس سرہ

شیخ حسام الدین ملتانی قدس سرہ زمرہ دس خلفا سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے چوتھے خلیفہ وہ تھے
اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اونکو اپنے کنف حمایت میں پرورش اور تربیت کرتے تھے جب حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ نے وفات پائی وہ کسی سبب سے شہر گجرات میں تشریف لیگئے اور وہاں رحمت حق میں واصل ہوئے

مترجم عرض کرتا ہے کہ صاحب کتاب مراۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ پانچ خواجگان چشت ہندوستان میں حضرت خواجہ معین الدین و خواجہ قطب الدین و خواجہ
فرید الدین و خواجہ نظام الدین و خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ خاتم ہیں اور کل اولیا اونکے مرید اور بمثل ائمہ اطہار اہلبیت کے ہیں

واصل ہوکر پٹن گجرات میں مدفون ہوئے چنانچہ مزار مبارک انکا اوس ملک میں زیارت گاہ خلق ہے رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شیخ فخرالدین زرادی قدس سرہ زمرہ دس خلفائے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی خلیفہ پانچویں وہ تھے اور اوپر متابعت حضرت سلطان المشائخ کی عشق و سماع اور تجرید اور تفرید میں سعی کرتے تھے اور ہرگز زن و فرزند کا میل بیجا تمام عمر عزیز کو مجردانہ بسر کیا ایک وقت اونکو اتفاق سفر حج کا ہوا جب مکہ شریف پہنچکر واپس ہوکر جہاز میں سوار ہوئے وہ جہاز غرق ہوا رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ علاؤالدین نیلی قدس سرہ از زمرۂ خلفائے سلطان المشائخ قدس سرہ ششم خلیفہ وہ تھے اوقات شریف اپنی کو عشق اور محبت میں حضرت سلطان المشائخ کی بسر کرتے تھے اور جب رحمت حق میں واصل ہوئے حظیرہ میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ متصل پایان کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ برہان الدین غریب قدس سرہ زمرہ دس خلفائے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی ساتویں خلیفہ اونکی ہیں اور ارادت اور بیعت میں جمیع خلفا سے سابق تھے اور اوآداب آنحضرت کو حد سے نگاہ رکھتے تھے اور کبھی طرف آنحضرت کی پشت نفرماتے اور بوقت شدہ موضع غیاث پور سے کہ مسکن اور مدفن حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کا ہے باہر جاتے یعنے اوس موضع میں بے وضو نہوتے اور باوجود اقبال و اجلال کے فروتنی رکھتے اور اپنے کو خلق اللہ سے کہتر جانتے چنانچہ سید محمد کرمانی ہم خرقہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی مدح میں اونکی کہتے ہیں۔

بیت

غریبست این محب حق بدنیا حبیب اللہ فی الدنیا غریبٌ

الغرض وہ بعد نقل حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ چند سال قید حیات میں تھے اور خلق خدا کو ارشاد و ہدایت کی رہنمائی کرتے تھے آخر الامر دیوگیر عرف دولت آباد میں تشریف لیگئے اور اوسی جگہ جان جانان کی سپرد کی وفات اونکی تاریخ بارہویں ماہ صفر سنہ سات سو چھتیس ہوئے اور دیوگیر میں دفن ہوئے اور آبادی شہر برہان پور نام مبارک سے اونکی ہوئی رحمۃ اللہ علیہ شیخ وجیہ الدین یوسف ثانی قدس سرہ اور بعضے اونکو بسبب سکونت اونکے شیخ وجیہ الدین یوسف کلا کہر ہے اور چندیری وال بھی کہتے ہیں وہ بھی خلفائے سلطان المشائخ قدس سرہ سے ہیں اونکو عجب محبت اور الفت اور عشق خدمت میں آنحضرت کے تھے ایکوقت سرائے دنار سے کہ چھہ کوس شہر دہلی سے ہے قصد ملازمت کا اونکی کیا اور جب چند قدم گئے دلمیں اونکے گذرا کہ خدمت میں پیر کی سر سے چاہیے جانا اور معلق یعنی سر کے بل چلنے لگے بتیرے معلق میں اوپر دروازہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے پہنچے اور قدمبوسی سے مشرف ہوئے اور ایک وقت وہ چندیری سے خدمت میں حضرت سلطان المشائخ کے راہ اشتیاق سے پیران پہنچے اور تمام احوال اونکا کتاب سیر الاولیا میں مذکور ہے اس مختصر میں گنجایش اوسکی

شیخ فخرالدین زرادی

شیخ علاء الدین نیلی

شیخ برہان الدین غریب

شیخ وجیہ الدین یوسف

ذکر شیخ شہاب الدین امام قدس سرہ

مزار مبارک اونکا قصبہ چندیری میں زیارت گاہ خلق اللہ ہے رحمۃ اللہ علیہ شیخ شہاب الدین قدس سرہ نوین خلیفہ حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کی وہ ہیں اور وہ امامت حضرت سلطان المشایخ کی کرتے اور دل آنحضرت کا خوش الحانی سے
لبھاتے اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اونکے اوپر شفقت فرماتے اور لباس خاص سے مشرف کرتے چنانچہ کتاب
سیر الاولیا میں مذکور ہے الغرض وہ بعد وفات حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ ایک مدت قید حیات میں تھے اور خلق دھلی
کو دست بیعت اور ارشاد کا دیتے تھے اور جب رحمت حق میں ملے دھلی میں جوار میں اپنے گھر کے مدفون ہوے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
لیکن اولاد پاک نہاد اونکی دھلی جدید میں پیچھے دیوار قلعہ شیر شاہ کے ابتک سکونت رکھتی ہے اور راہ پر روش اپنے بزرگان

ذکر شیخ سراج الدین عثمان قدس سرہ

کے مقیم ہیں حق تعالیٰ زیادہ توفیق ریاضت کی اونکو دے اور مقصد کو پہنچاوے شیخ سراج الدین عثمان قدس سرہ
دسویں خلیفہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اونکو اخی سراج الدین بھی کہتے ہیں اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
اونکو آئینہ ہند کہتے الحق کہ وہ آئینہ ہند تھے کہ تمام ہند میں اونسے رونق ارشاد اور ہدایت کی زیادہ ہوئی اور طرق معرفت و
ولایت کا منہ دکھلایا اگرچہ جمیع خلفائے سلطان المشایخ قدس سرہ کے صاحب مقامات عالی کے تھے لیکن اون سب سے حضرت
شیخ نصیر الدین محمود کہ چراغ دہلی ہیں اور شیخ سراج الدین عثمان کہ آئینہ ہند ہیں جانشنی دوسری رکھتے تھے اور اون سے لوگ
سے بہت مردمان صاحب تکمیل اور ارشاد پیدا ہوئے اور چونکہ یہ دونوں بزرگ سعید ازلی زمرہ خلفائے میں حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے مراتب عالی رکھتے تھے اسواسطے راقم اوراق نے ابتدائے ذکر خلفائے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے کیا اور ختم اجمال احوال شیخ سراج الدین عثمان پر کیا اور بعد میں احوال شیخ سراج الدین
عثمان قدس سرہ کے تفصیل شجرہ اونکے کہ منتہی ہوتی ہے آنحضرت پر زیادہ کیا بعد ازان ذکر مریدان حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کا لکھا اور اجمال احوال ہر ایک کا اوسمین درج کیا نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جب حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ ساتھ نعمت اور خلافت کے خدمت سے اپنے پیر حضرت شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کی شہر دہلی میں
پہنچے مردمان ہند سے خدمت میں آنحضرت کی آئے اول شیخ سراج الدین عثمان قدس سرہ نے ارادت اختیار کی چونکہ ساتھ
کمال اخلاص کے حاضر ہوے تھے شرف خلافت سے مشرف ہوئے اور سلطان المشایخ قدس سرہ نے اونکو خطاب آئینہ ہند
سے مخاطب کیا اور جسوقت کہ سلطان المشایخ قدس سرہ رحمت حق سے واصل ہوئے مدت تین سال اوپر مزار شریف کے ٹھہکر درس
و تدریس میں مشغول ہوئے اور جس زمانہ میں کہ سلطان محمد تغلق بن غیاث الدین تغلق نے بزرگان دہلی کو ظلم سے طرف دیوگیر کے
کہ نو آباد اوسکی تھی روانہ کیا وہ بسعادت طرف لکھنوتی وطن قدیم اپنے تشریف لیگئے اور بعض کتب معتبر اور لباس حضرت سلطان المشایخ
کے اوقات عنایات کے پایا تھا اپنے ہمراہ لیگئے اور اوس ملک کو جمال جہان آرا سے اپنے منور فرمایا اور جب وفات انکی قریب

پہنچے وہ لباس صحبت یافتہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا ایک مقام میں لکھنوتی میں دفن کیا اور پیچھے اوسکے ایک گور بنائی اور خود وہ پایان اوس گورکے آرام فرما ہوے رحمۃ اللہ علیہ اوپر طالبان راسخ الاعتقاد اور انقیاد کے روشن اور ظاہر ہو کہ چونکہ شجرہ اس راقم اوراق کا منتہی تھا شیخ سراج الدین عثمان قدس سرہ واسطے اجمال احوال ہر ایک پیران شجرہ کا بیچ ذکر آنحضرت کے اتفاق ہوا اب چاہیے جاننا کہ یہہ راقم اوراق فقیر حقیر محمد بولاق مرید اور خلیفہ ارشاد پناہ ہدایت و مراتب دستگاہ حضرت مخدوم شاہ حوب اللہ سے سلمہ اللہ تعالی اور جب حضرت مخدوم بعد سیر بلخ وبخارا سے اور پائی صحبت اقطاب واولیا ہر شہر ودیار کے شہر دہلی میں تشریف لائے حجرہ میں والد شریف کے اس نحیف کے جوار میں روضہ مبارک حضرت شیخ سلطان المشایخ قدس سرہ کے قرار پکڑا اگرچہ یہہ فقیر اوس زمانہ میں خورد سال تھا لیکن خدمت کلوخ استنجا اور پائے پوش سیدھی رکھنے کی کرنے حضرت مخدوم کے سرانجام کرتا تھا اور جب حضرت مخدوم بعد دو سال کے اوسجگہ سے اٹھکر خانقاہ میں حضرت سلطان سلطان المشایخ کے کہ موضع غیاث پور میں اوپر کنارہ دریائے جمن کے ہے سکونت اختیار کی اوسجگہ بھی خدمت میں حضرت مخدوم کی فیض مند ہوتا تھا اور حضرت مخدوم مدت چالیس سال تک خانقاہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی ساکن تھے اور اُس مقام یارحت میں ہر سال میں کئی مجلسیں عرسوں پیران شجرہ چشتیہ عالیہ اور بزرگان سلسلہ قادریہ غوثیہ پر رونق تمام ترتیب فرماتے تھے چنانچہ ان تمام مجلسوں میں طرح طرح کا کھانا جمع ہوتا اور حلویات اور عطریات خرچ ہوتا اور روپیہ بہت قوالوں اور صوفیوں اور فقیروں کو انعام ہوتے اور جو کچھ فقیروں اور امیروں کی اوس مجلس میں حاضر ہوتے اقرار کرتے کہ ایسی مجلس پر رونق کسی اہل سلوک اور ملوک نے اس دنیا میں نکی ہے اور کرے گا خفا کہ سلاطین وقت رشک رونق اوس مجلس سے حسد کرتے تھے اور خون دل پیتے تھے اور اسقدر تصرف ظاہری اور باطنی کہ حضرت مخدوم قدس سرہ کو دیا ہے کہ کسی ایک کو اس گروہ سے میسر نہ آتا الغرض جب عمر شریف حضرت مخدوم کی چوراسی سال اور عمر اس نحیف کی پچاس سال کی پہنچی براسخیت تمام خدمتیں آنحضرت کے ارادت بیعت اختیار کی اور اسی سال میں اس ذرہ بے مثال کو آنحضرت نے خطاب کمال الحق والدین سے مخاطب کرکے اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اور خود بدولت طرف شہر وطن قدیم کے عازم ہوئے اور اہل اوس شہر کو ہدایت بخشی حضرت مخدوم شاہ حوب اللہ مرید وخلیفہ اعظم والد بزرگوار اپنے حضرت شاہ احمد اسد اللہ کے ہیں قدس سرہ اگرچہ عظمت وکرامت حضرت مخدوم کی احاطہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے اور اس مختصر میں گنجایش اسکی نہیں ہے لیکن دو تین نقل تبرکاً لکھی جاتی ہیں کہ کام میں طالبان کی آوے نقل ہے ایکروز حضرت مخدوم وقت فی الزوال واسطے زیارت مزار حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی تشریف لائے اور چاہا کہ قدمبوس ہوں پردہ بسبب خلوت کے اوپر دروازہ کی

چھوٹا ہوا تھا اپنے بیٹیں بے واسطہ کسی کے بلند کیا حضرت مخدوم نے ایسا جب حال دیکھا طرف حقایق آگاہ میر ابن اللہ
کہ ایک خلفائمی عالیقدر سے آنحضرت کی ہیں اشارہ فرمایا اوںھون نے ہاتھ بڑھا کر پردہ کو اپنی ہاتھ سی اوٹھا لیا تا
اخفا اس کرامت کا ہو نقل ہے کہ ایک وقت محبوب مرغوب خواجہ محمد مطلوب قدس سرہ کو کہ ایک یار ان اور
دوستان سے اس راقم اوراق کے ہیں زحمت تپ محرقہ لاحق ہوئی اوںھون نے اس آزار سخت سی دل ہلاکت پر رکھا
چنانچہ ایک مہینہ تک دانہ حلق میں نگیا اور بسبب قبض کی دوائی بھی نہ کھائی اور سب طبیبوں نی دوا سی اون کی ہاتھ اوٹھا کر
دل علاج سے اوٹھایا بندہ نے جب ایسا حال دیکھا اوسی وقت خدمتمیں حضرت مخدوم کی پہنچا اور بیقراری بیماری اونکی ظاہر
کی اور حضرت مخدوم اوس زمانہ میں کنار یعنی بیر تناول فرماتے تھے اور یاران حاضر و غائب کو تقسیم فرماتی چالیس
اور چند دانہ اوس سے حصہ بندہ کو بھی الوش عنایت ہوا بندہ تسلیمات عنایات بجالا کر چاہا کہ الوش کھاوے حضرت
مخدوم نے فرمایا کہ ایک دانہ کنار واسطے اوس یار اپنی کہ جو بیمار ہے نگاہ رکھو اور اون کو پہنچاؤ کہ شفا اوسکی موقوف
کھانے پر اس دانہ کنار کے ہے بندہ نے التماس کیا کہ اگر دعا گو ان سب دانہ کو لیجائیں اور اوں کو کھلائیں کیا
ہو تبسم کیا اور فرمایا یہی ہو کہ جلد تر شفا پاوے بندہ کو اوس بشارت سی خوشدلی حاصل ہوئی اور امید زندگانی
اوس یار جانی کی ہوئی پس سب دانونکو لیکر خواجہ محمد مطلوب کی پاس آیا اور یہ ماجرا ظاہر کیا اگرچہ دانہ ہاے
کنار ترش اور قابض اور مضر تھے لیکن اوںھون نے ساتھ اعتقاد کے لیکر تناول کیے حق سبحانہ تعالی نے فی الحال
اونکو شفائے کامل عطا فرمائی الغرض حکایات کرامات و تصرفات حضرت مخدوم کے زیادہ سے زیادہ ہیں اور اس مختصر

ذکر حضرت شاہ احمد اسد اللہ قدس سرہ

میں گنجایش اوسکی نہیں نور اللہ کا اونکے قلب پر ساتھ نور معرفت کے حضرت شاہ احمد اسد اللہ قدس سرہ مرید و
خلیفہ اکبر حضرت شیخ بہار الدین شاہ آبادی کے ہیں اور سلسلہ نسب کا اونکے پہنچتا ہے حضرت خواجہ قطب الدین
مودود چشتی قدس سرہ اور سلسلہ چشت خواجہ کا منتہی ہے ساتھ امیر المومنین حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہم سے اور
حضرت شاہ احمد اسد اللہ ابتدا سے حالمین صاحب مال و منال اور ایک امیر امرا روزگار سے تھے اور عیش تمام اور
شراب مدام رکھتے تھے ایک شب حضرت رسول علیہ السلام کو عالم معاملہ میں دیکھا آنحضرت نے اونکو فرمایا کہ ای فرزند دلبند
تجھکو واسطے اس کام کے پیدا نہیں کیا ہے کہ جو کرتے ہو آ میرے ہاتھ پر توبہ کر اور حلیہ مبارک شیخ بہار الدین کا اوس
مجلس میں دکھلایا اور فرمایا کہ اپنے تئیں پلہ اس درویش کے باندھ کہ تجھکو تربیت کریگا اور درجہ عالی کو پہنچائیگا
اور تو ایک اکمل خلفا سے اس درویش کے ہوگا الغرض جب وہ خواب سے بیدار ہوئے جو کچھ گھر میں رکھتے تھے درویشونکو
تقسیم کر کے قدم تجرید سے گہر سے باہر ہوئے اور جستجوئی میں شیخ بہا الدین مرشد اپنی کی شہر شہر اور بدہ بدہ پھرنے لگے

جب نزدیک قصبہ شاہ آباد کہ توابع کرنال سے ہے پہنچے دیکھا کہ بوے دوست آتی ہے جلدی اوس قصبہ میں جاکر
سعادت قدمبوس شیخ بہاء الدین قدس سرہ کی حاصل کی اور حلیہ جو خواب میں دیکھا تھا پہچانا اور اوسی روز مرید ہوئے
چونکہ جوہر قابلیت شایستہ رکھتے تھے شیخ بہاء الدین قدس سرہ نے اونکو چند روز میں تربیت کرکے مرتبہ تکمیل کو پہنچایا
اور خلیفہ اپنا کیا اور صاحب ولایت شہر کٹہرہ کا کیا اور اپنے چار فرزندوں کو مرید اونکا کرایا الغرض جب وہ شہر
کٹہرہ میں پہنچے سکونت اختیار کی اور اس ملک کی خلقت کو ہدایت بخشی اور عین غرہ ماہ ذالحجہ کو اس عالم سے عالم بالا
کو تشریف لے گئے اور قصبہ مذکور میں کنارہ گنگ کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ شیخ بہاء الدین شاہ آبادی
قدس سرہ شاہ آباد ایک قصبہ ہے توابع کرنال سے وہ مرید اور خلیفہ حضرت شاہ نجم الدین جابیں لدہا قدس سرہ
کے ہیں اگرچہ امی سرشت تھے لیکن سینہ مصفا اونکا علم لدنی سے آگاہی دیتا تھا شیخ بہاء الدین کو اونکے پیر شاہ
نجم الحق قدس سرہ نے جب قصبہ شاہ آباد کو بھیجا تھوڑی مدت میں شہرہ کرامات اور تصرفات اونکے اوس شہر میں
ہوئے اور خلق اللہ یکبارگی اونکے دروازہ پر آنے لگے اور مرید ہونے لگے پس علماء اوس دیار کو اس امر سے
حسد ہوا اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیخ کو علم ظاہر میں وقوف نہیں ہے آؤ اونکے پاس چلیں ہم اور چند مسئلہ سر علم سے اونسے
پوچھیں ہم اور شرمندہ کریں ہم اور مانند اوروں کے تواضع بجا نہ لاوینگے الغرض جب وہ دانشمندان حسود
آنحضرت کے پہنچے بمجرد دیکھنے کے جمال باکمال اونکا بے اختیار تواضع کی اور پیشانی نیاز کی اوپر زمین کے ملی شیخ
نے بشاشت کی اور فرمایا کہ تم عزیزوں کا آنا اس فقیر کے پاس کس سبب سے ہوا عرض کیا کہ ہمکو ہر ایک علم میں
مشکل درپیش ہوئی ہے چاہیے کہ حضرت شیخ حل فرماویں والا نہ شہر سے ہمارے چلے جاویں کیونکہ علما کی شہر
میں جاہل درویش لایق شیخوخیت کے نہیں سنکر شیخ کو غیرت ولایت لاحق ہوئی حجرہ میں گئے اور زنجیر دروازہ
کو اندر سے بند کیا اور کہا پوچھو اے جہل حقیقی کیا پوچھتے ہو دانشمندوں نے سوالہاے مختلف کو بیان کیا شیخ
نے ہر ایک سوال کا جواب صاف دیا وہ سب شرمندہ ہوکر واپس گئے کرامات اور خارق عادات شیخ بہاء الدین
قدس سرہ کی حد اور نہایت نہیں رکھتے اور جب غرہ شعبان کو رحمت حق سے واصل ہوئے پرگنہ شاہ آباد میں مدفون ہوئے
رحمۃ اللہ علیہ شاہ نجم الحق والدین جابیں لدہا قدس سرہ وہ مرید اور خلیفہ شیخ عبد العزیز کشکی قدس سرہ کے ہیں اور
شیخ عبد العزیز قدس سرہ بارہا حق میں اونکے فرماتے کہ جابیں لدہا کو اللہ تعالی نے ولایت عالمگیری دی ہے اور دروازہ اونکے
معرفت کا اوسپر کھولا ہے زیادہ کرامت اونکی اسسے کیا ہوگی کہ پیر اونکے اونکی نسبت یہ سخن فرماتے تھے وہ بعد وفات شاہ عبد العزیز
قدس سرہ کے دہلی سے باہر گئے اور پرگنہ ٹھٹھہ کہ توابع شہر مذکور سے ہے سکونت اختیار کی اور وہیں مقام میں گزرانی

جب وفات اونکی نزدیک پہنچی تاریخ اکیسویں شہر محرم الحرام عالم بقا کو تشریف لیگئے اور پرگنہ ٹھٹھہ میں مدفون ہوئے
رحمۃ اللہ علیہ شاہ عبد العزیز مکی قدس سرہ وہ فرزند شیخ حسن طاہر قدس سرہ اور برادر شاہ جمالی قدس سرہ اور مرید و خلیفہ
قاضی خان یوسف ناصحی قدس سرہ کے ہیں اور قاضی خان نے اونکو خطاب جمال الحق سے مخاطب کیا تھا اور مرید ہی ہو
اونکی تھا آخر کر لئے تھے ولادت اونکی پرگنہ جونپور میں واقع ہوئی جب سن بلوغت کو پہنچے باشارہ والد اپنے مرید قاضی
خان قدس سرہ کے کہ ایک خلفا سے اونکے تھے ہوئے چونکہ جوہر قابل تھے جلدی خلافت کو پہنچے اور جونپور سے موافق
حکم اپنے پیر کے دہلی میں پہنچے اور ستر سال خلق اوس دیار کی رہنمائی کی اور تاریخ ۱۷ جمادی الثانی اس عالم فانی سے
نقل فرماکر صحن خانقاہ میں اپنی دہلی میں نزدیک کشک کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ قاضی خان یوسف ناصحی
قدس سرہ مرید اور خلیفہ شیخ حسن طاہر کے تھے اور ظفر آباد میں ولادت اونکی ہوئی اور ظفر آباد کہ مسکن اونکا تھا
تاریخ پندرہویں ماہ صفر کو رحلت فرمائی اور وہاں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ شیخ حسن طاہر قدس سرہ مرید اور
خلیفہ سید راجی حامد شاہ کے اور ایک مشایخ جونپور سے تھے اور زمانہ سلطنت میں سلطان سکندر کے واسطے زیارت بزرگان
کی تشریف لائے اور کشت سنبھل میں کہ اب تک قبر شریف اونکی اور اکثر اولاد کی اونکی وہاں ہی سکونت اختیار کی اور وہیں بتاریخ چوبیسویں
ربیع الاول بعالم بقا تشریف لیگئے اور اوس نواحمیں مدفن پایا رحمۃ اللہ علیہ سید راجی حامد شاہ قدس سرہ مرید اور خلیفہ مخدوم شیخ
حسام الدین مانکپوری کے ہیں ایکوقت شیخ حسام الدین نماز جمعہ سے فارغ ہوکر گھر میں آتے تھے سید راجی حامد شاہ قدس سرہ سات
برس کی عمر میں بنور حسن سے آراستہ اپنے دروازہ پر کھڑے تھے کہ یکایک نظر شیخ کی اوپر جمال اونکے کے پڑی بے اختیار فریفتہ اونکے
ہوئے متحیر اور مدہوش خانقاہ میں آئے جب خبر اونکے والد کو پہنچی وہ خوش دل ہوئے اور ہاتھ فرزند کا پکڑ کر خدمت میں حضرت
شیخ حسام الدین کی لائے اور واسطے خدمت کے اونکو سپرد کیا شیخ خوش دل ہوئے اور تربیت میں اونکی بجد کوشش کی اور تھوڑے ہی
زمانہ میں عارف کامل کیا اور اپنی خلافت عطا فرمائی الغرض جب وہ بتاریخ بیسویں شعبان کو اس جہان سے رحلت فرما ہوئے
ہمسایہ اپنے پیر کی مانکپور میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ مخدوم شیخ حسام الدین مانکپوری قدس سرہ مرید اور خلیفہ شیخ
نور قطب العالم کے ہیں اور بعد اونکے مسند قطبیت پر اجلاس فرمایا اور بہدایت خلق خدا کو ارشاد کرکے رہنمائی فرمائی اور فرزند
جانشین شیخ نور قطب عالم قدس سرہ نے بموجب ارشاد والد بزرگوار اپنے کے خرقہ خلافت کا ہاتھ سے اونکے پہنا اور معتقد ہوئے
تا امروز اکثر فرزندان اونکی اولاد پاک نہاد سے شیخ حسام الدین قدس سرہ کے خرقہ خلافت ہیں اور اپنے تئیں مخلصان میں اونکی
قبول کرتے ہیں کرامات شیخ حسام الدین قدس سرہ کی اتنی ہیں کہ اس مختصر میں گنجایش نہیں اور نہ تقریر میں آویں الغرض بتاریخ
پندرہویں رمضان المبارک کو اس جہان سے رحلت فرمائی مانکپور وطن قدیم میں اپنے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ شیخ نور قطب عالم

شاہ عبد العزیز مکی قدس سرہ

قاضی خان یوسف ناصحی قدس سرہ

شیخ حسن طاہر قدس سرہ

سید راجی حامد شاہ قدس سرہ

شیخ حسام الدین مانکپوری قدس سرہ

شیخ نور قطب عالم قدس سرہ

قدس سرہ العزیز مرید اور خلیفہ والد ماجد اپنے شیخ علاؤ الحق والدین بنگالی قدس سرہ کے ہیں اگرچہ شیخ علاؤ الحق قدس سرہ کی فرزند
بہت تھے اور خدمت بجالاتے تھے لیکن وہ شیخ نور قطب العالم کو بہت دوست رکھتے تھے اور ایکدم اپنے سے جدا نکرتے اور جان
و دل سے تربیت کر کے مرتبہ تکمیل کو پہنچایا اور خلیفہ اور جانشین اپنا کیا انہوں نے ایکمدت خلق اللہ کو راہ ہدایت دکھایا اور
بتاریخ دسویں ماہ ذیقعدہ کو اس عالم فانی سے طرف مکان جاودانی کے رحلت فرمائی رحمۃ اللہ علیہ شیخ علاؤ الحق والدین
بنگالی قدس سرہ مرید اور خلیفہ شیخ سراج الدین عثمان المعروف باخی سراج کے ہیں اور والد اونکے عمر بن اسعد لاہوری
قدس سرہ وزیر بادشاہ بنگالہ کے تھے اور نہایت دانائی سے اس تمام ملک کا انتظام فرماتے تھے اور بقول صاحب کتاب
لطایف اشرفی کے سلسلہ نسب شیخ علاء الحق کا حضرت خالد بن ولید الجبالی قدس سرہ پر منتہی ہوتا ہی اور القاب اونکا شیخ علاؤ الدین
گنج نبات اور شیخ علاؤ الدین تل قدس سرہ ہی اور یہ نقل مشہور ہی کہ انہوں نے قبل از ارادت شیخ اخی سراج غلبہ کبر سے علم
اور جاہ کی اپنا گنج نبات لقب کیا تھا جب یہ خبر حضرت سلطان المشایخ نے سنی اونکو غیرت الہی فرمایا کہ یہ میرے گنج شکر اور
وہ گنج نبات عجب کہ زبان اوسکی تل ہوئی پھر دیکھنے اس کلمہ کے زبان اوسکی تل ہوئی بعد ایک مدت کی جب سلک مریدان
میں حضرت اخی سراج قدس سرہ خلیفہ آنحضرت کے منسلک ہوئے شفا پائی وفات اونکی غرہ ماہ رجب المرجب کو واقع ہوئی رحمۃ اللہ علیہ
و اجمال احوال شیخ سراج الدین عثمان صدر کتاب میں بزمرہ خلفائے سلطان المشایخ قدس سرہ کے اندراج پایا اگر طالب کو
درکار ہو اوس مقام کو ملاحظہ کرے باز آمدم برسر مطلب کہ وہ بیان میں اجمال احوال مریدین راسخین حضرت سلطان المشایخ
کے تھے قدس اللہ اسرارہم اجمال احوال بعض مریدین راسخین حضرت سلطان المشایخ رحمۃ اللہ علیہم اوپر طالبان راسخ الاعتقاد
والانقیاد کے روشن اور ظاہر ہو کہ فضائل و کرامات و حقایق و تصرفات ہر ایک مریدان سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کے صاحب کتاب سیر الاولیا نے تصنیف میں اپنی جدا جدا تفصیل ذکر کیا ہی اور اس راقم اوراق نے باجمال لکھا احوال بعضے
مریدان خاص کہ مشرف ارادت اور قرابت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مشرف تھے اس رسالہ موجز مختصر میں درج
کیا تا اس فائدہ سے یہ بھی خالی نہو حضرت خواجہ ابوبکر مندوی قدس سرہ مریدان پاک اعتقاد سے حضرت سلطان المشایخ قدس
سرہ کی ہیں اور ارادت میں سب یاران سے سابق تھے جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ خدمت سے حضرت شیخ الشیوخ العالم
خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے خلافت پاکر شہر دہلی میں پہنچے خواجہ نے برہان طالب کی ایا کیا دیکھا کہ اوسوقت مرید ہوئے تمام احوال
خواجہ کا کتاب سیر الاولیا میں لکہی اگر طالب کو درکار ہو اس کتاب میں دیکھے الغرض جب خواجہ نے اس عالم سے رحلت فرمائی
خطیرہ میں حضرت سلطان المشایخ کے درمیان چبوترہ یاران اعلی کی مدفن پایا رحمۃ اللہ علیہ حضرت قاضی محی الدین کاشانی قدس سرہ مرید
اور خلیفہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی ہیں اور نظر میں آنحضرت کی عزت و حرمت تمام رکھتی تھی جو وقت وہ خدمت میں حضرت سلطان

المشایخ قدس سرہ کی حاضر ہوتے آنحضرت تعظیم اونکی سیدہے کہڑے ہو کر کرتے اور بشاشت و دلداری فرماتے اور یہہ قرب
منزلت کسی یاران اعلی کو میسر نہ تھی نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے کہ جب قاضی محی الدین کاشانی قدس سرہ خدمت میں حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کے مرید ہوئے یکبارگی بار تعلق دوش مبارک سے اپنی ڈالکر شاہل اوراد وظیفہ کہ مایہ دانشمندان
ہے خدمتیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی لاکر چاک کئے اور راہ فقر اور فاقہ کی اختیار کی اور مجاہدہ ہای سخت کئی حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ نے اونکو لایق دیکھکر جلدی اپنی خلافت سے مشرف فرمایا اور جانشین اپنا کیا الغرض جب شدت
فقر کی اوپر فرزندان حضرت قاضی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ ناز اور نعمت سے پرورش پائی تھی حد سے گذری ایک شخص نے مخلصان
سے حضرت قاضی کی بغیر درخواست کئے اونکی روبرو سلطان علاء الدین کے اس معاملہ کو ظاہر کیا اوسنے فرمایا قضای اودھ
کہ موروثی منصب حضرت قاضی کا ہے ساتھ منصب تمام اور چند قریات انعام اونکو سپرد کرو اور سند دو جب یہ خبر حضرت قاضی
قدس سرہ کو پہنچی کانپے اور جلدی دوڑ کر خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی حاضر ہوے اور ظاہر کیا کہ بغیر خواہش
اس فقیر کے سلطان نے عطا فرمایا ہی لیکن مجھکو درکار نہیں ہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ اس بات سے رنجیدہ ہوئے
اور فرمایا البتہ طبیعت تمہاری میل ہوگا تو سلطان نے اس کام کو تمہارے سپرد مقرر کیا ہی اور کہتے ہیں کہ خلافت نامہ کو کہ حضرت
سلطان المشایخ نے قاضی صاحبکو دیا تہا واپس لیا اور گوشہ میں رکھا ایک سال تک حضور رنجیدہ رہی جب مزاج آنحضرت قدس سرہ کا
پہرا اور حضرت قاضی صاحب سے خوشنود ہوئی اوس خلافت نامہ کو پہر اونکو عطا فرمایا انہوں نے تجدید بیعت کی اور حین حیات میں
آنحضرت قدس سرہ کی شب پانزدہم ماہ ربیع الاول سنہ سات سو پچیس ۷۲۵ ہجری کو رحمت حق میں واصل ہوئے اور حظیرہ میں آنحضرت کی مدفون ہوئی

حضرت امیر خسرو

رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابو الحسن امیر خسرو محمد کاسہ لیس ترک اللہ قدس اللہ سرہ مرید پاک اعتقاد اور محرم راز حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کی تھی حلاوہ ملا میر آنحضرت کے ساتھ صحبت رکھتی تھی اور مثل حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودھی قدس سرہ اور شیخ برہان الدین
غریب قدس سرہ وغیرہ یاران اعلی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اونکو ساتھ تولا رکھتے تھے اور امداد چاہتے تھی نقل ہے
کتاب سیر الاولیا سے جس وقت کہ حضرت امیر خسرو پیدا ہوئے والد اونکے امیر سیف الدین قدس سرہ کہ ترک لاچین تھی اون کو
گودڑی میں لپیٹ کر روبرو دیوانہ صاحب نسبت کی کہ ہمسایہ میں اونکے سکونت رکہتے تھی لیگئے انہوں نے کہا لائے تم اوس شخص کو کہ جو
خاقانی سے دو قدم آگے ہوگا ولادت اونکی قصبہ مومن آباد عرف پٹیالہ کہ اوپر دریائے گنگ کے ہے ہوئی لیکن نشو و نما دہلی میں
پائی اور بقول صاحب کتاب سیر العارفین کے آٹھ برس کی عمر میں بوساطت والد اپنے کے مرید حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی
ہوئے عجیب بزرگ ہوئے ہیں مدبر و سلاطین کے عزت اور حرمت پیدا کی اور اپنے کو مصاحبت میں انکی ڈالا اور محرم اونکو کیا اور وہ ایک
دمیں سے نکلے کہ کہا ہے گم ہوکر خدمت سلاطین میں بندہ و صوفی باش اور کمالات اونکے یہاں سے قیاس چاہئے کرنا کہ تمام ربا

لکھتے ہیں کہ سلطان المشایخ کے دو مرید پاک اعتقاد تھے ایک شیخ نصیر الدین محمود دہلوی قدس سرہ دوم امیر خسرو دہلوی قدس سرہ
تمام عالم میں علوم عقلی اور نقلی میں نظیر اپنا نہ رکھتے تھے چنانچہ فضیلت اونکی تصنیفات سے ظاہر ہے اور علم موسیقی میں بھی یکتائے
زمانہ تھے کہ تا امروز عالم میں اس فن میں ہر ایک دستور انہی سے ہے اور واضع فن قوالی کے بھی وہ ہیں آنحضرت سلطان المشایخ
بہ لیاقت قدیم اور قابلیت کے اونکو بہت دوست رکھتے تھے اور اکثر حق میں اونکے فرماتے کہ میں اپنے سے تنگ آتا ہوں لیکن خسرو
سے تنگ نہیں آتا ہوں اور جمیع امورات میں آنحضرت قدس سرہ مشورہ حضرت امیر خسرو قدس سرہ سے کرتے جسوقت کہ وہ
چاہتے خدمت میں آنحضرت کی جاتے اور خلا و ملا میں حاضر ہوتے اور جو شعر کہتے نظر اشرف سے حضور کی گذرانتے ایکروز قصیدہ
مدح میں آنحضرت کی کہکر گذرانا پسند ہوا فرمایا خسرو کیا چاہتے ہو انھوں نے شیرینی سخن کی درخواست کی آنحضرت نے فرمایا اگر ہو
شیرینی سخن کی رکھتے ہو اس طاس پر شکر کو کہ نیچے چارپائی میرے کی ہے اٹھاؤ اور سر پر اپنے نثار کرو اور تھوڑی سی اسمیں سے
کھاؤ تا سخن شیریں ہو انھوں نے ایسا کیا اوس روز سے کلام میں اونکے شیرینی پیدا ہوئی اور تمام عالم میں پھیل گئی
نقل ہے کتاب سیر الاولیا میں اوقات حضرت امیر خسرو قدس سرہ کی منقسم تھی اور اوراد و وظایف میں اور ہر شب بعد نماز تہجد کے سات سپارہ
کلام اللہ تلاوت فرماتے اور آخر شب تک بیدار رہتے ایکروز حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے امیر خسرو سے فرمایا اے ترک حال شغل کا
کیا ہے التماس کیا کہ صدقہ مخدوم وقت شب ہاتھ سے ہلنے جاتا ہے فرمایا الحمد للہ کا رہنمارا انصرام کو پہنچا نقل ہے کتاب سیر الاولیا میں
کہ ایکوقت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے امیر خسرو سے فرمایا اے ترک اگر دفن دو شخص کا ایک گور میں روا ہوتا چاہتا تھا تجکو
میری گور میں دفن کرتے لیکن مسایہ میں میرے آرام کروگے اور قیامت تک روبرو نظر میری رہوگے سلطان المشایخ قدس سرہ کی یہ بیت
کہ انشا کی ہوئی اونکی ہے اکثر حق میں حضرت امیر خسرو قدس سرہ کی فرماتے اور مرحمت کیا کرتے **بیت**

گر براے ترک ترکم ارہ بر تارک نہند
ترک تارک گیرم و ہرگز نگیرم ترک ترک

اس رباعی کو کہ حضرت کی ہے بارہا درباب اونکے زبان پر جاری فرماتے اور کبھی کبھی پڑھتے **رباعی**

خسرو کہ بنظم و نثر مثلش کم خاست
ملکیت ملک سخن خسرو راست

این خسرو ماست خسرو ناصر نیست
زیرا کہ خدای ناصر خسرو ماست

اور ایکروز حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو سر میں ندائی غیب سے دی اور کہا کہ خسرو نام درویشوں کا نہیں اوس روز سے حضرت
محمد کاسہ لیس فرماتے اور یہہ خطاب اونکو عطا فرمایا اور راز باطن اونسے نہ چھپاتے الغرض وہ ہمراہ تغلق شاہ کے شہر لکھنوتی
میں تھے کہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ رحمت حق میں واصل ہوئے انھوں نے نور باطن سے اپنے دریافت کیا کہ پیر
میرے عالم بقا کو تشریف لیگئے جلدی وہان سے گریان اور بریان شہر دہلی میں پہنچے اور مزار مبارک کی زیارت سے

مشرف ہوئی اور روضہ مبارک میں آنحضرت کے گوشہ اختیار کیا اور کہتے ہیں کہ بعد وفات حضرت سلطان المشایخ کے تھوڑے مہینے زندہ رہے اور بتاریخ اٹھارہویں ماہ شوال روز چہارشنبہ سنہ سات سو پچیس ہجری میں واصل رحمت حق ہو کر پائین ضریح حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر حسن شاعر قدس سرہ مرید پاک اعتقاد اور مخصوص اور منظور حضرت سلطان المشایخ کی تھے اور ذوق سماع اور چاشنی عشق کی تمام رکھتے تھے اور صاحب کتاب سیر العارفین سبب توبہ کا انکی اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ زیارت مزار مبارک حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کی سے مشرف ہو کر اوپر کنارہ حوض شمسی کے تشریف لیگئے اوس وقت امیر حسن شاعر ساتھ جمیع یاران اپنے کے اوپر کنارہ حوض مذکور کے شراب پی رہے تھے جب سلطان المشایخ قدس سرہ کو دیکھا بسبب معرفت و آشنائی قدیم کے حضور میں دوڑ کر آئے اور اس رباعی کو عرض کیا

سالہا باشد کہ باہم صحبتیم	گر بصحبت ہا اثر بودی کجاست
زہد تان فسق از دل ما کم نکرد	فسق ما بہتر از زہد شماست

جب حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے یہ ابیات اونکی زبان سے سنی فوراً فرمایا کہ میری صحبت میں بہت اثر ہے اور حسن کے کلام نے اثر کرکے خود دیکھو یا اور پانوئیں آنحضرت کے گرے اور توبہ کی اور اسی جا مرید ہوئے اور بیت بدیہہ انشا کی بیت

امیر حسن توبہ از زبان کردی	کہ ترا طاقت گناہ نماند

اور جب یاران نے اونکی ایسا حال دیکھا شراب سے پرہیز کیا اور اسی دم مرید حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی ہوئے رب حق تعالیٰ نے نظر رحمت سے آنحضرت کی مقبولیت عظیم بخشی اور شیرینی سخن نصیب اونکی ہوئی اور وہ ہر کلام کو بیچ سلک نظم اور نثر کے مانند موتی کے پروتے اور لطیفہ بدیہہ بیت کہتے اور اکثر سلاطین دہلی گوش ہوش اوپر لطائف اور صحائف اون کے رکھتے تھے اور دانہ مہر و محبت کا اونکی کشت دل میں اپنے بوتے تھے اور انہوں نے کتاب فوائد الفواد نام ملفوظات حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے جمع کیے اور تقریر میں آنحضرت کی ایک ذرہ تفاوت نہیں کی تا امروز وہ کتاب مقبول اہل معرفت اور اصحاب حقیقت کی ہے اور مطالعہ سے اوسکی کمال راحت و فرحت افزائی جان کی زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے اور کرامت و عزت حاصل ہوتی ہے اور امیر خسرو قدس سرہ بارہا فرماتے تھے کہ کاش تصانیف میری برادرم امیر حسن کے ہوتے اور یہ ایک کتاب فوائد الفواد کہ اونکی تصنیفات سے ہے میری ہوتی تا میں دنیا اور آخرت میں اوسکی مفاخرت کرتا اور واسطے عقبی کے وہ توشہ ہمراہ اپنے لیجاتا کتاب سیر الاولیا میں مذکور ہے کہ جب زمانہ میں محمد تغلق شاہ نے بزرگان دہلی کو طرف دیوگیر کے روان کیا حضرت امیر حسن بھی اوس ملک کو تشریف لیگئے اور وہاں رحمت حق میں واصل ہو کر اور دیوگیر عرف دولت آباد میں مدفون ہوئے اور اسی نواحیں اوسکو حسن شہر کہتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

پایلی قدس سرہ مرید خاص حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کیساتھ صحبت رکھتے تھے اور
باشارہ حضرت خضر علیہ السلام کے خدمت اقدس میں آنحضرت کے ارادت لائے اور مرید ہوئے ایکوقت واسطے زیارت حضرت شیخ الشیوخ العالم
خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے اجودھن میں گئے آواز روضہ مبارک سے آئی کہ خوش آمدی ای ابو حنیفہ پایلی اونکو علم
بہت اور عقل کمال تھی نقل ہے کتاب سیر الاولیا سے ایکوقت مولانا وجیہ الدین پایلی مجلس میں حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کی تھے کہ نعلین مبارک اونکی گم ہوئیں آنحضرت نے نعلین مبارک اپنی مرحمت فرمائی اونھوں نے کفش مبارک کو ادب
سے سر پر باندھا اور پائے برہنہ گھر کیطرف روانہ ہوئے جب اس واقعہ کی خبر حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کو پہنچی
اس ادب سے اونکے خوش ہوئے اور فرمایا کہ وجیہ الدین کو لکھو کہ واسطے زیارت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی قدس سرہ کے جاویں جب وہ روضہ مبارک میں حضرت خواجہ قدس سرہ کے پہنچے کفش اپنی ایک جاے رکھی ہوئی
دیکھی اٹھائی اور روانہ ہوئے حکایات کمالات کی اونکے بہت ہیں التزمین ــــ رحمت حق برین اصل ہوئے اور یہہ
کنارہ حوض شمسی کے حظیرہ میں قاضی کمال الدین صدر جہان کے مدفون ہیں مولانا فخر الدین مروزی قدس سرہ مریدان و
مصاحبوں سابق سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور قرآن مجید کو بہت قرات کیساتھ یاد رکھتے تھے کہتے ہیں
ان بزرگ نے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ کی التماس کیا کہ ایکوقت مجھے پیاس کی غالب ہوئی تھی اور کوئی حاضر نہ تھا کہ اوس سے
پانی مانگتا ناگاہ کوزہ پر آب عجب طرح پیدا ہوا میں اوس کوزہ کو توڑا اور پانی کو پھینکدیا اور کہا میں نے کہ بیاس کرانیکی پانیکو
نہ پیونگا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا وہ پانی آپکو چاہیے تھا پینا ایکوقت شیخ سعید پایا تھا کہ نشانہ کرد ــــ
خادم حاضر نہیں کہ دیدی اس عرصہ میں پیدا انکشاف ہوئی اور شانہ پیدا ہوا میں لیا اور کان ــــ یایں حکایات کرامات
مولانا کی بہت اور نہایت ہیں جب وہ اس جہان سے نقل فرما ہوئے حظیرہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی چبوترہ
میں یاران اعلی کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ مولانا فصیح الدین قدس سرہ مریدان سابق سے حضرت سلطان المشایخ کے
ہیں اور مجلس میں آنحضرت کی اکثر بیان مقدمات علمی اور استکشاف حقایق کی کرتے اور جواب اور خطاب آنحضرت کے مشرف ہوا اور سبب
ارادت لانے کا اونکی خدمت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے یہہ ہے کہ ایکروز حضرت قاضی محی الدین کاشانی کے پاس تھے اور کہا
کہ میں آج ایک کتاب علم سلوک میں مطالعہ کرتا تھا اوس میں لکھا دیکھا ہے کہ روز قیامت کو ہر کوئی بے علم ایک بزرگ کہ جسے پیوند
کیا ہے ہونگے اور حمایت میں اونکی آرام پاوینگے سب میں اور تم لازم ہے کہ ایک مشایخ کبار سے ارادت قبول کریں اور اپنے تئیں اونکا
مرید کریں پس باتفاق یک دیگر اوٹھے اور دونوں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حاضر ہو کر عرض ارادت کی آنحضرت
نے قاضی محی الدین کاشانی قدس سرہ کو اوسیوقت ارادت قبول فرمایا اور مولانا فصیح الدین قدس سرہ کو فرمایا کہ تمکو حضرت

وفات مولانا وجیہ الدین پایلی [illegible]

وفات قاضی کمال الدین [illegible]

وفات مولانا فصیح الدین [illegible]

شیخ الشیوخ العالم خواجہ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ سے دریافت کرکے مرید کرونگا حیران ہوئی کہ آنحضرت نے اس جہان سے نقل
فرمایا ہے یہ کس طور سے دریافت کرینگے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا ای مولانا جو مشکل کہ مجکو درپیش آتی ہے واسطے حل اسکے
اون حضرت سے دریافت کرتا ہوں اور موافق حکم اونکے عمل کرتا ہوں الغرض دوسرے روز مولانا بھی شرف ارادت سے
مشرف ہوکر بتدریج مرتبہ تکمیل کو پہنچے اور تھوڑے ہی حین وحیات میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے عالم بقا کو تشریف لیگئے رحمۃ اللہ علیہ
مولانا جمال الدین قدس سرہ واصلان حق اور مرید خاص سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور شب و روز بحر
معرفت میں استغراق رکھتے تھے چنانچہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ درباب اونکے بارہا فرماتے تھے کہ جمال ہمیرے دریائے وحدت میں
ایسے مستغرق ہیں کہ کسیکو یاد نہیں لاتے اور بجز حق کے دوسرے سے کام نہیں رکھتے اور کمالات اونکے بیش از بیش ہیں وہ بھی حیات
میں حضرت سلطان المشایخ کی رحمت حق میں واصل ہوئے رحمۃ اللہ علیہ مولانا جلال الدین قدس سرہ ترک اور تجرید میں
موصوف اور سب یاران اودھ سے ارادت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے سابق اور بس معظم و مکرم تھے اور حین
حیات میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے رحمت حق میں واصل ہوئے رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد امام بن مولانا بدرالدین اسحاق
قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت سلطان المشایخ قدس کے اور نبیرہ حقیقی شیخ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ کے تھے اور صغرسنی سے نظر مبارک میں حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کے پرورش پائی اور تربیت ہوکر عالم متبحر اور حافظ قرآن ہوئے اور علم موسیقی میں سلیقہ درست
رکھتے تھے حین حیات میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حکم بیعت اور ارشاد کا دوسروں کے پایا اور ہر نماز میں
امامت آنحضرت کی کرتے اور خوش الحانی اور خوش حالی سے دل اونکا چاہتے اور خلعتہائے خاص سے اونکے مشرف ہوتی
اور مجلس میں آنحضرت کی نزدیک اور بالاتر سب سے بیٹھتے اور رقص میں اونکے ساتھ موافقت کرتے اور سماع عاشقانہ
کرتے اور اکثر الفاظ مبارک حضرت سلطان المشایخ کے ایک کتاب میں جمع کرکے نام اوسکا انوار المجالس رکھا اور داد سخن
کی اوسمیں دیگر کمالات پائے آخر الامر جب رحمت حق میں واصل ہوئے خطیرہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی مدفون
ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور اولاد پاک نہاد اونکی روضہ مبارک میں آنحضرت کے اب تک قیام اور حرمت رکھتی ہے تا قیام
قیامت باقی ہو حضرت خواجہ موسیٰ قدس سرہ ابن حضرت مولانا بدرالدین اسحٰق برادر حقیقی خواجہ محمد امام مرید خاص حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور خوردگی سے نظر مبارک میں اونکی تربیت اور پرورش پائی نقل ہے کتاب
سیر الاولیا سے کہ جب مولانا بدرالدین اسحاق قدس سرہ والد خواجہ محمد اور خواجہ موسیٰ قدس سرہ کہ داماد حضرت شیخ
الشیوخ العالم قدس سرہ خواجہ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ کے تھے اس جہان سے رحلت فرمائی اور فقر و فاقہ اوپر بی بی فاطمہ
قدس سرہا بنت شیخ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ کی اور ان دونوں حضرات پر واقع ہوا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ

مولانا جمال الدین قدس سرہ

مولانا جلال الدین قدس سرہ

خواجہ محمد امام قدس سرہ

خواجہ موسیٰ قدس سرہ

ذکر مولانا عزیز الدین صوفی قدس سرہ

ذکر خواجہ کریم الدین سمرقندی قدس سرہ

نے اس واقعہ کو سنا بی بی صاحبہ کو مع دونوں فرزندوں کے اجودہن سے اپنے حضور میں طلب کیا اور پرورش فرمایا اور
نظر رحمت میں اپنی تربیت کرکے مہربانی فرماکر خدمت امامت اپنی دونوں برادر کو سپرد کی واگر خواجہ محمد قدس سرہ کسی وقت
خدمت سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے غائب ہوتے حضرت خواجہ موسی برادر خورد اونکے امامت آنحضرت کی کرتا اور
خوش الحانی سے دل آنحضرت کا لیتے اور بہی شعر عاشقانہ کہتے اور کلام کو سلک عربی اور فارسی میں مانند موتی کی پروتے الغرض
جب انھوں نے وفات پائی روضہ مبارک میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ مولانا عزیز الدین
صوفی قدس سرہ بن بی بی مستورہ دختر شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ مرید خاص حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور
فضائل بہت اور لطایف بیشمار رکھتے تھے اور کتاب تحفۃ الاسرار ملفوظ حضرت سلطان المشایخ کا تصانیف سے اونکی ہے
ایکوقت مولانا وجیہہ الدین پایلی قدس سرہ نادانستہ مجلس میں بالا دست ان مخدوم زادہ کے بیٹھے حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ اس حرکت سے اونکی آزردہ ہوئے جب انھوں نے معلوم کیا کہ یہہ جوان مخدوم زادہ ہے عذر چاہا اور فروتر
آئے الغرض اونکی شان عالی اور بزرگ تھے جب اس عالم سے رحلت فرمائی روضہ میں سلطان المشایخ قدس سرہ کو درمیان
یاران اعلا کے وہ آسودہ ہوئے رحمۃ اللہ علیہ خواجہ کریم الدین سمرقندی المدعو بہ بیابانہ قدس سرہ مرید خاص حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور مکارم اخلاق میں مثل اپنا آفاق میں نرکھتے تھے اور والد اونکے خواجہ جمال الدین
سمرقندی کہ وزیر اقلیم خراسان کے تھے کسی تقریب سے ملک ہندوستان میں تشریف لائے بادشاہ ہند نے طرح طرح کے
مراحم سے اونکو مخصوص کیا اور ملتان سے ہانسی تک چنانچہ دیپالپور اور اجودہن وغیرہ حوالہ اونکے کیا اور وہ مرید
حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ خواجہ فرید الدین گنجشکر کے تھے اور دختر حضرت خواجہ محمد بن شیخ بدرالدین اسحاق
کے بحکم اشارہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حبالہ نکاح میں حضرت خواجہ کریم الدین کے دی اور یہہ خویشی انکی
ساتھ قایم کی بسبب اس نسبت عالی کے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ حق میں خواجہ کے مرحمت بہت فرماتے اور لباس
خاص سے اونکو مشرف کرتے اور بواسطہ الطاف طبع اور نظم دلپذیر اور ہمت بلند اونکی کے شیخ ضیاء الدین برنی
اور امیر خسرو اور امیر حسن قدس سرہم وغیرہ سخندان سخن فہم صحبت میں اونکی رہتے اور ایک دوسرے سے فائدہ لیتے
آخر الامر بعد نقل حضرت سلطان المشایخ کے بموجب درخواست سلطان محمد شاہ کے مصاحبت اونکی اختیار کی
اور لطائف سلطانی سے مشرف ہوکر بخطاب شیخ الاسلام کے مخاطب ہوئے اور حکومت پرگنہ ستگانون کی پائی
اور اوس ملک کو قدوم منور سے اپنے معمور کیا اور آباد ان کیا اور اوسی جاے رحمت حق میں واصل ہوئے اور بیچ
ستگانون میں مدفون ہوئے چنانچہ تا امروز خاک پاک اونکی طوطیائے چشم اوس دیار کے ہے اور اکثر اولاد پاک

تہا داونکی تنگا نون میں ابتک سکونت رکھتی ہے رحمۃ اللہ علیہ قاضی شرف الدین فیروزی حافظ کلام ربانی اور
عاشق جمال سبحانی اور مرید جانی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور عاشقانہ زندگی کرتے تھے اور اگر کوئی انکو
دیکھتا گمان کرتا کہ یہ فرشتہ ہیں بصورت انسان اور ملک سیرت ہیں اور ہمیشہ بے تکلفی میں کوشش کرتے اور غلہ
اور ہیزم وغیرہ اسباب مایحتاج بدست مبارک خود گھر میں پہنچاتے اور طریقہ سلف کو شیوہ اپنا کرتے بیت

خوشم بدولت عواری وملک تنہائی	کہ التفات کسیرا بروزگارم نیست

اخرالامر وہ بزرگ طرف دیوگیر کی گئے اور وہیں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ مولانا بہاء الدین اوہی قدس اللہ تعالے
مرید پاک اعتقاد حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے علم اور حلم بہت رکہتے تھے اور ہمیشہ پاکی اور صفائی میں کوشش
کرتے اور ہر روز مشغول رہتے اونھوں نے ملتان وطن قدیم اپنے کو چھوڑ کر محبت میں حضرت سلطان المشایخ کی شہر دہلی میں
وطن اختیار کیا اور وہیں رحمت حق میں واصل ہوئے رحمۃ اللہ علیہ شیخ مبارک گوپاموی کہ انکو امیر داد بھی کہتے تھے
الحق کہ وہ امیرداد عہد میں سلطان علاؤ الدین خلجی کی تھے اور اسوقت سے کہ خدمت میں حضرت سلطان المشایخ کی
ارادت لائے یکبارگی ترک کلی فرمایا اور عاشق جمال اپنے پیر کے ہوئے اور خدمت میں اونکی واصل ہوئے اور ہیبت وسخاوت میں
یگانہ زمانہ تھے انعام اور اطعام بحد کرتے کہ گھر میں جس کسیکے کھانا بہیجتے خوان اور خانپوش اور رکابی وسرپوش بھی سبکو
دیتے اور ہر ایک نماز کو باراحت تمام ادا کرتے اوقات شریف کو اوراد ووظایف میں بسر کرتے اور جب اس جہان سے
رحلت فرمائی پایان روضہ مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ خواجہ موید الدین
کرڑے قدس سرہ مرید خاص حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں اور وہ ابتدائے حال میں ملک اور ملک زادہ حضرت
سے سلطان جلال الدین کی حاکم کڑہ کے تھے اور کارہائے سترگ اُس ملک میں کرتے تھے جب خدمت میں حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کے ارادت لائے یکبارگی ہاتھ کل مرادات سے کھینچا اور کمر رضا کی باندہی اور شغل باطنی میں مشغول ہوئے
اوسوقت کہ سلطان علاؤ الدین تخت دہلی پر بیٹھے اور اجلاس کیا اون بزرگ کو یاد فرمایا اور کسیکو خدمت میں حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ کی بھیجا اور اس ہوس میں پڑے کہ التفات فرماکر خواجہ موید الدین کو آنحضرت رخصت فرماوین تاوہ مجھسے موافقت کرین
اور کاروبار سلطانی ہیں اوین حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا اونکو کام دوسرا بہتر اس سے درپیش آیا ہی مسعود درجہ آہی
رکھنا اور انکو اونکی کام میں چاہیے چھوڑنا اُس شخص نے گستاخی کرکے عرض کیا مخدوم آپ سبکو چاہتے ہیں اپنا سا کریا اور یکبارگی مرتبہ
ولایت کو پہنچانا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں سبکو اپنے سے بہتر کرنا اور درجہ تکمیل کو پہنچانا القصہ
جب یہ بات آنحضرت کی سلطان کو پہنچی ہاتھ اونسے کھینچا اور وہ خدمت میں حضرت سلطان المشایخ کی ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوئے

قاضی شرف الدین فیروز قدس سرہ

مولانا بہاء الدین قدس سرہ

شیخ مبارک قدس سرہ

خواجہ موید الدین کرڑے

خواجہ تاج الدین داؤدی

بعد وفات آنحضرت کے عالم بقا کو تشریف لے گئے اور پایان روضہ مبارک کی بیچ میں یاران اور خدمتگاروں کی مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ خواجہ تاج الدین داؤدی قدس سرہ مرید خاص حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی تھے اور اول حال میں تعلق دنیا اور اہل دنیا سے رکھتے تھے اور جب ارادت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی آئے تمام متعلقات کو یکبارگی چھوڑا اور کمر خدمت فقیری باندھی اور ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوئے اور محبت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی دلمیں اونکے ایسی اثر کر گئی تھی کہ جس وقت نام مبارک اونکا سنتے آبدیدہ ہوتے اور سماع میں راحت کمال ہوتی اور رقص عاشقانہ کرتے اور خلعتہا اپنا قوالوں کو دیتے اور ساتھ معذرت کے پانو میں انکے گرتے آخر الامر راہ میں دیوگیر کے بوقت واپس ہونیکے منزل کبہول ملک مالوہ میں چند روز زحمت میں رہے اور بوقت نزع کے زبان ساتھ اسم اللہ تعالی کی کھولی اور جان عزیز مشاہدہ میں دوست کے دی وہان سے نعش مبارک اونکی دہلی میں لائے اور حظیرہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اوپر چبوترہ یاران کے نیچے زمین کے سونپا رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ضیاء الدین قدس سرہ مرید

مولانا ضیاء الدین برنی

اور محبوب اور مقبول اور مرغوب سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور لطائفہاے بیحد اور ظرافتہاے بے اندازہ رکھتے تھے اور جس مجلس میں کہ یہ بزرگ سخن آغاز کرتے گوش ہوش اہل بلاغت کے اوپر لطافت ہای روح افزا اونکے ہوتے اور کبھی خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی سوال ہاے غامض کرتے اور مقدمات علمی درمیان میں لاتے آنحضرت بھی واسطے خاطر داشت اونکے زبان مبارک کو جوابوں میں شافی کھولتے اور داد سخن کی اونکی دیتے اور اونکو ہمیشہ حضرت امیر خسرو قدس سرہ اور امیر حسن اعلا سجزی قدس سرہ سے مصاحبت تھی اور عمر شریف کو اپنی صحبت میں ان بزرگوں کی صرف کر دیتھی اور بھی خوردگی میں ہمراہ پدر بزرگوار اپنے کے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی ارادت لائے اور اپنی بنیں خدمتگاری میں اونکی سپرد کیا کمال محبت سے شہر کو چھوڑکر موضع غیاث پور میں ہمسایہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی سکونت اختیار کی اور الطاف آنحضرت سے مستفیض ہوئے بعد وفات آنحضرت کے بوسیلہ تواریخ دانی کہ زمانہ اپنے میں ثانی اپنا نرکھتے تھے خدمت میں سلطان محمد تغلق شاہ کے مرتبہ عالیکو پہنچے اور دولت عظیم پائی اور جب ستر سال کے ہوے صحبت محمد تغلق شاہ کے ترک کی اور گوشہ اختیار کیا اور مال و منال اپنا سب درویشوں کو تقسیم کیا اور لکہنے میں کتب کے بے نظیر مثل نعت محمدی کہ ہے اور صلوات کبیر اور عنایت نامہ آلہی و تاریخ سادات و تاریخ فیروز شاہی اور سوا انکے مشغول ہوئے اور انصرام اور اختتام کو پہنچایا آخر الامر چند روز زحمت اوٹھاکر عالم بقا کو رونق افروز ہوئے اور حظیرہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے پایان شریف والد بزرگوار اپنے کے مدفون ہوئے اور بعد وفات اونکے جب اونکے مکان کو تلاش کیا ایکدام و درم نقد نپایا صحبت حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی اوپر اون کے ظاہر ہوئی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ

مویدالدین انصاری قدس سرہ مرید اور خلیفہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اسر وزسے کہ بیچ سلک بندگان سلطان المشایخ قدس سرہ کے منسلک ہوئے اپنی بیچ کار دنیا میں ہرگز مشغول نکیا اور ریاضت شاقہ میں پڑے اور کبھی کوئی فرض اور سنت کو ہاتھ سے اپنے نہ دیا اور جب اس جہان سے عالم بقا کو تشریف لیگئے حظیرہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اوپر چبوترہ یاران اعلے کے انھوں نے جا پائی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ شمس الدین ماہر خواہر زادہ خسرو شاعر قدس سرہ مریدان اور عاشقان جان بازسے حضرت سلطان المشایخ کے تھے اور وہ بی جمال جہان آراے اونکی نہیں اسودہ ہوتے تھے اور بیچ وقت نماز فریضہ اور سنت ادا کرنے کے جبتک روی مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کا نہیں دیکھتے تحریم نہیں باندہتے چنانچہ اس معنی میں ایک عزیز نے کہا

در اثنائے نماز ایچان نظر بر قامتت دارم   مگراز قامت حویت قبول افتد نماز من

دریعین جوانی بیماری عشق و محبت نے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے اوپر اونکے غلبہ کیا اور مرض موت عارض ہو کر روبہلاکت ہوئے اور چاہا کہ جان عزیز کو محبت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تصدق کریں اور اپنی ہستی کو تمامی فدای انحضرت کا کریں اور حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ از انجا کہ غمخوار اور دلدار اپنے عاشقان کے تھے ایک روز واسطے عیادت کے اونکی تشریف لیگئے منصف راستہ میں خبر سنی کہ وہ عاشق صادق تاب دیکھنی جمال دوست کا نہ لائی اور جان کو ساتھ جان بخش کے سونپا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا الحمد اللہ مراد نہ مرے رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی نظام الدین شیرازی قدس سرہ مرید صادق حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں ظاہر اور باطن یکسان رکھتے تھے اور عالم باعمل تہے اور علمی بحث منسوبہ کرتے اور تقریر دلپذیر میں گوئے سخن لیجاتے اور سماع کو بہت درست کہتے اور بنظر عاشقانہ رقص کرتے اور قوالوں کو اکثر لباس خاص سے اپنی عطا فرماتی جب اس جہان سے رحلت فرمائی حصار سیری میں اپنے مکان کے جوار میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ خواجہ سالار ساکن پرگنہ سعین قدس سرہ مرید حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں اور ہمیشہ محبت میں انحضرت کی کوشش کرتے اور اونکے یاد کو مونس اپنا کرتے آخر الامر کام اون کا یہانتک پہنچا کہ یکبارگی صحبت سے خلق کی جدائی اختیار کی اور اپنے ہستی نیک و بد سے فارغ کیا محبت میں اپنی پیر کی ایک روز حظیرہ میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مجلس سماع تھی گانیوالے یہ بیت کہہ رہے تھے بیت

از سر زلف عروسان چمن دست بدار		بسر زلف اگر دست رسد باد صبا	

خواجہ نے معنی اس بیت کو حمال اوپر احوال سبزہ وال حضرت سلطان المشایخ کے کیا تا اونکو اوس سے کمال راحت ہوئے اور آخر بھی چندروز بیماری عشق کھینچی اور عالم لبقا کو تشریف لیگئے اور حظیرہ میں حضرت سلطان المشایخ

خواجہ مویدالدین انصاری

خواجہ شمس الدین قدس سرہ

حاجی نظام الدین شیرازی قدس سرہ

خواجہ سالار [illegible] قدس سرہ

کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ مولانا فخر الدین میرٹھی قدس سرہ زہد اور تقوے میں آراستہ ظاہر و باطن پیراستہ
اور مریدان سابق سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمود نوبتہ قدس سرہ اور یز
عزیز اور مرید باعقل و تمیز اور سوختہ محبت اور ساختہ مودت اور مریدان سابق حضرت سلطان المشایخ سے تھے اور
محبت میں انحضرت کی شہر کو چھوڑ کر سکونت اپنی غیاث پور میں اختیار کی رحمۃ اللہ علیہ مولانا علاء الدین اندپتی قدس
سرہ عاشق جمال سبحانی اور حافظ کلام ربانی اور مریدان جانی سے حضرت سلطان المشایخ کی تھے اور ہر ایک قربانوں
سے انحضرت کے قرآن کو اونکے آگے حفظ کرتے تھے رحمۃ اللہ علیہ مولانا شہاب الدین کنتوری قدس سرہ مرید او
مشغول اور معقول اور مریدان خاص سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے آراستگی ظاہر و باطن جیسی کہ چاہیے
رکھتے تھے کہ شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ اور خلیفہ حضرت سلطان المشایخ انکو ساتھ اجازت تحمیل و درس کی
فرماتے رحمۃ اللہ علیہ مولانا وجیہ الدین ملتانی قدس سرہ علوم ظاہری اور باطنی سے آراستہ اور مریدان خاص
سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور شجرہ پیران چشت کو عبارت عربی میں نظم کیا رحمۃ اللہ علیہ مولانا
بدر الدین نولہ قدس سرہ کہ اونکو بدر الدین فوق بھی کہتے ہیں گنج عالم اور جہان فضل اور مریدان با اخلاص
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور عبادت اور ریاضت بہت کرتے وعظ و نصایح ساتھ خلایق کو فرماتے
رحمۃ اللہ علیہ مولانا رکن الدین حنبر قدس اللہ سرہ مبتلائے سماع اور خوشنویس اور مریدوں سے حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ کی تھے اور واسطے انحضرت کے اکثر کتب معتبر لکھتے تھے رحمۃ اللہ علیہ خواجہ احمد بدایونی قدس سرہ ہموطن اور مرید قدیم
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور نہایت ترک اور تجرید رکھتے تھے کہ تا لب گور واسطے رہنے اتباع اپنے کے
کبھی خشت پر خشت نہ رکھی اور سماع میں اونکو قرار نہ تھا وہ گریہ و زاری سے نہ آسودہ ہوتی تھی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ قطب
الدین کنتوری قدس سرہ پیر عزیز اور یاران اور وہ بیچ ارادت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی سابق تھے شیخ
نصیر الدین محمود قدس سرہ انکی تعظیم و تکریم بہت فرماتے تھے رحمۃ اللہ علیہ مولانا نجم الدین محبوب معروف شکر خانہ قدس سرہ
مریدان سابق سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی تھے نور باطنی انکے تماشا کون و مکان کرتے تھے رحمۃ اللہ علیہ
خواجہ شمس الدین قدس سرہ انکو حلبی بھی کہتے تھے مریدان اور مخلصان خاص سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
کے تھے اور اوایل حال میں تردد کار دنیا کی کرتے تھے اور جب وے حد متمکن حضرت سلطان الاولیا و المشایخ قدس سرہ کی
ارادت لائے ترک کلی فرمایا اور مجلس میں انحضرت کی حاضرت کی پائی اور ملفوظات سے انحضرت کی کتاب انشا کی اکثر
انہوں نے خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی عرض کیا کہ فرمان ہو چند کلمہ عبارت کروں میں فرمایا

یہ معنی کم ادسکام سے نہیں ہیں کہا ہے آئی ہو تم بعدہ وفات اون کو بخشی اور یہہ اشارہ اوپر اوسکے تھا کہ آزردہ کار دنیا میں مشغول ہوے اور جاگیر ظفرآباد حوالہ ادنکے ہوئی اور وہان دفن ہوے رحمتہ اللہ علیہ مولانا یوسف بدایونی قدس سرہ مریدان سابق سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے سینہ مصفا اور روئے دلکشا و تقریر دلپذیر رکھتے تھے اور سب یاران حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ قدیم سے معتقد بہت عالی کی اور نیز تعظیم اونکی بہت کرتے تھے رحمتہ اللہ علیہ حضرت حافظ سراج الدین بدایونی قدس سرہ مریدان قدیم سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے لطافت جمیع فضائل بہت رکھتے تھے رحمتہ اللہ علیہ مولانا قاضی شرف(؟) پانپلی قدس سرہ مریدان خاص سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے علم وفر اور عقل کامل اور عشق بافراط رکھتے تھے سماع میں گریہ بہت اور رقص بسیار کرتے اور عمر عزیز کو ذوق و شوق میں بسر کرتے رحمتہ اللہ علیہ مولانا قوام الدین یکدانہ اودہی قدس سرہ مرید حضرت سلطان المشایخ کے تھے اور سلطان المشایخ قدس سرہ درباب انکی فرماتے کہ یہہ مرد بہت نیک ہے اور وہ قاری کشاف کے تھے اور مجاہدہ بسیار کرتے رحمتہ اللہ علیہ مولانا یوسف بدایونی قدس سرہ بوفور علم و نہایت زہد و تقوی سے آراستہ اور مریدان پاک اعتقاد سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اگرچہ یہہ بزرگ آخر میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مرید ہوے لیکن بنظر التفات انحضرت کی جملہ یاران اعلی میں مشہور سابقہ اوصاف حمیدہ کے ہوے رحمتہ اللہ علیہ خواجہ عبد العزیز بانگر موتا قدس سرہ صاحب اخلاق اور اہل استغراق اور مرید مشتاق حضرت سلطان المشایخ کے تھے بکبیر موتا دست(؟) ... آنحضرت کی تکبیر کہتے رحمتہ اللہ علیہ مولانا جمال الدین قدس سرہ مرد دانشمند اور شیفتہ سماع اور مریدان سابق سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے ہیں اونکو آنحضرت نے جوان صالح خطاب دیا تھا اور انہوں نے کبھی فضل اور علم اپنے کو مجلس میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی ظاہر نکیا اور براہ ادب سے اکثر خاموش رہتے ایکروز ایک دانشمند طرف خراسان کی خانقاہ مبارک میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ وارد ہوے اور چاہا کہ یاران کو الزام دیوے مولانا جمال الدین نے اونکو کمال علم سے اپنے ملزم کیا چنانچہ مولانا وجیہ الدین پائلی اور دوسرے یاران نے آفرین کی اور زبان تحسین کی اونکے واسطے کھولی خواجہ اقبال خادم قدس سرہ کہ اوس مجلس میں حاضر تھے جلدی جاکر خدمت میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے مقدمہ اس بحث کا ظاہر کیا اور عرض کیا مولانا جمال الدین عجب دانشمند اور فاضل معلوم ہوتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ الزام کیا جاتو عرض کیا یا مخدوم دانشمند ایک خراسان سے ملاحظات خطاب علماء شہر کو ملزم کرکے خانقاہ عالی میں آئے تھے تا بحث کریں اور یاران حضرت کو ملزم کریں مولانا کو غیرت لاحق ہوئی ملاحظات کو ساتھ تقریر دانشمندانہ کے الزام دیا چنانچہ مولانا وجیہ الدین پائلی وغیرہ یاران نے انصاف کیا اور زبان اوصاف میں مولانا کی کھولی آنحضرت نے فرمایا

مولانا یوسف قدس سرہ
حافظ سراج الدین قدس سرہ
مولانا قاضی ... قدس سرہ
مولانا قوام الدین قدس سرہ
مولانا یوسف بدایونی
مولانا جمال الدین قدس سرہ

لاالہ ہی جو انکو ساتھ یار انکے طلب کرو جب حاضر ہوئے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے مولانا جمال الدین قدس سرہ کو فرمایا کہ جو خدا
آلی پر تمہارے علم کو نہ فروخت کیا تم نے اور اپنی تئیں پندار اور رعونتیں بچالیا تم نے بعد اسکے حضرت نے قوالونکو طلب فرمایا اور سماع میں
مشغول ہوئے اور طرف مولانا کے نگاہ کی اور فرمایا کہ ای جوان عاشق سماع سنو انشاءاللہ تمکو ذوق وشوق وافر ہوگا اور
اسی مجلس میں لباس خاص اپنا مرحمت فرمایا رحمۃ اللہ علیہ شیخ نظام الدین مولی قدس سرہ اگرچہ احوال انکا کتاب سیر الاولیا میں ضبط
نہوا لیکن کتاب مناقب الاصفیا میں مذکور ہے کہ نظام الدین مولی یاران سے حضرت سلطان المشایخ کی ہیں اور ملک بہار میں
شہرت تمام رکھتے تھے انکی خدمت میں طالبان اور مریدان بہت آتے تھے اور شیخ شرف الدین منیری نے بسبب محبت
انکی کے جنگل چھوڑکر شہر بہار میں سکونت اختیار کی انکے کمالات اور خارق عادات بہت ہیں رحمۃ اللہ علیہ قاضی عبد الکریم قدوی
قدس سرہ مرید حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور در باب انکے حضرت نے فرمایا کہ تن انکا مانند فیل کے اور علم انکا
مانند جبرئیل کے ہے اور وہ اولاد پاک نہاد سے قاضی قدوہ کے تھے اور یہ قاضی قدوہ مرد بزرگ اور عظیم القدر
قوم سے بنی اسرائیل کی ہیں اوائل فتح ہندوستان میں ملک روم سے تشریف لائے اور شہر اودہ میں سکونت اختیار کی اور بیچ
شہر مذکور میں جوار رحمت الٰہی میں آسودہ ہوئے قاضی عبد الکریم بعد از تربیت وتکمیل کے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے حسب حکم
موضع کریم پور میں عمال پرگنہ ابراہیم آباد متوطن ہوئے اور بعد مدت وہاں گوشہ اختیار کیا آخر الامر بسبب ایذا بعض معاندان کے اوس
موضع سے اٹھکر موضع سرند میں عمال پرگنہ دلوی میں گئے اور اسی جا رحمت حق میں واصل ہوئے قاضی قوام الدین قدوائی انکے بیٹے
پاک اعتقاد سے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے تھے اور جمال بزرگ اور ہمت بلند رکھتے تھے اور کمالات انسانی سے آراستہ تھے اور قبر مبارک
انکا موضع رسولی میں عمال پرگنہ سدہور زیارتگاہ خلق کی ہے رحمۃ اللہ علیہ مخدوم شیخ حیدر اگرچہ صاحب کتاب سیر الاولیا نے
احوال انکا ظاہر نہ کیا لیکن صاحب کتاب لطایف اشرفی انکو ایک خلفائے راشدین حضرت سلطان المشایخ سے لکھتے ہیں
انکی شان عظیم اور جوان مقیم تھے اور مریدان بہت رکھتے تھے اور شیخ اللہ دیا کہ پرگنہ ڈاسنہ میں آسودہ ہیں ایک مرید انکے
شیخ علیم الدین زبیری قدس سرہ کے کہ خلیفہ انکے ہیں الغرض جب وہ اس جہان سے باہر گئے حوالی روضہ حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی قدس سرہ متصل لاڈو سرائے کے مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور طالبان راسخ الاعتقاد والانقیاد کی ظاہر ہو کہ مریدان
پاک اعتقاد حضرت سلطان المشایخ نے میر سید محمد کرمانی قدس سرہ کتاب سیر الاولیا کہ تصنیف انکی ہے جملہ دس خلفائے
چند مریدان اعلا کے سلطان المشایخ قدس سرہ کے مذکور کیا ہے لیکن تاریخ دوسری مثل لطایف اشرفی اور مراد المریدین
اور مناقب الاولیا وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلطان المشایخ کے خلفا بہت اور مریدان بے شمار تھے حق
تعالی نے جبار کی کلید خزاین کی قبضے میں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کے دی اور انھوں نے تمام عالم کو سر

اوغ یا سے بہرہ مند کیا رحمۃ اللہ علیہ

مطلب سیزدہم دربیان بعضے کلمات اور حکایات نادرکہ اوپر زبان دُربار گہر نثار حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کے گذرے اور اون سبکو امیر حسن اعلاء سنجری قدس سرہٗ اور امیر خسرو قدس سرہٗ وغیرہ مریدان آنحضرت نے تصانیف میں اپنی جمع کر کے تحریر کئے کلمہ ایک وقت گفتگو دربارہ تقلیل ہوئی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مرد میں چار چیز سے کمال پیدا ہوتی ہے قلت الطعام وقلت الکلام وقلت المنام وقلت الصحبت مع الانام یعنی کم کھانا اور کم لکھنا اور کم سونا اور کم ساتھ خلق کے صحبت رکھنا کلمہ ایکوقت سخن جد وجہد میں ہوئی تھی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے بیان اوسکا اس طور سے فرمایا قطعہ گرچہ ایزد دہد ہدایت دین

	بندہ را اجتہاد باید کرد	گرچہ ایزد دہد ہدایت دین
	ہم ازینجا سواد باید کرد	نامہ کان بحشر خواہی خواند

کلمہ ایکبار وقت گفتگو درباب ترک دنیا کی ہوئی تھی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا کہ نماز ورروزہ وتسبیح اوراد واسطے حوایج دیگ معرفت الٰہی کے ہے لیکن اصل اوس حوایج کی گوشت ہے اور گوشت سے مراد ترک دنیا ہے اور نماز وروزہ حوایج پس پیش کو چاہئیے کہ تارک دنیا ہووے تاکہ نماز اور روزہ اوپر اوسکے پردہ معرفت کا کھولے اور یہی فرمایا روغن اور فلفل اور پیاز اور زیرہ کو پانی میں کہ دیگ میں ڈالتے ہیں اوسکے شوربا زور بناتے ہیں اور وہ شوربا مریضانکو دیتے ہیں اور اصل شوربا گوشت ہے حوایج کا ہوا اور یہی فرمایا کہ ترک یہ نہیں ہے کہ اپنے تئیں برہنہ کرو اور لنگوٹ باندہو ترک دنیا یہ ہے کہ لباس پہنو اور کہانا کہاؤ لیکن جو کچھ تمہارے پاس پہنچے اوسکو راہ خدا میں صرف کرو اور جمع نرکہو اور دل جمع کرنے پر اوسکے نہ لگاؤ اور دل کو اپنے اوسکے ساتھ متعلق نکرو اور کون ہے کہ سر سے نہ اٹھائے کہ چیز اچھی اوسکو نہ ملے ہو کلمہ ایک وقت کلام دربارہ سر الٰہی کی ہوا تھا حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ نے فرمایا جو کہ اولیا سے بھید خدا کو فاش کرے ہیبت دو سیر کو پہنچی چنانچہ ایک نے دوسیر کی ساتھ اگر ان رازوں کو ظاہر کرے وہ پہر راز نہ کہے گا بلکہ اصلو صحبت بہیں نہیں دونوں شخصوں کے حجاب واقع ہوا اسمیں امیر حسن اعلاء سنجری دہلوی نے عرض کیا کیونکر تھا کہ خواجہ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ بار ہا سخن اسرار کو زبان پر لائے اور حکایات کرامات کہتے فرمایا اسوقت کہ اولیا غلبات سکر میں آتے ہیں از سر سکر سر دوست کو ظاہر کرتے ہیں لیکن وہ مرد کامل قوت حوصلہ سے اپنی بھید اللہ تعالیٰ کو سینہ میں اپنے مخفی رکھتا ہے اور زبان پر نہیں لاتا ع مردان ہزار دریا خوردند و تشنہ رفتند کلمہ ایکوقت گفتگو دربارہ طاعت کی تھی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ طاعت دو طرح پر ہے طاعت لازمی اور طاعت متعدی طاعت لازمی وہ ہے کہ نفع اوسکا اوسی شخص طاعت کنندہ کو ہو اور وہ نماز ہے اور روزہ اور جو کچھ ساتھ اوسکے ہو لیکن طاعت متعدی وہ ہے کہ اوس سے راحت دوسرے کو پہنچے اور وہ زکوٰۃ

مطلب سیزدہم حوال

گفتگو دربارۂ تقلیل اسباب

گفتگو دربارۂ جہد

گفتگو دربارۂ ترک دنیا

گفتگو دربارۂ سر الٰہی

گفتگو دربیان اقسام طاعت

ہے اور صدقہ اور مانند اوسکے اور اسمیں فیض عمیم اور ثواب عظیم ہے لیکن طاعت لازمی میں اخلاص چاہیے کرنا طاعت متعدی ہر طرح سے کہ کرے ثواب پاوے کلمہ ایکوقت گفتگو درباب خطرہ عزیمت وفعل کے ہوی تھی حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ نے فرمایا اول خطرہ ہے یعنے جو کچھ دلمیں آوے بعد اوسکے عزیمت ہے یعنی اول عمل میں اوسکے خواہش کرے بعد اوسکے فعل ہے یعنی وہ خطرہ عزیمت کام میں آوے لیکن خواص کو خطرہ سے مواخذہ میں پکڑتے ہیں اور عوام کو جبتک گناہ فعل میں آوے اوسکو نہ لکھیں اور درویش کو چاہیے کہ ان تینوں حالتیں پناہ خدا سے لیوے اور کلمہ لاحول کہوے اور شیخ ابوسعید ابوالخیر ہمیشہ فرماتے تھے کوئی خطرہ دلمیں میرے نہ آیا کہ ساتھ فعل اوسکے متہم ہوا ہیں اگرچہ اوسکو عمل میں لایا ہیں اسی معنی میں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے یہ حکایت فرمائی حکایت ایکوقت خانقاہ میں شیخ ابوسعید ابوالخیر کے ایک درویش کامل پہنچے شیخ نے جو کمال انکا دیکھا دختر اپنی کو فرمایا کہ وقت افطار کوزہ پر از آب روبرو انکے لیجا اگرچہ دختر خورد تھی لیکن پانیکو ساتھ ادب تمام کے سامنے اوس درویش کے لیگئی شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کو ادب اونکا پسند آیا اور دلمیں گذرا تا کہ کون بندہ نیکبخت ہوگا کہ یہ دختر نکاح میں اسکے اویگی اسیوقت کہ یہ خطرہ دلمیں شیخ کے ہوا حسن موذن کو بازار میں بھیجا اور فرمایا جاو خبر بازار کی لاؤ کہ شہر میں کیا شہرت ہے اور جب وہ آیا خدمتمیں شیخ کی پہنچے ظاہر کیا کہ ایک مرد ایک کو کہتا ہے کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر چاہتے ہیں کہ دختر اپنی کو حبالہ میں لاویں اور گھر میں اپنے نگاہ رکھیں شیخ نے جب یہ بات سنی اور ہنسے اور کہا وہی خطرہ میرا تھا اور متہم مواخذہ کا کیا رحمۃ اللہ علیہ کلمہ ایکوقت گفتگو دربیان معجزہ وکرامت کے واقع ہوئی حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے فرمایا کہ حملہ یہ چار قسم ہے معجزہ اور کرامت اور معونت اور استدراج معجزہ وہ ہے کہ جو انبیا سے علیہم السلام ظاہر ہوا اور کرامت وہ کہ کشف اولیا کا ظاہر ہوا اور معونت وہ کہ بعض مجانین سے کوئی چیز خرق عادت کی ظاہر ہوا اور استدراج وہ کہ بعضے ساحران اور کافران سے کوئی چیز معائنہ ہو کلمہ ایکوقت کلام درباب کھانا کھانیکے ہوا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے فرمایا درویشوں کو چاہیے کہ کوئی انکے پاس آوے اول سلام کریں بعدہ وے کھانا کھانیکے کہوے بعد ازان زبان کلام کی کھولی جیسے کہ کہا ہے ابتدا بالسلام ثم بالطعام کلمہ ایکوقت کلام درباب اون لوگونکے فرمایا کہ روزہ ہاہر بار رکھتے ہیں اور ساتھ عجب کو کرتے ہیں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے اس معنی میں یہ بات فرمائی بیت

	سیر خوردن ترا از کہن بہ		گرسنہ گر ترا کنند فربہ

کلمہ ایکوقت گفتگو درباب اون لوگونکے کہ دم کرامت کا مارتے ہیں اور اپنے تئیں کشف میں مشہور کرتے ہیں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے اس معنی میں فرمایا درویش کو نچاہیے کہ اپنے تئیں مشہور ساتھ کشف وکرامات کے کریں جیسے کہ کہا ہے فرض کیا اللہ تعالی کتمان الکرامت علی اولیایہ کما فرض علی انبیایہ اظہار المعجزہ پس اگر درویش کرامت اونکی خلق کو ظاہر کریں ترک فرض

فرض کیا اور ترقی اپنی میں نقصان لایا اور اس کام میں سعی بیفائدہ ہیگیا اور سالکان نے سلوک کی سو مرتبہ رکھی ہیں سترہ مرتبہ کشف وکرامت کی قرار دی ہیں پس اگر سالک انہیں مرتبوں میں اپنے تئیں مقید کرے ترقی سے تا انیسویں مراتب کی عاجز ہوئے کلمہ ۱۱ ایکوقت گفتگو درباب ان لوگونکی ہوئی کہ مزاج اونکے گونگا جلدی تغیر کرتا ہے اور رنجش میں جلدی آتی ہیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا جس شخصکی طبیعت لطیف ہے جلدی متغیر کرتی ہے اور اپنے تئیں سہل امر میں آزردہ کرتے ہیں چنانچہ فخر الدین رازی نے کہا ہے

	انم کہ بہ بینیم ورزہ ناخوش گردم		ورز نیمہ ہمن زکہ دلکش گردم	

کلمہ ۱۲ ایکوقت گفتگو دربارہ تغیر مزاج ملوک کی ہوئی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا حضرت رسول علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ ایک کلمات قدسیہ سے ہے کہ قلوب الملوک بیدی یعنی خدا تعالے نے فرمایا کہ دلہای پادشاہان ہاتھ میں میرے ہے اسی جہتسے جیسے کہ خلق مجھسے سیدھی ہوتی ہے بادشاہونکی دلونکو مہربان کرتا ہوں میں اور جسوقت کہ خلق مجھسے کج ہوتی ہے میں دلونکو بادشاہونکی اونکے اوپر سخت کرتا ہوں اور اسکو بلا میں ڈالتا ہوں پس اس معنی میں نظر اوپر خدا کی چاہیے رکھنا اور نیک و بد و رنج و راحت اوس سے چاہیے جاننا کلمہ ۱۳ ایکوقت گفتگو درباب معنی لفظ عرس کی ہوئی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا کہ عرس معنی کرنا اور فرودگاہ میں آنا کاروانکا ہے جائے شب میں کلمہ ۱۴ ایکوقت گفتگو درباب قبول کرنے فتوح کی ہوئی تھی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا کہ درویش کو چاہیے اگر کوئی چیز ناخواستہ دربیش آوے چاہیے کہ قبول کرے اور رد نفرماوے کہ ایکوقت رسول علیہ السلام نے ایک چیز حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو دی انھوں نے عذر کیا اور کہا یا رسول اللہ مجکو حاجت نہیں ہے کسی ایسے محتاجکو دیجیے آنحضرت نے فرمایا یا عمر اگر کوئی تمکو کوئی چیز ناخواستہ دیوے البتہ قبول کرو اور اسکو رد مکرو کلمہ ۱۵ ایکوقت گفتگو مجلسمیں حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کی درباب سست اعتقادونکی اور ان لوگونکے ہوئی کہ واسطے زیارت کعبہ کے جاتے ہیں اور جب واپس آتے ہیں کار دنیا میں مشغول ہوتے ہیں حضرت امیر حسن علا سجزی قدس سرہ نے التماس کیا کہ بندہ کو اوس شخص سے تعجب آتا ہے کہ خدمت میں حضرت مخدوم کی دکھلائی دیتے ہیں اور پھر دوسری طرف خواہش کرتے ہیں ایکوقت اس معنی میں شیخ کی بارہ میرا ہے بات کہی یہہ کہ حج کو وہ شخص جاوے کہ جو پیر نرکھتا ہو حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے اس بات سے چشم پر آب کی اور یہہ مصرع فرمایا این رہ بسوی کعبہ رود آن بسوی دوست اور یہی فرمایا کہ ایکوقت مجکو اشتیاق حج کا غالب تھا گیا میں بار سے واسطے زیارت مزار حضرت شیخ الاسلام شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کی جاذبہٴ جب اجودھن پہنچا میں وہاں مقصود اپنے حاصل کئے میں نے ملکہ نپایا اور جب بار دیگر مجکو ہوس حج کی ہوئی پھر واسطے زیارت حضرت شیخ الشیوخ العالم قدس سرہ کی حاضر ہوا میں اور اس مقصد کو اسیجگہ حاصل کیا میں نے حکایت کتاب فواید الفواد میں لاتے ہیں کہ ایکروز حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ سجادہ کرامت پر جلوہ فرما تھے کہ ایک درویش بیباح پہنچے اور خدمت میں آنحضرت کے جلا لنا

گفتگو درباب ان لوگونکی جنکا مزاج جلد متغیر ہو

گفتگو دربارہ تغیر مزاج ملوک

گفتگو دربارہ لفظ عرس

گفتگو درباب قبول فتوح

گفتگو مجلس حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ دربیان سست اعتقادونکی

حکایت دربارہ حج درویش

اختیار کیا اس عرصہ میں وحید الدین قریشی ائی جیسیکہ رسم خدمتگاری تھی ہی خدمت کی اور سر زمین لائی اوس مرد سیاح نے اعتراض کی
اور کہا سجدہ مت کر کہ کسی جائی نہیں آیا ہی اسباب میں مناظرہ کرنے لگا اور بحث قایم کی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا
ای عزیز غلبہ مت کر اور سنو حرام کہ پیشتر اوس سے فرض تھا اگر فرضیت اوسکی ان دنوں اٹھ گئی ہیں استحباب اوسکا باقی رہا جیسا
روزہ ہای ایام بیض و ایام عاشورہ اوپر امت ماضیہ کی فرض تھا جب عہد میں رسول ہمارے علیہ السلام کی روزہ ماہ رمضان المبارک
کے فرض ہوئی وہ فرضیت ایام بیض اور عاشورہ کی اٹھ گئی اور استحباب باقی رہا اندیم در امر سجدہ کہ وہ امم پیشین میں
مستحب تھا چنانچہ رعیت خاص بادشاہ کو اور شاگرد خاص استاد کو اور امت خاص پیغمبر کو سجدہ کرتے تھے اب اگر استحباب
اوسکا گیا اباحت باقی رہی اس امر میں کہ تم نے نفی کی اور کرتے ہو کہاں سے ہی اور انکار اسمیں محض بیجا ہی وہ اس مسئلہ
سے شرمندہ ہوئے اور ساکت ہو گئے کلمہ یازدہم ایکوقت گفتگو درباب فوائد خلق کے ہوئی تھی حضرت سلطان المشایخ
قدس سرہ نے فرمایا حکما کہتے ہیں کہ یہ تین چیزیں خود چاہیے کرنی اور دوسرے کو نہ چاہیے سکھانا ایک ہمیشہ حلق کرنا
یعنے سر منڈانا دوسرے پہلے کہنا جیسے شوربا کھانا تیسرے کف پای کو چرب کرنا بعدہ فرمایا کہ یہ سخن حکما کا ہی کہ یہ
فوائد کسیکو نہ چاہئیں سکھانا لیکن درویش کو چاہیے جو کلمہ نفع کا ہو خلق سے دریغ نہ کرے کلمہ دوازدہم ایکوقت
سخن درباب نماز تراویح کے تھی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا کہ تراویح سنت ہی اور ایک ختم قرآن
تراویح میں سنت ہی خواہ ایک شب میں یا تیس شب میں پڑھے یا سنے اس نماز میں جماعت بھی سنت ہی اسمیں حضرت
امیر حسن قدس سرہ نے التماس کیا کہ یہ نماز سنت رسول علیہ السلام کی ہی یا سنت صحابہ فرمایا سنت صحابہ ہی رضی اللہ عنہم
لیکن حضرت رسول علیہ السلام نے بھی ایک شب گذاری ہی اور ایک روایت میں تین شب اور مداومت اس سنت کی حضرت
عمر خطاب رضی اللہ عنہ سے ہے ایک نے حاضروں سے پوچھا کہ سنت صحابہ کو بھی سنت کہتے ہیں فرمایا مذہب حنفی میں کہتے ہیں
لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہی سنت رسول علیہ السلام کو سنت کہتے ہیں کلمہ سیزدہم ایکوقت گفتگو درباب کرامت
کے ہوئی تھی حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا درویش کو چاہیے کہ کرامت ظاہر نہ کرے کہ یہ کار آمد ہی اور اسمیں نیک نامی ہے
چنانچہ یہ حکایت مشہور ہی کہ ایکوقت خواجہ ابو الحسن نوری قدس سرہ کنارہ پر دریای دجلہ کے پہنچے ماہی گیر کو دیکھا اوسکو فرمایا
لاؤ جال دجلہ میں ڈال اگر میں صاحب کرامت ہونگا اڑھائی من کی مچھلی بے کم و زیادہ جال میں تیرے پڑیگی ماہی گیر نے
جب جال پانی میں ڈالا ایک مچھلی جال میں ائی جب وزن کیا اڑھائی من بے کم و زیادہ ائی ماہی گیر اور خلق اللہ اس سے
حیران رہی لیکن جب یہ خبر حضرت خواجہ جنید قدس سرہ کو پہنچی فرمایا کاشکے اوس جال میں سانپ آتا تا ابو الحسن نوری کو کاٹتا
اور ہلاک کرتا کہا کسواسطے ایسا فرماتے ہو کہا اگر سانپ اوسکو کاٹتا زندگانی سے خلاص ہوتا اور جب یہ نہوا کہا

گفتگو دربیان فوائد خلق

دربیان تراویح

گفتگو درباب کرامت

جانو میں کہ اس بے عقلی سے ختم کار اوسکا کیونکہ ہوگا آخر اخکو کیا بلا ۔ وغیرہ ہوگی کلمہ نوزدہم ایکوقت گفتگو درباب اسراف کی ہوتی تھی
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا کہ جو کچھہ خدا کی راہ میں صرف کرے اسراف نہیں ہے اسراف وہ ہے کہ بیجا کو وے اپنے نفس کے صرف کرے
اور اس معنی میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ انفاق بہت رکھتے تھے ایکوقت ایک مجلس میں سو دیے روشن کیے
اور یہہ حدیث پڑھی لا خیر فی الاسراف شیخ ابو سعید قدس سرہ نے جواب دیا کہ لا اسراف فی الخیر کلمہ ۲۰ ایکوقت گفتگو تفاوت عالمین تائب اور متقی
کے ہوتی تھی کہ ان دونوں میں بہتر کون ہے حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایکوقت درمیان دو شخصوں کے باہم صحبت ہی بھی اس میں
میں بحث ہوتی تھی گفتگو یہانتک پہنچی کہ یہہ دونو پاس پیغامبر اوس عہد کے گئے اور اس امر میں حکم طلب کیا پیغمبر نے فرمایا تم دونو جاؤ
اور آجکو بیدار رہو اور صبح اوسکے گھر سے دونو برابر باہر آو جو کہ اول تمہارے در پر آوے جواب اس مسئلہ کا اس سے پوچھو پس یہہ دونو شخص
بحکم پیغمبر شبانہ گھر میں اپنے گئے اور شبکو بیدار رہے اور صبح گھر سے برابر باہر آئے ایکمرد آگے پہنچا انھوں نے اوس سے پوچھا کہ ای خواجہ ہمکو ایک
مشکل درپیش ہے اگر حل اوسکو فرماؤ تو بہتر ہو انھوں نے کہا بیان کرو کیا مشکل ہے تب ہوان دو شخصوں نے عرض کیا کہ ای خواجہ مشکل
یہ ہے چاہیے کہ ہمکو معلوم ہو کہ جسنے کسیوقت گناہ نکیا ہو وہ بہتر ہے یا وہ کہ جسنے گناہ کیا ہو وہ بہتر ہے اوس شخص نے کہا کہ ای یاران
میں ایکمرد جولاہا ناخواندہ ہوں یہ مشکل تمہاری کیونکر حل کروں لیکن اسقدر جانتا ہوں جو تار کہ بننے میں نہیں ٹوٹتا اور درست رہتا ہے
بہتر اوس تار سے ہے کہ جو ٹوٹ جاتا ہے اور پیوند ہوتا ہے یعنی متقی تائب سے بہتر ہوتا ہے اور جانتا ہوں کہ متقی وہ ہے کہ کبھی اوس سے
گناہ ہوا ہی نہیں اور تائب وہ کہ گناہان بہت کئے بعد اسکے توبہ کی ہو کلمہ ۲۱ ایکوقت گفتگو اعتبار میں خرقہ کے ہوتی تھی حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہ نے فی المثل یہہ حکایت فرمائی ایکوقت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ سے پوچھا کہ خرقہ میں کچھہ اعتبار نہیں ہے فرمایا اگر خرقہ
میں اعتبار ہوتا تمام خرقہ پوش کو صغائر اور کبائر سے ستر کرتا بہت خرقہ پوش ہیں کہ انسے بہت سے فعل ناشایستہ پیدا ہوتے ہیں کہ درویشوں کو نہ چاہیے
اور ایسوں کو خرقہ کل بدعتی انکا ہوگا اور مستوجب دوزخ کا ہوگا اور بہت قباپوش ہیں کہ بصفت درویشوں کی ہیں اور پہلے خرقہ پوشوں کے
بہشت میں جاوینگے اور جنت میں جاوینگے پس اس جگہ سے معلوم ہوا کہ کچھہ اعتبار خرقہ میں نہیں ہے اعتبار مرد میں ہے کہ حق خرقہ کا
بجا لاوے اور اپنے تئیں گناہوں سے پاک رکھے اور یہی جنید بغدادی قدس سرہ نے فرمایا لا اعتبار فی الخرقہ انما الاعتبار بالحرقہ یعنی
کچھہ اعتبار خرقہ میں نہیں ہے اعتبار مرد کا ہے کہ اپنے تئیں آتش عشق الہی سے جلا دے اور یہی اپنے تئیں ملوثات دنیا سے پاک کرے
الحمد للہ یہ تالیف شریف اتمام کو پہنچی اور یہہ تصنیف لطیف اختتام کو پہنچی مولف کہتے ہیں قطعہ

شکر صد شکر کہ این نامہ باتمام رسید — نوشتہ عاقبت من بہ سر انجام رسید
ہمہ گم بود پس از من بجہاں ماند نفس — شکر اللہ سوہم نزد بانجام رسید
شکر خدا کہ نامہ من اختتام یافت — ہر سطر این چو سلک گہر انتظام یافت

گفتگو درباب اسراف

گفتگو در بیان تفاوت عاصی و متقی

گفتگو در بیان اعتبار خرقہ

یہ چند نقلیں جناب سید علیم الدین صاحب شیرزان حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ و پیش امام مسجد خانقاہ شریف سلطان المشایخ کی جمع کی ہوئی ہین اور بطور ضمیمہ کے داخل کتاب ہذا کی گئین ٭

کتاب جواہر فریدی میں گلشن اولیا سے جو کہ ملفوظات ہیں حضرت شیخ نور قطب العالم پنڈوی قدس سرہٗ کی یہ نقل لکھی ہے کہ ایک مرید مریدان میں سے حضرت سلطان المشایخ خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہٗ کے ہمیشہ حضرت کی خدمتمیں حاضر ہوکر یہہ سوال کیا کرتے تھے کہ یا حضرت مریدی کیا ہے اور پیری کیا ہے حضرت سلطان المشایخ کچھ جواب فرماتے تھے ایک روز اون مرید نے حسب عادت کے یہی سوال کیا تو حضرت شیخ نے جانب مغرب جانیکو اشارہ فرمایا وہ مرید فوراً اوسیوقت بغیر پوچھے روانہ ہوئے اور چلے گئے تمام روز راستہ چلکر گذارتے تھے اور جہاں کہیں شام ہوتی تھی شب بسر کرتے تھے اور پھر دن بھر چلتے تھے یہاں تک کہ شہر لاہور مین پہنچے تو وہاں کا حاکم اس تلاش مین تھا کہ کوئی شخص مریدان سے حضرت نظام الدین اولیا کے ملجاوے تو اوسکو ایکسو اشرفی دیدوں اوس حاکم شہر نے سو اشرفی نذر حضرت کی منت مانی تھی جب یہہ شخص مرید لاہور مین پہنچے تو وہاں کے باشندگان نے ان سے حال پوچھا اور حاکم سے انکی پہونچنے خبر پہونچائی کہ ایک مرید تازہ وارد دہلی سے آئے ہیں حاکم نے اسیوقت انکو طلب کیا اور سو اشرفی انکو دیدیں اور کہا کہ حضرت کی خدمت میں لیجاؤ وہ مرید سو اشرفی لیکر لاہور سے طرف دہلی کے واپس چلے اثنا راہ میں کسیجگہ ایک عورت فاحشہ صاحب جمال پر اون مرید کے نظر پڑگئی تو اوسپر فریفتہ ہوگئے وہ تمام دن بدقت تمام گذارا۔ اور رات کو اوس عورت کے مکان پر پہونچے اور طالب گار اوسکی وصل کے ہوئے اوس عورت نے اپنا دوپٹہ سر سے اوتار کر بچھادیا اور کہا کہ اس دوپٹہ میں سو نقش ہیں جو کوئی ہر نقش پر ایک ایک اشرفی رکھے وہ میرے بستر پر پاؤں آگے رکھ سکتا ہے اون مرید نے وہ سو اشرفی اپنی ہمیانی سے کھولکر اوس شمشاد بالا کے روبرو رکھدیں تب جانبین سے عزم بناہی کا ہوا کہ ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رای برھان ربہ ۔ اوسوقت دست پیر دستگیر حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کا ظاہر ہوا اور ایک طمانچہ اون مرید کے منہ پر اس زور سے لگا کہ وہ مرید اپنی جگہ سے بیہوش ہوکر گر پڑے اور کچھ خبر نہ رہی کہ کہاں ہوں اور وہ عورت متحیر ہوکر دیکھتی رہی کہ یہ کیا ہوا۔ بعدہٗ تھوڑی دیر کے جب یہ ہوش میں آئے تو اوس عورت فاحشہ نے دریافت کیا کہ یہ کیا اسرار تھا

تو اونہوں نے کہا کہ میرے حضرت پیر و دستگیر سے یہ میری ہمراہ تھی اور میری دستگیری تھی تا آنکہ فعل نامشروع
سے باز رہوں پس یہ مرید اور وہ عورت فاحشہ دونوں تائب ہوکر اوس مقام سے جانب دہلی کے روانہ
ہوئے اور حضرت سلطان المشایخ کی خدمت شریف میں حاضر ہوکر شرف قدمبوسی حاصل کیا اور وہ سو اشرفی حضرت
کی خدمت میں پیش کر دیں حضرت نے وہ تمامی اشرفیاں اون مرید کو عطا فرمائیں اور اوس عورت کا نکاح اون
مرید کے ہمراہ کرا دیا اور یہ فرمایا کہ مریدی وہ تھی کہ تم ہمارے حکم و اشارہ سے فوراً روانہ ہو گئے اور پیری
یہ تھی کہ تمکو اوس فعل شنیع سے باز رکھا سبحان اللہ صحیح ہے یہ قول کہ دست پیر از غائبان کوتاہ نیست
اسکے بعد ذکر حضرت شیخ شرف الدین پانی پتی کا شروع ہوا اس درمیان میں ایک شخص نے حضرت نور
قطب العالم پنڈوی سے دریافت کیا کہ شرف الدین پانی پتی مرید کسکے تھے آپنے فرمایا کہ وہ مرید حضرت
سلطان المشایخ خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے تھے اوسوقت جامع گلشن اولیا نے عرض کیا کہ کیفیت ارادۂ
شیخ شرف الدین کی کیونکر ہے کہ بظاہر خلایق میں پورے طور پر مشہور نہیں ہے آپنے فرمایا کہ ایک
وقت خاطر شریف لطیف میں حضرت شیخ شرف الدین پانی پتی کی یہ خیال آیا کہ میں ایسے شیخ کا مرید
ہونگا کہ وہ آسمانوں پر بھی تصرف رکھتے ہوں آخر الامر اسی ارادہ سے آسمان اول پر عروج کیا وہاں
دیکھا کہ حضرت سلطان المشایخ بوریئے پر کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں حضرت کو دیکھکر وہانسے
واپس پھر آئے دوسرے روز آسمان دویم پر عروج کیا وہاں بھی ایسا ہی دیکھا تیسرے روز آسمان سویم پر
عروج کیا وہاں بھی ایسا ہی دیکھا چوتھے روز آسمان چہارم پر عروج کیا وہاں یہ دیکھا کہ حضرت
سلطان المشایخ بوریئے پر نماز پڑھ رہے ہیں اور ایک مصلے سفید خالی بچھا ہوا ہے پوچھا کہ یہ مصلے کسکا
ہے جواب ہوا کہ یہ مصلے شیخ نور قطب العالم کا ہے پھر پوچھا کہ وہ کہاں ہیں کہا وہ ابھی عالم وجود میں نہیں
آئے ہیں جب وہ پیدا ہونگے اس مصلے پر نماز ادا کرینگے یہ دیکھکر وہانسے بھی واپس آئے پانچویں روز
آسمان پنجم پر عروج کیا وہاں بھی یہی دیکھا کہ حضرت سلطان المشایخ بوریئے پر نماز پڑھ رہے ہیں
چھٹے روز آسمان ششم پر عروج کیا وہاں بھی ایسا ہی دیکھا ساتویں روز آسمان ہفتم پر عروج کیا وہاں
بھی یہی دیکھا کہ حضرت سلطان المشایخ بوریئے پر نماز ادا فرما رہے ہیں اور ایک مصلے سفید خالی بچھا ہوا ہے
پوچھا کہ یہ مصلے کسکا ہے جواب ہوا کہ یہ مصلے شیخ بدیع الدین المعروف شاہ مدار کا ہے پوچھا کہ وہ
کہاں ہیں کہا کہ وہ ابھی وجود ظاہری میں نہیں آئے ہیں جب ظاہر ہونگے اس مصلے پر نماز پڑھینگے

یہہ دیکھکر وہاں سے بھی واپس آئے اوس کے بعد ایک روز آسمانوں کے اوپر عالم بالا میں پہونچے تو ستر ہزار حجابات ظلمانی پیش آئے ادمیں میں سے پچاس ہزار حجابات طے کیئے ہر ایک حجاب میں یہ دیکھا کہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ مصلے سفید پر کھڑے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں اور بائیں جانب آپ کے ایک صف کے فرق سے شیخ رکن الدین ابو الفتح پوتے حضرت غوث العالم شیخ بہاوالدین ذکریا ملتانی قدس سرہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں جبکہ پچاس ہزار حجابات طے کر لیئے تب دیکھا کہ حضرت سلطان المشائخ تنہا کھڑے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں شیخ شرف الدین قدس سرہ نے یہہ بھی دیکھا اوسکے بعد باقی بیس ہزار حجابات نور بھی طے کرنے چاہتے تھے تب اون کو یہہ ندا ہوئی کہ اے شرف الدین مست یہ بیس ہزار حجابات نور بغیر وسیلہ پیر کے طے نہیں ہونگے آخر اوس کے بعد حقیقت احوال اپنا حضرت سلطان المشائخ کی خدمتمیں عرض کر کے درخواست ارادہ کی حضرت سلطان المشائخ نے اون کے جواب میں فرمایا کہ اے شرف الدین تمنے تو خود ہی عروج کر کے وہ منزلیں طے کر لیں ہیں اور اعلے مقامات کو دیکھ لیا ہے اب تمکو کیا حاجت ہے کسی سے مرید ہونے کی پھر شیخ شرف الدین نے اپنے برادرزادہ کو حضرت کی خدمت باکرامت میں بھیجا اور اشتیاق و تمنائے بیعت کو ظاہر کیا حضرت سلطان المشائخ نے پھر وہی جواب سابق فرمایا پھر تیسری بار شیخ شرف الدین نے یہ عرض کیا کہ یا حضرت وہ بیس ہزار حجابات نور جو باقی رہ گئے ہیں اون کا طے ہونا بے وسیلہ پیر کے دشوار ہے تاوقتیکہ آپ میری بیعت نہیں لیگے میں اون حجابات نوری پر عروج نہیں کرسکتا اوسوقت حضرت سلطان المشائخ امام الصدیقین سلطان المحبوبین رحمۃ اللعالمین خواجہ نظام الدین محمدؒ کی شان رحمت جوش میں آئی اور یہ فرمایا کہ عصر کے وقت میں برلب دریائے جمنا موجود ہونگا وہاں تمکو بیعت کرونگا آخر ایسا ہی ہوا کہ عصر کے وقت حضرت باعظمت جناب سلطان المشائخ حسب وعدہ کے اوپر کنارہ دریا جمنا کے تشریف لے گئے اور اپنی سر مبارک پر سے کلاہ اوتار کر پانی پر دریا میں رکھی وہ کلاہ غائب ہوگئی بہت سے یاران کہ حضرت کے ہمراہ تھے متعجب ہوئے کہ یہ کیا اسرار ہے اوسکے بعد حضرت سلطان المشائخ نے اپنا دست مبارک دریا میں پانی کے اندر ڈالا اور شجرہ پڑھا اور شیخ شرف الدین پانی پتی گویا ذکر کے یعنے اونکا نام لیکر طریقہ بیعت کا پورے طور پر ادا کیا اوسکے بعد حضرت امیر خسرو دہلوی قدس سرہ نے اس واقع کو حضرت سے پوچھا تب حضرت سلطان المشائخ نے

یہ تمام حکایت اور کل قصہ شیخ شرف الدین پانی پتی کی بیعت کا بیان فرمایا اور بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ حضرت شاہ شرف الدین پانی پتی مرید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے ہیں اور بعض کا یہ قول ہے کہ شیخ شہاب الدین عاشق کے مرید ہیں اور اکثر کا یہ قول ہے کہ حضرت سلطان المشایخ سے بیعت ہیں بلکہ روایت قوی یہی ہے کہ حضرت سلطان المشایخ کے مرید ہیں کیونکہ حضرت سے مرید ہونے کا تذکرہ تمامہ حضرت قطب العالم غوث زماں شیخ نور الحق والدین پنڈوی قدس سرہ فرماتے ہیں جوکہ وہ تمام حکایت مرقومہ بالا ہے زیادہ حاجت تحریر نہیں اور بعض مورخین کے نزدیک آپ اویسیہ طریقہ بھی رکھتے تھے فیض باطن و تربیت روحانی جناب مولانا علی کرم اللہ وجہہ سے تھا باشد واللہ اعلم ــــــ کتاب شرف المناقب میں جوکہ تالیف سے شیخ حمید الدین بن شاہ بدہ انادولاد شیخ نظام الدین عراقی برادر حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی کی یہ نقلیں لکھی ہیں کہ ایک وقت سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ دہلی نے چاہا کہ کچھ نذر بطریق تحفہ و ہدیہ کے خدمت میں شیخ شرف الدین عاشق الہی کے بھیجوں چونکہ آپکی ہیبت اور جلال اظہر من الشمس تھا بدین خیال کسیکی تاب و طاقت قلندر صاحب کے سامنے حاضر ہونے کی نہ دیکھی۔ اس بارہ میں بادشاہ کو بہت کچھ تامل و فکر درپیش ہوا آخر کار بادشاہ کی یہ رائے ہوئی کہ سوائے امیر خسرو دہلوی کے کوئی دوسرا یہ تحایف لیکر قلندر صاحب کے روبرو نہ جاسکیگا بعدہ بادشاہ نے اپنے اس ارادہ کو خود حضرت جناب سلطان المشایخ خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہ کی حضور میں عرض کرکے امیر خسرو کے بھیجنے کی اجازت چاہی حضرت سلطان المشایخ نے بعد تامل بسیار حسب خواہش بادشاہ کی امیر خسرو کے جانے کے واسطے قبول کیا اور رخصت فرمائی اور وقت روانگی کے امیر صاحب سے یہ فرمایا کہ بوعلی قلندر جو کچھ فرمایش کریں تمکو چاہیے کہ اپنی سعادت سمجھکر اوسکو قبول کرنا انکار نہ کرنا الغرض جبکہ امیر خسرو بموجب خواہش بادشاہ وقت کے تمامی نذورات بادشاہ کی طرف کی لیکر پانی پت پہونچے قلندر صاحب کے خادمان نے حضرت امیر خسرو کے پہونچنیکی اس مضمون سے آپکی خدمت میں اطلاع کی کہ امیر خسرو دہلوی بھیجے ہوئے بادشاہ علاءالدین خلجی کے باجازت اپنے پیر حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا کی شہر دہلی سے خدمت شریف میں آئے ہیں۔ اس اطلاع پانے پر حضرت امیر خسرو قلندر صاحب کی خدمت میں بردہ گئے

تو زبان ہندی میں پوچھا کہ خسرو ہٹری گو تجھکو کہتے ہیں امیر صاحب نے آداب بجالا کر اور کلاہ زمین پر رکھکر کہا کہ ہاں مجھ بندہ نظامی کو اس لقب سے پکارتے ہیں اوسوقت قلندر عاشق آلہی کچھ فرما کر دوسرے عالم میں متوجہ ہوگئے پھر تھوڑی دیر کے بعد امیر خسرو کی جانب متوجہ ہوئے تب حضرت امیر خسرو نے قلندر صاحب کی خدمت میں کہا کہ یا قلندر عاشق آلہی نذورات بادشاہ وقت کا قبول فرمائیے کہا کہ اے خسرو مجھکو چالیس برس گذرتے ہیں کہ اپنے کو نہیں جانتا اور دنیا اور کاروبار دنیا کو بھی نہیں جانتا یہ چیزیں کس کام میں آوینگی اے عزیز اسوقت کچھ اپنی تصنیفات کے اشعار جو کچھ یاد ہوں۔ کہو اوس وقت امیر صاحب نے یہ غزل سنائی ✦ غزل

ای کہ گوئی ہیچ سختی چون فراق یار نیست ✦ گر امید وصل باشد آنچنان دشوار نیست ✦ عاشقان را در جہان یکسان نباشد روزگار ✦ زانکہ این انگشتہا بر دست من ہموار نیست ✦ خلق را بیدار باید بود ز آب چشم من ✦ این عجب کان وقت میگریم کہ کس بیدار نیست ✦ یکقدم بر نقش خود نہ وآن دگر در کوئے دوست ✦ ہر چہ بینی دوست بین با این و آنت کار نیست ✦ چند میگوئی بروز نار بند ای بت پرست ✦ بت خسرو کدامی رگ کہ آن زنار نیست ✦ قلندر عاشق آلہی نے یہ بیتیں سنکر فرمایا خسرو خوب کہتا ہے اور خوب رہیگا رخوب جائیگا اس درویش سے بھی سن قلندر صاحب نے اپنی تصنیفات سے یہ غزل پڑھی۔ غزل

دیہیم خسروان بر ما لعل افسر است ✦ خسرو کسیکہ خلعت تجرید در بر است ✦ سیمرغ وار روئے نہفتم بقاف عشق ✦ کو عارف کہ منظر او عرش اکبر است ✦ عقل کلست علم لدنی بعاقلان ✦ این عقل علم حسی درسی محقر است ✦ در سر شرف بنود بالواح ابجدی ✦ لوح جمال دوست مرا در برابر است

جب یہ بیتیں امیر خسرو کے آگے پڑہیں تو امیر بہت روئے اوسوقت فرمایا کہ خسرو روتا ہے کچھ سمجھا ہے۔ یونہی روتا ہی ہے کچھ سمجھتا بھی ہے۔ امیر خسرو نے آداب بجالا کر اور کلاہ زمین پر رکھکر عرض کیا کہ اسیوجہ سے روتا ہوں کہ کچھ نہیں سمجھتا عاشق آلہی نے بہت خوش خرم ہوکر بہت ہی آفریں و شاباش فرمائی۔ اور نعمتیں و کرامتیں امیر صاحب کے حال پر جاری فرمائیں اور شیخ احمد زندہ پیر برادر زادہ اپنے کو ارشاد فرمایا تاکہ امیر خسرو کو خانقاہ میں لیجا کر تین روز تک ایسی مہمانداری اور ضیافت کرو کہ کوئی دقیقہ باقی نہ رہے اور بعد تین روز کے

امیر خسرو کو رخصت فرمایا اور دو کلمہ بابت علاؤالدین خلجی کو اس مضمون کے لکھے کہ علاؤالدین خلجی آپکو خوبہتر ہے بجائے تمہاری دہلی متفرد جانے کہ خدا کے بندوں کے ساتھ زندگانی خوبی سے طرح گذارے جبکہ یہ تحریر سلطان کے پاس پہونچی بعضے چغل خور خوشامدیوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ بادشاہوں اور خلفاؤں کی نسبت یہ عبارت لکھنی مناسب نہ تھی سلطان نے جواب دیا کہ اے نادان ہزار در ہزار میرے اوپر رحم کیا کہ خلقت دہلی میرے اوپر قایم رکھی اور بعض لوگ نقل بیان کرتے ہیں کہ امیر خسرو نے اوس وقت قلندر عاشق الہی سے عرض کیا کہ یہ چیزیں بھیجی ہوئی علاؤالدین کی ہیں اسکے واسطے کیا حکم ہیں فرمایا کہ خسرو تم مختار ہو جو کچھ بہتر جانو تو کر امیر خسرو نے کہا کہ مردمان خانقاہ کو دیدو قبول فرمایا دیدو۔ بعدہ امیر صاحب کو رخصت فرمایا منقول ہے کہ امیر خسرو بطریق سیر کے دوبارہ خدمت میں عاشق الہی کے گئے اور ملاقات کی قلندر صاحب نے امیر صاحب سے فرمایا کہ اے خسرو میں اکثر محفل قدسی منزل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں تمامی اولیا کو مشاہدہ کرتا ہوں کیا سبب ہے کہ حضرت شیخ نظام الدین اولیا کو اوس محفل عالی میں نہیں دیکھتا امیر خسرو یہ سنکر خاموش ہو رہے اور خدمت میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کی پہونچکر یہ حقیقت اپنے پیر بزرگوار کی حضور میں عرض کی حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا کہ اے خسرو تم پھر اونکی ملاقات کو جاؤ اور کہنا کہ اگر اسکے بعد محفل فردوس مشاکل نبوت پناہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں جاؤ تو جبکہ حضرت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں پشت کی جانب حضرت کے ایک پردہ ہے اوس پردہ کے اندر اس فقیر کو تلاش کرنا۔ جب امیر صاحب پھر قلندر صاحب کی خدمت میں آئے اور جو کچھ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا نے فرمایا تھا ظاہر کیا تب قلندر صاحب نے امیر صاحب سے فرمایا کہ اے خسرو آؤ ہم اور تم مجلس شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوویں و حضرت شیخ نظام الدین صاحب کو دیکھیں پس محفل قدسی نبوت پناہی میں حاضر ہوئے اور تمامی اولیا کو کھڑا ہوا دیکھا اور امیر خسرو بھی اوس جگہ کھڑے رہے اور حضرت قلندر صاحب اوس پردہ کی طرف گئے اور چاہا کہ حضرت سلطان المشایخ کو دیکھوں ایا باعث ادب حضوری نبوت و رسالت آگے نہ جاسکے اور ذوق و شوق دیدار حضرت محبوب الٰہی کا جوش میں آیا اند ایک نعرہ آواز بلند سے مارا اور یہ بیت اور دوہرا اوس جوش و خروش کی حالت میں پڑھا ؎ پردہ بردار تا عارض زیبا نگریم + ورنہ از آہ جگر پردہ عالم بدریم + دوھرا گھونگٹ کھول بدن میں موکہہ دیکھن دی موہ + نا تر مارا مارہوں جو سب جگ دیکھے توہ + جناب حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم نے قلندر عاشق الٰہی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے شرف الدین مست کیا چاہتا ہے۔
عرض کیا کہ بندہ بندگان حضور والا پر روشن ہے پھر فرمایا کہ محبوب نظام الدین کو دیکھنا چاہتا ہے عرض کیا کہ
ہاں یا رسول اللہ پھر فرمایا کہ دیکھ تو محلہ محبوبیت میں بیٹھے ہوئے ہیں عاشق الٰہی نے زمین قدم بوس ادب سے
چومکر محلہ کی طرف دوڑ کے کیا دیکھا کہ حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا اوپر سفید مصلے کے مقام معشوقی
میں نہایت ناز و ادا کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں قلندر صاحب نے حضرت محبوب الٰہی کی زیارت حاصل کی
اور شکر الٰہی بجا لائے سبحان اللہ عاشق الٰہی کو محبوب الٰہی کی زیارت مقام محبوبی میں کس تمنا و شوق
کی حالت میں بارشاد جناب رسالت مآب صلعم کے حاصل ہوئی ہے۔ کیوں نہو عاشق کو اشتیاق دیدار
محبوب۔ اخبار الاخیار میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ یہ نقل لکھتے ہیں کہ حضرت
سلطان المشائخ رات کو تنہا حجرہ میں تشریف رکھا کرتے تھے اور دروازہ بند کر لیتے تھے دن کو جس
کسیکی نظر حضرت کے جمال مبارک پر پڑتی تو خیال ہوتا تھا کہ یہ مست مخمور ہیں اور غایت درجہ شب
بیداری کی وجہ سے چشم مبارک حضرت کی نہایت سرخ رہتی تھیں کہتے ہیں کہ حضرت امیر خسرو نے
یہ بیت اپنے پیرو مرشد کی توصیف میں کہی ہے ؎ تو شبانہ مے نمائی بہر کہ بودی امشب + کہ ہنوز چشم
مستت اثر سے خمار دارد +

یہ دو حکایتیں عنایت شدہ جناب میاں عبد الستار صاحب دہلوی چشتی نظامی فخری نیازی سکنی حبش خانکی ہیں جو کہ ایک عنایت فرما اس ناچیز خاکسار عالم کے ہیں

حضرت محبوب الٰہی کی تعریف میں دو حکایتیں کہ جو مشائخ سلسلہ چشتیہ میں مصروف ہیں مگر کسی کتاب میں
اس وقت تک راقم کے نظر سے نہیں گذریں۔ پہلی حکایت۔ اکثر کتب میں منقول ہے کہ جسوقت
حضرت محبوب الٰہی بغرض بیعت حضرت بابا صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو جسوقت بابا صاحب نے
حضرت محبوب الٰہی کو دیکھا تو یہ شعر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔ اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ + سیلاب
اشتیاقت جانہا خراب کردہ + یعنی اے وہ شخص کہ تیرے فراق کی آگ نے بہت سے دلونکو کباب کیا ہے اور
تیرے اشتیاق کی سیلاب نے بہت سی جانونکو خراب کیا ہے۔ دوسرے وقت حضرت محبوب الٰہی کی
غیر موجودگی میں بابا صاحب سے بعض لوگوں نے اس شعر کے پڑھنیکا مطلب دریافت فرمایا تو آپنے جواب دیا کہ

ہمارے خاندان میں بہت عرصہ سے مشائخ درمشائخ ایک محبوب الٰہی کی بشارت چلی آتی ہے مجھکو اوس شان
محبوبیت کا جلوہ اس شخص کی پیشانی میں چمکتا ہوا نظر آتا ہے - شعر - بالائے سرش ز ہوشمندی - میتافت
ستارہ بلندی کیفیت اوس بشارت کی جو عند الدریافت مشائخان سلسلہ سے معلوم ہوئی یہ ہے کہ ایک دفعہ
حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ العزیز کسی بیابان ریگستان میں مراقب ہوکر بیٹھے اتفاقیہ حالت مراقبہ میں آندھی
آئی اور جس جگہ حضرت مراقب بیٹھے تھے اسقدر ریت کا تودہ ہوا کہ حضرت بھی اوس میں پوشیدہ ہوگئے
اور آپکو خبر نہ ہوئی کچھ عرصہ کے بعد ایک سوار اوس طرف کو نکلا اور اتفاقیہ اوس جگہ کہ جسجگہ حضرت موصوف مراقبہ
میں زیر زمین پنہاں تھے وہ شخص اپنا گھوڑا کھڑا کیا اور اپنے نیزہ کو زمین میں گاڑکر کھڑا کر دیا اور خود جس
واسطے ٹھہرا تھا اوس کام میں مشغول ہوا جب وہ اوس کام سے فارغ ہوکر گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے
نیزہ کو زمین سے نکالا تو نیزہ کی بوری جو نیچے لگی ہوئی تھی خون سے آلودہ دیکھی وہ متعجب ہوکر گھوڑے
سے اوترا اور اوس جگہ سے ریت کو ہٹا دیا تو آپکو بیٹھا پایا اور دیکھا کہ نیزہ کی بوری آپکی ران میں گڑ گئی
ہے وہ بہت ڈرا اور آپکو ہوشیار کرکے اپنے عفو قصور کے جو ناشستگی میں ہوا تھا معافی چاہی آپنے جو اوسکی
باطن پر نظر ڈالی تو اوسکو مقصور بہ قہر ربانی پایا آپنے اوسکے واسطے التجا کی مگر پذیرا نہ ہوئی جب آپنے بہت دعا کی
تو حکم ہوا کہ تیری دعا اس شخص کے حق میں قبول نہ ہوگی البتہ تیرے سلسلہ میں ایک ہمارا محبوب ہوگا اگر وہ
اسکے واسطے دعا کریگا تو اوسوقت ہم اسکی روح کو عذاب سے نجات دینگے - چنانچہ آپنے اس فرمانکو یاد رکھا -
اور تمام مشائخ میں یہ خوشخبری یکے بعد دیگرے چلی آئی یہانتک کہ جب حضرت محبوب الٰہی پر شان محبوبیت
کا ظہور ہوا تو بابا صاحب نے اس قصہ کو آپسے نقل فرمایا اور اوس شخص کے واسطے دعا کرائی - اور آپنے
دعا کی اور اوس شخص کی روح کو عذاب سے نجات ہوئی - کار پاکاں را قیاس از خود مگیر - گرچہ ماند در نوشتن
شیر شیر - **دوسری حکایت دربارہ سلسلہ سدا سہاگ** - سلسلہ سہاگ کہ جس سلسلہ
کے فقرا اب بھی بعض بعض جگہ دیکھنے میں آتے ہیں - یہ سلسلہ حضرت شاہ موسےٰ سے جاری ہوا ہے
اور کیفیت جاری ہونے اس سلسلہ کی یہ ہے کہ حضرت شاہ موسےٰ ایک نہایت نیک اور متقی با شرع شخص
تھے ایک دن وہ حضرت محبوب الٰہی کے مزار شریف کی زیارت کو حاضر ہوئے جس وقت کہ یہ وہاں
حاضر ہوئے تو اتفاقیہ اوسوقت وہاں کچھ گانیوالی عورتیں بھی کسی منت کے پورا ہونیکی "نذر" میں مع باجہ وغیرہ
کے گانا گا رہی تھیں چونکہ شاہ موسےٰ صاحب نہایت متقی اور باشرع شخص تھے انکو یہ فعل برا معلوم ہوا -

اور ساتھ ہی ان کے ذہن میں یہ خطرہ گذرا کہ شاید حضرت محبوب الٰہی کو بھی یہ فعل پسند ہے جو ایسے لوگ انکے مزار پر آتے
ہیں اور یہ حرکتیں کرتے ہیں اگر انکو پسند نہ ہو تو یہ ہرگز نہیں آسکتے تھے غرض اس خطرہ سے ایک نوع کا سوءِ ظن
حضرت محبوب الٰہی کی طرف سے ان کے دل میں پیدا ہوا خیر یہ قصہ رفت و گذشت ہوا ایک عرصہ کے بعد حضرت شاہ
حج کو تشریف لے گئے جب حج سے فارغ ہو کر انھوں نے مدینہ شریف کا قصد کیا تو ان سے خواب میں کسی شخص
بزرگ صورت نے مدینہ کے جانے سے منع کیا یہ وسوسہ شیطانی سمجھکر چلے پھر شب کو ان کو کسی شخص نے مدینہ شریف کے
جانے سے روکا اور یہ کہا کہ اگر تو مدینہ شریف جائیگا تو تیرا ایمان سلب ہو جائیگا آپ بہت حیران ہوئے اور قافلہ
میں ایک بزرگ تھے اون سے رجوع کی اون بزرگ نے مراقبہ کر کے روح رسول اللہ صلعم سے انکی بابت استفسار کیا
تو وہاں سے جواب ملا کہ اس شخص نے ہمارا کچھ قصور نہیں کیا ہے مگر ہندوستان میں جو ہماری اُمت کے اولیاء
اللہ ہیں انمیں سے شیخ نظام الدین مشہور بہ محبوب الٰہی کی روح کسی وجہ سے اس شخص سے ناراض ہے اس لیے ہم
نہیں چاہتے کہ جو شخص ہمارے اولیاء میں سے کسیکا مغضوب ہو وہ ہمارے مزار پر حاضر ہو اس سے کہو کہ اوس سے
اپنا قصور معاف کرائے۔ اون بزرگ نے یہ سب قصہ حضرت شاہ صاحب سے بیان کیا وہ بہت حیران ہوئے کہ
حضرت محبوب الٰہی کی روح مجھسے کیوں ناراض ہے غرض بعد تامل بسیار واقعہ مذکور یاد آیا تو انہوں نے بزرگ سے اس
واقعہ کو یاد کیا اون بزرگ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ تم فوراً ہندوستان کو واپس جاؤ اور جس فعل کے اعتراض
کی وجہ سے تمپر ناراضی ہوئی ہے وہ فعل تم خود حضرت محبوب الٰہی کے مزار پر جا کر کرو غرض حضرت شاہ صاحب نے حسب
بموجب ہدایت اون بزرگ کے ہندوستان کو واپس آئے اور داڑھی مونچھیں منڈوا کر زنانہ لباس پہنکر گلے میں
ڈھولکی ڈالکر گاتے ہوئے حضرت محبوب الٰہی کے مزار پر جا کر چاروں طرف طواف کرنا شروع کیا اثنائے طواف میں
بیہوش ہو کر گر پڑے اور قلب کے پردے حضرت محبوب الٰہی کی عنایت سے کھل گئے اور اس فعل کی بدولت مقبول خدا
ہو گئے جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے زنانہ لباس کے ترک کرنے کے واسطے کہا آپنے کہا کہ اب میں اس وضع
اور لباس کو ترک نکرونگا کیونکہ مجھکو جو کچھ ملا ہے اسی کی بدولت ملا ہے نہ کہ پہلی وضع کی۔ اور مزار حضرت
شاہ موسیٰ صاحب کا احمد آباد گجرات میں ہے۔ شعر۔ بے عنایات حق و خاصان حق * گر ملک باشد سیہ
ہستش ورق * راقم خاکسار عبداللہ دہلوی چشتی نظامی فخری نیازی مسکنی *

پیشین گوئی از حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) رسالہ مواہب النظامیہ قلمی میں لکھا ہے کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح پر سلطان المشائخ کی نسبت فرمایا۔ واشوقا الی اخوانی و ھم

يكون من بعدي وهم كالانبياء وبمنزلتي فايكون في امتي رجل اسمه محمد و لقبه
نظام الدين نظام اولياء وهو من اصفياء امتي فاذا يلاقي احد منكم فاقرأه مني السلام
ترجمہ میں نہایت مشتاق ہوں طرف بھائیوں اپنے کے اور وہ ہونگے بعد میرے اور وہ ہونگے مانند انبیا کے
اور بیچ مرتبہ کے اور ہوگا میری امت میں ایک شخص کہ نام اوسکا محمد ہوگا اور لقب اوسکا نظام الدین نظام
اولیا ہوگا اور وہ میری امت کے اصفیا میں سے ہوگا پس جس وقت کہ تم میں سے کوئی اوس سے ملے تو
اوس سے میرا سلام کہے ۔

پیشین گوئی از حضرت موسی علیہ السلام۔

نقل ہے رسالہ منشور سعادت سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رویت چاہی فرمان ہوا
لن ترانی موسیٰ علیہ السلام نے پھر درخواست کی حکم ہوا کہ ہنوز ظہور پرنور حضرت
سلطان المشایخ نظام الدین محمد بدایونی قدس سرہ کا نہیں ہوا ہے عرض کیا وہ کون ہیں حکم ہوا حبیب سے میرے
اور امت سے ہے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ کے ہیں جناب موسیٰ علیہ السلام نے جمال محمدی و جمال امت
محمدیان کو دیکھکر فرمایا۔ اللهم اجعلني من امة محمد۔ نقل ہے فتوحات غیبی سے کہ حضرت سلطان المشایخ فضیلت
رکھتے تھے اوپر اہل زمانہ کے مطلقاً اور کل مشایخ عرب عجم اوپر افضلیت و الویت آنجناب کی اتفاق رکھتے
تھے۔ اور اکابران دین و اعاظمان اہل یقین سے روایت کی گئی ہے کہ بعد از ابتدا ارکبار وصحابہ مدا [?]
و اہل بیت نبوی کی کوئی نظیر آنحضرت سا ہوا اور نہ ہے آنجناب کافیہ اولیا امت سے سرورائی اور فخر اولیاء
اولین و آخرین کی ہوئی اور جماعت کثیر اولیاء اکابر کی کہ پیشتر ظہور آنجناب سے ہوئے ہیں اور کرامتیں اونکی آفاق سے
تا آفاق پھیلی ہوئی ہیں وہ سب معتقد اور مشتاق جمال مبارک آنجناب کے تھے اور بہ ادب تعظیم و تکریم آنجناب کے
اعتراف کلی رکھتے تھے از انجملہ قطب مشایخ زمان محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے کہ با وجود
کمال منصب محبوبیت کے مشتاقان و واصفان آنحضرت سے تھے اور حضرت کے وجود باجود سے
خبر دی اور علو شان اور اعلیٰ مکان سے انکی آگاہی بخشی اور حضرت کو بہ لقب امام محبوبان و امام صدیقان
سے یاد فرمایا کہ ایک اکابر سے بوقت ملاقات کے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمکو عمر دراز دے قریب ہے کہ صحبت میں
ایک محبوبان حق سے کہ نام اونکا محمد اور لقب اونکا نظام الدین ہے اور ظہور اونکا ساتویں صدی میں ہوگا
اور وہ امام صدیقان اور شاہنشاہ محبوبان ہیں سلام میرا اون برگزیدہ کو پہونچانا تم اے....
حضرت غوث العالم شیخ ابل نعمزی [?] قدس سرہ نے بوقت ملاقات حضرت سلطان الکونین قطب الطریقین

خواجہ علی بخاری جد بزرگوار حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کو بشارت دی کہ حق تبارک تعالی نے آپ کو ایک فرزند
عنایت فرمایا ہے کہ دیدۂ گردوں نے مثل اوسکے نہ دیکھا ہے اور نہ دیکھے گا اور وہ امام عارفان اور سرتاج
محبوبان اور پیشوائے صدیقان و صالحان ہیں اور اون کی ایک شان ہے کہ حقوق جملہ شانوں کی ہے اور اون کے
واسطے برہان ہے کہ راز جمیع برہان کی ہے اور اس نقل کو شمس المناقب سے ہے کہ حضرت امیر خسرو قدس سرہ
نے اس بشارت کو نظم میں اس طرح فرمایا ہے۔ بیت۔ نور تو دیدند در عرشین بروئے جار تو بہ سر تہے سرمست
گشت و شد علی اندر خمار نقل دیگر قطب ربانی سید محمد مکی قدس سرہ دقایق المعانی میں لکھتے ہیں کہ حضرت خضر
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مانند قطب کبار وحدۃ حضرت سلطان نظام الدین محمد البدایونی رضی اللہ عنہ کے
صوفی نیچے آسمان کے آیا ہے اور نہ آونگا۔ فقط۔
از کتاب معدن المعانی کہ جنہے حضرت شیخ شرف یحیی منیری فردوسی بہاری قدس سرہ سے احوال حضرت
سلطان المشائخ قدس سرہ کا دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ اونکا مقام الطف ہے اور یہ محض لطف رب ہے کسکو
میسر ہوتا ہے سواے رسول صلعم کے اور حضرت سلطان المشائخ کے کسی ولی کو نصیب نہیں ہوا جس طرح کہ سایہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ
بزرگ معین الدین چشتی اجمیر رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت میں زمین پر نہیں پڑتا تھا اور حضور اس مقام کی
اخفا کے سبب حجرہ سے باہر تشریف نہ لاتے تھے اور یہ شان خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی سوا
خواجہ خواجگان کے اور کسی ولی کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا۔ از عطیات نظامی۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت
بخاری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جناب سلطان المشائخ قدس سرہ کو قوت دس قطب کی تھی اور قطب ہر زمانہ میں ایک
ہوتا ہے جسکو غوث کہتے ہیں اور نہایت درجہ محبوبی اور اعلی درجہ کی معشوقیت سے مشرف تھے کہ کوئی ولی وصفی
اولین و آخرین ہم مرتبہ آنحضرت کے نہوا ہے نہ ہوگا اور تمام کبرائے طریقت کا اسپر اتفاق ہے فقط۔
دیگر تذکرۃ الاصفیا میں فرماتے ہیں کہ طواف روضہ سلطان المشائخ ثواب حج کا رکھتا ہے۔
نقل کتاب جواہر فریدی میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن سنجری قدس سرہ کی خدمت میں
مردان غیب حاضر تھے اور عرض کیا کہ یا حضرت خواجہ آپنے کسقدر شور عالم میں مچایا ہے حضرت نے فرمایا سینے
عرض کیا نہیں پھر فرمایا بابا بختیار نے عرض کیا نہیں پھر فرمایا بابا مسعود نے عرض کیا نہیں پھر فرمایا
مولانا نظام نے عرض کیا ہاں فرمایا مجکو معذور رکھیے مجھے تیرے واسطے یہ ہیں۔ مترجم میر ضامن علی ولد
[illegible] کا اثر تو اسکے تو اتہ اسنادسے ثابت ہے طالب کو چاہیے

کہ کتب ہائے بزرگان مطالعہ کرے اور دلکو اپنے آنجناب کے عقیدت سے استوار کرے تاکہ دونو جہان میں راحت پاوے۔ پیشین گوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک ترجمہ میر ضامن علی صاحب کا ہے۔

کیفیت درگاہ شریف حضرت محبوب الٰہی قدس سرہٗ

معہ دیگر مکانات متعلقہ درگاہ شریف از قلم فیض رقم جناب عبد الستار صاحب چشتی نظامی فخری نیازی سکھی سلمہٗ

جبکہ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز نے اس دنیائے دنی سے رفیق اعلیٰ کی طرف رحلت فرمائی اور آپکے جسم اقدس کو مانند خزانہ کے زیر زمین پنہاں کیا گیا تو اول آپکے مزار شریف کے گرد ایک حجرہ بنایا گیا کہ جسکا اب نام و نشان نہیں سنہ ۹۷۰ ہجری عہد سلطنت اکبر اول میں سید فرید خاں نے مزار شریف کے گرد سنگ مرمر کے ستون لگا کر اور بارہ در بناکر اوپر چونا و پتھر کا گنبد بنایا اور دردوں میں سنگ مرمر کی جالیاں لگائیں اور گنبد کے اندر مزار شریف کے سرہانے ایک پتھر کی لوح پر اشعار ذیل کندہ کر کے لگا دیئے۔ اشعار۔ شکر کہ در روضۂ حضرت غوث الانام + از سر نو تعمیر شد خان فلک احتشام + مہر نسب ابن شرف اوج شرف را شہاب + سید عالی نسب میر فلک احترام + بانی او ہاشمی ساعی او ہاشمی + آنکہ بدوران شان ہست سخن را نظام + از پئے تاریخ آن چوں متفکر شدم + گفت سروش نور رحم قبلہ گہہ خاص و عام + روئے بدرگاہ او آر فریدوں بصدق + تا بیابی ز الطاف پیر کار تو گردد نظام (کاتب حسین احمد بدخشی) سنہ ۱۰۱۷ ہجری میں بزمانہ نور الدین جہانگیر شاہ نواب فرید خاں المخاطب بہ مرتضیٰ خاں کہ جنہوں نے قصبہ فرید آباد جو دہلی سے بارہ کوس ہے آباد کیا ہے ایک چھپرکھٹ سیپ کے کام کا آپکے مزار مبارک کی چھت پر بنایا کہ جسنے ظاہر بینوں کی نظروں میں مزار شریف کی شان کو دوبالا کر دیا۔ اس چھپرکھٹ میں سیپ کا کام نہایت نفیس و باریک بنا ہوا ہے اور اسی میں سیپ کی پچی کاری سے اشعار ذیل نہایت خوبی سے تحریر ہیں۔

شیخ دہلی نظام را دو فرید + کار دنیا و دین مہیا کرد + یک فریدش مقام فانی داد + یک فریدش مقام احیا کرد + مرتضیٰ خان فراز مرقد او + قبۂ چوں سپہر برپا کرد + ابر فیروزی از جہان برخاست + در یکدانہ در صدف جا کرد + ہر جہاں کعبۂ مربع او + چار دراز چہار حد وا کرد + عرشۂ مرقد مبارک او + بزمین کار عرش اعلیٰ کرد + عرش در پائے چار قایمہ اش + چار تکبیر بے محابا کرد + ہر کہ رخ از مقام او تابید + پشت بر کعبۂ معلیٰ کرد + آنکہ رو در سجود او آورد + لوح چو آئینہ مصفا کرد + خاکروب مقاش ار باشی + مقتوال کار صد مسیحا کرد + سال تاریخ این بنا جستم + قبۂ شیخ عقل القا کرد + قدر بانی او رفیع کنا د + آنکہ این ہفت سقف خضرا کرد

سنہ ۱۰۶۳ ہجری عہد شاہ جہاں بادشاہ میں نواب خلیل اللہ خاں حاکم شاہ جہان آباد دہلی نے آپکے مزار متبرک

اور سنگ سرخ کی غلام گردش بنائی جسکے ہر ضلع میں پانچ پانچ در ہیں اور جنوبی ضلع میں دوسرے اور چوتھے در پر اسکی
تعمیر کی تاریخ حسب ذیل کندہ ہے۔

در عہد اعلیٰ حضرت صاحبقران ثانی احقر العباد خلیل اللہ خاں ابن میر میران الحسینی نعمت الٰہی در سنہ ۱۰۶۳ کہ حاکم
شاہجہان آباد بود این ایوان را بر در روضہ متبرک مرتب نمود۔

سنہ ۱۱۶۹ ہجری میں عزیز الدین عالمگیر ثانی نے اشعار ذیل جو خود اونہے بزبان اردو آپکی تعریف میں کہے ہیں۔ ایک
سنگ مرمر کی لوح پر کندہ کرکے برج کے اندر مزار شریف کے بائیں جانب نصب کر دیئے۔ اشعار ایا عزیز
جو ہے خادم نظام الدین کا دل سے اے غریب ۔ اسکے تئیں ہوتا ہے تاج خسروی جگ میں نصیب ۔ خادمی کی تھی
عزیز الدین نے با صدق و یقیں ۔ تاج شاہی ہند کا مجھکو دیا ہے عنقریب ۔ مرض دل افگار میرا کیا وہ صحت بخش ہے
بے غذا و بے دعا و بے دوا و بے طبیب ۔ بس پریشاں حال ہے ابتلق پر محبوب حق ۔ فضل کر تقصیر وار و نیر نم ہو
حق کے حبیب۔ (باہتمام غلام ہوشیار علیخاں محلی سنہ ۱۱۶۹ھ) سنہ ۱۱۶۹ھ کے بعد سے ایک عرصہ تک آپکے مزار شریف
کی عمارت میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا ایک عرصہ کے بعد مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ العزیز نے یہ قصد کیا کہ غلام گردش
جو سنگ سرخ کی ہے اسکو بھی سنگ مرمر کا بنا دیا جائے چنانچہ اس قصد سے آپنے ستون سنگ مرمر کے خرید کیے
مگر یہ قصد پورا نہ ہوا تھا کہ سنہ ۱۱۹۹ھ میں آپنے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ مگر سنہ ۱۲۲۳ھ کے قریب نواب
احمد بخش خاں والی فیروزپور جھرکہ نے وہ ستون سنگ مرمر کے بجائے ستونہائے سنگ سرخ کے غلام گردش میں نصب
کر دیئے سنہ ۱۲۲۳ھ میں نواب فیض اللہ خاں بنگش نے غلام گردش کی چھت کو جو سنگ سرخ کی تھی تانبہ کی چادروں سے
جڑوا کر سنہری اور لاجوردی کام اوسپر بنوا دیا اس چھت کے تیاری کی تاریخ چھت کے کنارے پر لکھی ہوئی تھی مگر
شور لگ کر خراب ہوگئی اور اسوجہ سے بخوبی پڑھی نہیں جاتی سنہ ۱۲۳۸ھ کے قریب اکبر شاہ ثانی نے آپکے مزار شریف کے گنبد کو
جو چونہ کا تھا از سر نو بلند کرا کر سنگ مرمر کا بنا دیا اور ایک سنہری کلس اوسپر نصب کرا دیا جس سے درگاہ شریف کی شان او
خوشنائی پہلے کی بہ نسبت بدرجہا زیادہ ہوگئی اور ظاہر بینوں کی نظروں میں بھی اس شعر کے مصداق ہوگئی۔ شعر
بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہیست ۔ سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہیست ۔ مسجد درگاہ شریف
درگاہ شریف میں جو مسجد ہے اوسکے برابر برابر تین درجہ ہیں۔ انمیں سے بیچ کا درجہ جسپر بڑا گنبد ہے اوسمیں ایک
کٹورا جو معلوم نہیں کس چیز کا ہے اور جسپر چاٹوں نے اس خیال سے کہ سونے کا ہے گولیاں ماری تھیں مگر وہ گرا نہیں
خضر خاں ابن سلطان علاؤ الدین خلجی کا جو حضرت محبوب الٰہی سے نہایت عقیدت رکھتا تھا بنوایا ہوا ہے یہ درجہ

حضرت محبوب الٰہی کی حیات میں ۷۱۲ھ کے قریب تعمیر ہو گیا تھا اس گنبد کے ادہر اُدہر جو دو درجے ہوئے ہیں اور جنہیں سے ہر ایک کے اوپر آگے پیچھے دو دو برج بنے ہوئے ہیں سلطان محمد تغلق شاہ ابن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نے حضرت محبوب الٰہی کے وصال یعنی ۷۲۵ھ کے بعد تیار کرائے ہیں اس مسجد کے دروں کی پیشانی پر خط نسخ اور خط کوفی میں آیات قرآنی کندہ ہیں اور ایک دیوار پر حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کی تاریخ وصال حسب ذیل کندہ ہے۔

نظام دو گیتی شہ ماوطین * سراج دو عالم شدہ بایقیں * چو تاریخ فوتش بجستم زغیب * ندادا د ہاتف شہنشاہ دین *
۷۲۵

صحن درگاہ شریف۔ درگاہ شریف کا تمام صحن سنگ مرمر کا ہے جو محمد شاہ بادشاہ نے تیار کرایا تہا صحن کے جنوبی جانب تین حجرے سنگ مرمر کے ہیں اونمیں سے ایک حجرہ تو جہان آرا بیگم اور دوسرا محمد شاہ بادشاہ اور تیسرا مرزا جہانگیر کا ہے ان تینوں حجروں کا حال بھی مختصر طور پر تحریر کیا جاتا ہے **حجرہ جہان آرا بیگم** یہ حجرہ سر سے پانوں تک سنگ مرمر کا ہے اور نہایت خوبصورت سنگ مرمر کی جالیاں لگی ہوئے ہیں یہ حجرہ جہان آرا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ نے اپنی زندگی میں خدام درگاہ شریف سے زمین مول لیکر تیار کرایا تہا اس حجرہ میں چار قبریں ہیں ایک جہان آرا بیگم کی اور تین اور جہان آرا بیگم کے مزار کی لوح پر یہ عبارت بخط نسخ کندہ ہے **ہو الحی القیوم** بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا۔ کہ قبر پوش غریبان ہمیں گیاہ بس است الفقیرۃ الفانیہ جہان آرا مرید خواجگان چشت بنت شاہجہان بادشاہ غازی انار اللہ برہانہ ۱۰۹۲ھ **حجرہ محمد شاہ بادشاہ۔** جہان آرا بیگم کے حجرہ کے پاس محمد شاہ بادشاہ کا حجرہ ہے یہ حجرہ تینوں حجروں سے زیادہ خوشنما اور نفیس ہے اسکا سنگ مرمر نہایت صاف اور شفاف ہے جسکی وجہ اسکی آب تاب سب سے زیادہ ہے اس حجرہ میں سات قبریں ہیں ایک محمد شاہ کی اور چہ اور یہ حجرہ ۱۱۶۱ھ کے بعد بنا ہے۔ **حجرہ میرزا جہانگیر۔** محمد شاہ کے حجرہ کے پاس مرزا جہانگیر کا حجرہ ہے اس حجرہ کی تمام تعمیر بعینہ محمد شاہ کے حجرہ کے مطابق ہے گویا اوسکی نقل ہے اور اگرچہ اس حجرہ کی سنگ مرمر کی جالیاں بہ نسبت حجرہ محمد شاہ کے باریک اور نازک ہیں مگر سنگ مرمر صاف نہیں ہے جسکی وجہ اس حجرہ پر ایک قسم کا روکہا پن برستا ہے مرزا جہانگیر اکبر شاہ ثانی کے بیٹے تہے جنہوں نے سٹین صاحب ریزیڈنٹ دہلی پر طپنچہ مارا تہا اور اسوجہ سے نظر بند ہو کر الہ آباد بہیجدیئے گئے تھے الہ آباد میں انتقال ہوا مگر اونکی والدہ ممتاز محل نے اونکی لاش الہ آباد سے منگوا کر یہاں دفن کرائے اور ۱۲۴۷ھ میں یہ حجرہ تیار ہوا **درگاہ حضرت امیر خسرو قدس سرہ** حضرت امیر خسرو کا اصلی نام ابوالحسن اور آپکے والد ماجد کا نام سیف الدین محمود ہے جو امرائے نامدار سے تہے آپکی ذات مجمع کمالات ظاہری و باطنی تھی آپنے حضرت محبوب الٰہی کے وصال کے چہ ماہ بعد ۲۹ ذیقعدہ ۷۲۵ھ شب جمعہ کو اس دار فانی سے دار القرار کو رحلت فرمائی۔ آپکا مزار

[illegible] سلطنت [illegible]

نورالدین جہانگیر میں طاہر محمد عماد الدین حسن نے آپ کے مزار مبارک پر مجر اور سنگ مرمر کا برج نہایت نفیس خوبصورت تعمیر کرایا اور برج کے اندر دیوار کے سر و پیر تاریخ مفصلہ ذیل کندہ کر دی ۔ اے خسرو بے نظیر عالم بارِ روضۂ تو مرا نیاز است ۔ تعمیر نمود طاہر آنرا ۔ فیض ازلی ہمیشہ باز است ۔ تاریخ بنایش عقل گفتا ۔ بار روضہ بگو کہ جائے راز است ۔ قائل این کلام و بانی این مقام طاہر محمد عماد الدین حسن بن سلطان علی سبزواری فی سنہ ۱۰۱۴ ہجری غفر ذنوبہ و ستر عیوبہ (الکاتب عبد النبی بن ایوب) برج کے اندر نبیرہ حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس سرہما العزیز نے دو قطعات جو حضرت امیر خسرو کے کلام فیض نظام سے ہیں اپنی قلم سے تحریر کر دیئے ہیں جو درج ذیل ہیں ۔ اے شربت عاشقی بجامت وز دوست زمان زمان پیامت ۔ شد سالک حریم ازتو منظوم ۔ زان است کہ شد لقب نظامت ۔ جاوید لقاست نیمہ خسرو ۔ چون شد بہزار جان غلامت ۔ مرا نام نیک است وخواجہ عظیم ۔ دو شین و دو قاف و دو لام و دو جیم ۔ اگر نام یابے درین حرفہا ۔ بدانم کہ ہستی تو مرد فہیم ۔ (کاتب مذکور نبیرہ شیخ فرید شکر گنج) پہلا قطعہ حضرت محبوب الٰہی کی شان میں ہے اور دوسرے قطعہ سے آپکا اسم شریف خسرو مصرعہ ثانی سے برآمد ہوتا ہے ۔

آپ کے مزار شریف پر جو گنبد ہے اوس کے گرد سنگ سرخ کی جالیاں جو تقریباً قد آدم ہیں لگی ہوئی ہیں اور جنوب کی جانب ان جالیوں پر محرابیں لگا کر چھت پاٹ دی ہے کہ جسکی وجہ سے گنبد کی نمود اچھی طرح نہیں رہی ہے ان جالیوں میں شمال کی جانب ایک سنگ مرمر کی لوح لگی ہوئی ہے جسپر آپکے انتقال کی تاریخ وغیرہ حسب ذیل کندہ ہے اس لوح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عمارت موجودہ سے پیشتر جو محمد عماد الدین حسن نے تعمیر کرائی ہے مہدی خواجہ نے زمانہ بابر بادشاہ میں کچھ عمارت مختصر مع اس لوح کے آپکے مزار شریف پر تعمیر کرائی تھی مگر وہ عمارت تو نہ رہی لیکن لوح باقی رہی جو جالیوں میں نصب کر دی گئی ۔ عبارت لوح مذکور ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ۔ زمین را ازین لوح شد سرفرازی ۔ بدوران بابر شہنشاہ غازی ۔ میر خسرو خسرو ملک سخن ۔ آن محیط فضل و دریائے کمال ۔ نثر او دلکش تر از ماء معین نظم او صافی تر از آب زلال ۔ بلبل دستان سرائے بے قرین ۔ طوطیِ شکر مقالِ بے مثال ۔ از پئے تاریخ سال فوت او ۔ چون نہادم سر بزانوئے خیال ۔ شد عدیم المثل یک تاریخ او ۔ دیگرے شد طوطیٔ شکر مقال ۔ از حرف وصل جانان سادہ آمد لوح خاک من ۔ طریق سالکِ او حی بسین نشان عشق پاک من ۔ مہدی خواجہ سید با جاہ و جلال ۔ شد بانی این اساس بے شبہ و مثال گفتم بسعی جمیل مہدی خواجہ ۔ تاریخ بناے این چوگردید سوال ۔ حررہ شہاب الدین المعمائی الہروی ۔

باؤلی درگاہ شریف

یہ باؤلی نہایت خوشنما اور مضبوط و پختہ بنی ہوئی ہے ۔ یہ باؤلی مسجد درگاہ سے پہلے با ساختہ حضرت

محبوب الٰہی کی حیات میں تیار ہوئی ہے مگر باولی کی عمارت عہد فیروز شاہ کی بنی ہوئی ہے کیونکہ باولی میں مسجد
درگاہ شریف سے آنیکے واسطے جو پرانا راستہ تھا جسکو پاٹ کر محمد شاہ نے اوسکے اوپر چھت بنا دیا ہے اوس
راستہ کے جنوبی ضلع میں جو در سے بنے ہوئے ہیں اون میں سے ایک پتھر پر ایک کتبہ حسب ذیل
خط عربی میں کھدا ہوا لگا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باولی کی عمارت فیروز شاہ تغلق کے عہد
میں شیخ معروف نے ۷۸۱ھ میں تعمیر کرائی ہے - یہ باولی نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے اور اس میں
چاروں طرف سیڑھیاں نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہیں جو زیر آب پوشیدہ ہیں اسکا پانی تبرکاً استعمال
ہوتا ہے اور ایام عرس میں جب تیراک لڑکے اس میں کودتے ہیں تو نہایت لطف ہوتا ہے - اس
باولی کے گرد میں کئی نامی مکان ہیں منجملہ اونکے ایک سنگ مرمر کا برج جسمیں کوکل دی بنت ملا ہیبا انکی قبر ہے
نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے - جو کتبہ باولی کے جنوبی ضلع میں نصب ہے حسب ذیل ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعہد دولت شاہ معظم * خجستہ خسرو اولاد آدم * مدار دین احمد شاہ فیروز * بدشہ صاحبقران سلطان اعظم
چو حق گشت از حق بندہ معروف * اساس این عمارت کرد محکم - جوار روضہ شیخ المشائخ - نظام الحق والدین
قطب عالم - وحید الدین قرشی والدمن - کہ با اہل ارادات بود ہمدم - یقین اعتقاد و صدق و اخلاق
در اسرار ولے اللہ محرم - مرا چون بر و پیش شیخ عالم - بدست خود گرفت و گزناہم بلفظ خود مرا معروف خواندہ
درین عالم چو شیخ عیسوی دم - رجا دارم کز انفاس مبارک - بدان عالم بود معروف پیرحیم
بخوان تاریخ اتمام عمارت - درین جا چون بیابی خیر مقدم - ز ہجرت ہفتصد و ہشتاد و یک و سر قیہ شد بنا و اللہ اعلم

درگاہ شریف کی چار دیواری جابجا سے خراب اور مرمت طلب ہوگئی تھی جس زمانہ میں نواب
احمد بخش خاں والی فیروز پور جھرکہ نے آپ کی درگاہ شریف کی غلام گردش کی درستی کرائی تو اوسوقت
چار دیواری کی بھی از سر نو مرمت کرا دی گئی - اور باولی کے باہر دروازے پر سنہری خط سے یہ
مصرعہ تحریر کرا دیا جو ابتک موجود ہے - مصرع -

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

از قلم فیض رقم جناب سید علیم الدین صاحب پیش امام خانقاہ شریف حضرت سلطان المشائخ

حکایت یہ درگاہ حضرت شیخ شمس الدین اوتاد صاحب کی متعلق استانہ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے ہے اور
تذکرہ اون حضرت کا کتاب مراۃ افتاب نمابین ورسالہ تذکرہ جمیع اولیا دہلی مین یہ لکھا ہے کہ شمس الدین اوتاد والد
درویش صاحب کمال اور صاحب ارشاد اور صاحب ہدایت تھے اور ہمیشہ آگ جلاے رکھتے تھے اور راکھ
پہ بیٹھے رہتے تھے اور جس وقت حضرت سلطان المشائخ اوس طرف تشریف لاتے تھے تو یہ حضرت اپنے کو
ایک گوشہ مین پوشیدہ کر لیتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ یہ بادلی عظیم الشان ہے ولیکن جلال وجاہ دنیوی
بہت رکھتے ہین اور ہم تارک دنیا ہون لاکن غسل وتجہیز وتکفین ونماز جنازہ میری انہی باباکے ہاتھوں سے
ہوگی اور شیخ محمد صادق کشمیری کتاب کلمات الصادقین مین لکھتے ہین کہ شیخ شمس اوتاد یعنی جلد کار جو حاجتمند لوگ
انکی طرف رجوع لاتے تھے تو بہت تھوڑے عرصہ مین اپنے مقصد کو پہونچ جاتے تھے اور حضرت سلطان المشائخ
بارہا یہ فرماتے تھے کہ جس کسیکو اپنی مراد دینی یا دنیوی فیض جلد ہی پہونچنیکی آرزو ہووے تو خدمت سے
شمس زمان ہماری کی طلب کرے اور انتقال آپ کا بتاریخ ساتوین رجب اور بعض کا یہ قول ہے کہ ستائیس
رجب المرجب سنہ ہجری مین ہوا ہے او متصل مقبرہ ہمایون بادشاہ کے آپ کا مزار ہے مترجم کہتا ہے
کہ آپکا سلسلہ بیعت کا کسی کتاب مین نظر سے نہین گذرا مگر اکثر بزرگان کی زبانی ایسا سنا ہے کہ آپ
مرید خاندان سہروردیہ کے تھے - اور بعض کی زبانی ایسا سنا گیا ہے کہ آپ خاص مریدان سے وخواہرزادہ
حضرت شمس العارفین شیخ ترک بیابانی سہروردی المشہور بشاہ ترکمان کے تھے واللہ اعلم -

حکایت دوم - تذکرہ حضرت سید محمود بحار قدس سرہ کا کتاب مراۃ افتاب نما مین یہ لکھا ہے کہ لقب ایکا
یحی العظام ہے مقبولان بارگاہ اور محبوبان درگاہ سے تھے اور اس اطراف کے لوگ انکو محمود بحار مشہور
کرتے تھے اور بحار رحمانی حلی سے بسبب وسعت علم کے اس لقب کے ساتھ آپکو ملقب کیا ہے اور شجرۃ الاولیاء اصفیا مین
وخوارق مین لکھا ہے کہ سید محمود بحار اولاد سے سید ناصر الدین سونپتی کے ہین اور نسب ان کا حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملتا ہے اور وفات آپکی ۷۷۸ھ سات سو اٹھتر ہجری مین ہے اور مزار
مبارک آپ کا متصل بارہ پلہ دہلی کے واقع ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ وہ اصحاب سے حضرت خواجہ قطب الدین
قدس سرہ کے ہین مسلدعی ہے کہ عوام مین شہرت پا گیا ہے کچھ اصل نہین رکھتا بلکہ وہ مشائخ فردوسیہ سے ہین
اور انکو راجہ بار گوڑ کہتے ہین یعنی استخوانہا اور سبب اس لقب کا یہ ہے کہ ایک بڑھیا مدت سے آپکی خدمت مین

تذکرہ حضرت شیخ شمس الدین اوتاد صاحب

تذکرہ حضرت سید محمود صاحب بحار قدس سرہ

حاضر ہوا کرتی تھی اور ہر طرح خدمت گذار تھی اس تمنا دلی سے فرزند اسکا سفر سے پھر آوے آخر الامر
حضرت سید صاحب کو اپنے کشف سے یہ معلوم ہوا کہ وہ پسر بڈھیا فلان جگہ مرگیا ہے اور ہڈیان اس کی
پڑی ہوئی ہیں پس اُن ہڈیون گلی سڑی کو حکم الہی سے زندہ کیا اور اس کی مان کے پاس پہونچا دیا
سبحان اللہ فرد فیض روح قدس ار باز مدد فرماید - دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد ۔ سید شمس الدین
وسید ابو طالب کو سید شاہ محمود فیروز آبادی نے ۹۵۵ھ میں دغا سے اپنے گھر میں شہید کر کر
انکی درگاہ شریف میں دفن کرا دیا - اور رسالہ تذکرہ جمیع اولیا دہلی میں لکھا ہے کہ شیخ محمود بخاری عزیز صاحب
جذبہ تھی کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ سے تربیت پائی ہوئی تھے

حکایت سوم سبع سنابل میں میر سید عبدالواحد بلگرامی یہ نقل لکھتے ہیں جبکہ حضرت سلطان
المشائخ نے رحلت فرمائی تو حضرت امیر خسرو مدت چھ ماہ تک ماتم میں اس مصیبت کے رہے اور کچھ
خواب و قرار آرام کے ساتھ نکیا بعد چھ مہینہ کے فوت ہو گئے اوسوقت مخدوم شیخ رکن الدین ابو الفتح
سہروردی دہلی میں تشریف رکھتے تھے انکو حضرت امیر خسرو کے انتقال کی خبر ہوئی تو اپنے یارون
سے فرمایا کہ اُدہان چلیں اور امیر خسرو کی اپنے روبرو تجہیز و تکفین کرا دیں اور ان کے واسطے
درگاہ الہی میں دعا مغفرت چاہیں کہ وہ مداح بادشاہو نکے تھے جبکہ شیخ موصوف جنازہ پر حضرت
امیر صاحب کے پہنچے تو دیکھا کہ انکا جنازہ رکھا ہوا ہے شیخ رکن الدین ابو الفتح کہان پہونچتے ہی
امیر صاحب اُٹھ بیٹھے اور یہ بیت پڑھا ع ما نعمتہاے پیر خود بستہ کردہ ایم - نیست ما را حاجت
آمرزش آمرزگار - یہ بیت پڑھکر جیسا کہ بظاہر مردہ تھے پھر ویسے ہی ہوگئے

احوال حضرت امیر خسرو قدس سرہ

غزل درشان حضرت محبوب الہی از حضرت جناب شاہ نیاز احمد صاحب قدس سرہ

محبوبی مہر تابان ماہ سے لے تا بماہی ہو
بڑا ہو اس سے کیا رتبہ کہ محبوب الہی ہو

قیامت تک نہ اوسکی کشتیٔ دلکو تباہی ہو
کہ جس کا ناخدا الطاف محبوب الہی ہو

حشر کے دن کریمی کی کھلے گی ماہیت انکو
کہ جنکے دلمیں عشق پاک محبوب الہی ہو

مدح کیا ہو سکے اس کی محمدؐ جبکہ فرما دین
کہ ہو تم رحمۃ للعلمین لو محبوب الہی ہو

کرے کیونکر نہ سجدہ اسکو ایک عالم تعشق سے
بسمت فرق محبوبی جو ایسی کج کلاہی ہو

دلربین کیون عشق بازیسے فخر کے چاہنے والے
نظام الدین نصیر الدین کی جسکو رہنمائی ہو

غزل منشی محمود صاحب رونق دہلوی سلمہٗ

نسیم خلد فزا کسکی چمن سے اے صبا لائے
کہ ہر اک گل معطر ہے ہر یک بلبل ہے شیدائی

مگر روضے سے آئی ہے تو اُس سروِ خراماں کی
ہے موزون جسکی قامت پر قبائے خاص عنائی

نظام الملت والدین سریر آرائے محبوبی
شہ اقلیم دلجوئی سر اوج دل آرائے

وہ ماہ مصر خوبی ہے تو صدر بزم زیبائی
کہ زیبا ملک دل کی ہے اوسیکو کشور آرائی

تیری صورت سے ہے ظاہر تری صورت سے ہے پیدا
جمال یوسف مصری و اعجاز مسیحائی

تیرا طواف حرم شاہا طواف اہل عرفان ہے
نماز پاکبازان ہے تیرے در کی جبین سائی

تصدق ترک کا اپنے نگاہ لطف رونق پر
بہت مضطر ہے اب اُسکو نہیں تاب شکیبائی

غزل میاں موج صاحب رحمۃ اللہ

محبوب خدا ہے جن و بشر حضرت سلطان نظام الدین
مقبول جناب پیغمبر حضرت سلطان نظام الدین

خوبی باغ معین الدین گل گلزار قطب الدین
سرو بستان گنج شکر حضرت سلطان نظام الدین

اُسکو کب ہے اکسیر مس اور سنگ پارس کی خواہش
جس پہ پڑ جاتی بارے نظر حضرت سلطان نظام الدین

دیکھو میں غریب تمہارا ہوں اور تم محبوب خدا کے ہو
جلد لیجو میری خبر حضرت سلطان نظام الدین

اس موج کی لاج تمہی کو ہے تم بن نہ کہو تو کہو کس سے
اب آن را ہے تمہارا در حضرت سلطان نظام الدین

غزل از جناب مولوی احمد حسن صاحب چشتی

اے شاہ جہان سلطان زمان بر حال غریبان کن نظر
اے زبدہ خالق کون و مکان بر حال غریبان کن نظر

محبوب خدا آور دو سرا مطلوب جہان اے ماہ لقا
ای شافع محشر بے ہمتا بر حال غریبان کن نظرے

اے مہبط قرآن لم یزلی ای مصدر ارکان امر و نہی
ای سرور سلطان جلی بر حال غریبان کن نظرے

لولاک لما خود گفت خدا در وصف تو آمد سورہ ضحی
مدثر و مزمل و طہ بر حال غریبان کن نظرے

چو احمد مسکین رو سیاہ در صورت حافظ گریہ
با نالہ و زاری کردہ صدا بر حال غریبان کن نظرے

غزلیات جناب حضرت خواجہ حبیب علی شاہ صاحب سلمہ چشتی نظامی فخری سلیمانی

نظام الدین سلطان المشائخ
شہ تمکین سلطان المشائخ

معین الدین قطب الدین کاکی
بہ تمکین سلطان المشائخ

پریشان حال ہون اب اندنو نہین ۔۔۔ ہدہ تسکین سلطان المشایخ

خدا کیواسطے اب رحم کیجیے ۔۔۔ ہین ہون غمگین سلطان المشایخ

ملک فقرا مساکینو نکے تم ہو ۔۔۔ ہی تزئین سلطان المشایخ

کرم ہو مجھ پہ محبوب الٰہی ۔۔۔ ہین ہون مسکین سلطان المشایخ

حبیب کمترین ناچیز کے تئین ۔۔۔ کرو تلقین سلطان المشایخ

ودیگر ولہ

رہبر حق نما نظام الدین ۔۔۔ ہین حبیب خدا نظام الدین

شمع افروز محفل حیدر ۔۔۔ نائب مصطفی نظام الدین

اپ سلطان ہو کل مشایخ کے ۔۔۔ ہادی پیشوا نظام الدین

در عالی سوا یہان اپنا ۔۔۔ کون ہے دوسرا نظام الدین

کرتے ہین مشکلیں جہان کی حل ۔۔۔ تم ہی مشکلکشا نظام الدین

فیض پاتے ہین تیرے روضہ سی ۔۔۔ اولیا اصفیا نظام الدین

خوف کیا گرچہ ہون ضلالت مین ۔۔۔ ہین میرے پیشوا نظام الدین

دستگیری کرو مین ہون بیدست ۔۔۔ تم ہو دست خدا نظام الدین

فخر رکھتے ہین بادشاہون پر ۔۔۔ تیرے در کے گدا نظام الدین

کلفتیں ہوگیئن بحمد اللہ دور ۔۔۔ جب سے دل سے کہا نظام الدین

غم سے کیا اے حبیب وخستہ ۔۔۔ ورد رکھ تو سدا نظام الدین

ولہ

غزل در منقبت حضرت امیر خسرو

سلطان عاشقان ہے حضرت امیر خسرو ۔۔۔ سرخیل عارفان ہے حضرت امیر خسرو

خواجہ نظام الدین کا معشوق دلنشین ہے ۔۔۔ محبوب جنکی شان ہے حضرت امیر خسرو

ہم ہین غلام بادی ہم مین عنایت پوری ۔۔۔ کیا ہم پہ مہربان ہے حضرت امیر خسرو

مفلس ہون مانگتا ہون کچھ بھیک گھر سے دلوا ۔۔۔ خالی میری دکان ہے حضرت امیر خسرو

ہم عاشقونکو تیری اکسیر خاک کیا ہے ۔۔۔ اور دید کیمیا ہے حضرت امیر خسرو

غمسے مجھے بچاؤ اور دین سے چھوڑاؤ ۔۔۔ آفت رسیدہ جان ہون حضرت امیر خسرو

سوال حبیب خستہ لائق نہین بیان کے ۔۔۔ سب آپ پر عیان ہے حضرت امیر خسرو